

مکمل ناول

جنونِ رقصم

زوبیہ احمد

اسلام و علیکم 🦋 🌸 🌺

میں امید کرتی ہوں آپ سب ٹھیک ہونگے۔۔۔ میں یہ ناول ایک حساس موضوع پر لکھنے جا رہی ہوں۔۔۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو جائے تو معازرت۔۔۔ میں امید کرتی ہوں میرے پہلے والے سارے ناولز کی طرح یہ بھی آپ کو پسند آئے گا۔۔۔ چلے اب کہانی شروع کرتے ہیں۔۔۔۔



KOH NOVELS - URDU

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

از قلم: زوبیا احمد

کہتے ہیں انسان کی مثال ایک پودے جیسی ہے ایسا میرا ماننا ہے۔۔۔ پودے کو صرف بڑا کرنا نہیں ہوتا بلکہ اسکو پیار محبت، اور توجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ اگر یہ نادی جائے تو یا تو پودا مر جاتا ہے یا تو وہ سب کو تکلیف بنے کا باعث بن جاتا ہے کیوں کی اس پر توجہ نادی کی وجہ سے اس پر کانٹے اجاتے ہیں۔۔۔۔ اور جب توجہ ملتی ہے تو وہ پودا سب سے الگ اور بے حد خوب صورت ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ایسے ہی انسان ہے۔۔۔۔ انسان کی بنیادی اسکے پیدائش کے اس ہی لمحے سے شروع ہو جاتی ہے جب وہ ماں کے پیٹ سے جنم لیکر آتا ہے۔۔۔ جب وہ بچا بڑا ہوتا جاتا ہے اسکی بنیادی حق پختا ہوتے جاتے ہیں۔۔۔ کچھ ماں باپ بس اولاد کو پیدا کر کے اسکو اچھی تربیت دینا بھول جاتے ہیں۔۔۔ سہی اور غلط کا بتانا بھول جاتے ہیں۔۔۔ جب بچے کو انکی توجہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے تب وہ اسکے پاس نہیں ہوتے۔۔۔۔ پھر وہ اولاد باغی ہو جاتی ہے۔۔۔ چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔۔۔ اور سب بڑی بات اسکو دنیاوی تعلیم کے سوا اسے دین کا کیا سیکھا یا جاتا ہے صرف کلمہ طیبہ۔۔۔۔۔ اور کچھ سورتیں، چند آیتیں۔۔۔۔۔ کچھ مخصوص دعائے۔۔۔ اور بس۔۔۔ جو قرآن پاک کہتا ہے وہ تو سیکھا یا ہی نہیں۔۔۔ قرآن پاک کو بھی ایسے روانی پڑھا دیا گیا۔۔۔ آج کل کی جو جزییشن ہے وہ کیوں دین سے دور ہوتی جا رہی ہے یہ ہی وجہ ہے۔۔۔۔ کے ماں باپ نے اچھی تعلیم تو دی مگر دین کے پہلو سے ارستا نہیں کیا۔۔۔۔۔ ایسے ہی غلطی۔۔۔ ایک ماں باپ نے کی۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا انکی یہ غلطی کیا رنگ لاتی ہے۔۔۔۔۔ یہ منظر تھا لندن کا جہاں امیر باپ کی بیگڑی ہوئی اولادیں انکا پیسا برباد کرنے آتی ہیں۔۔۔۔۔ مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

یہ منظر تھا لندن کے ایک نائٹ کلب کا جہاں دنیا کی چکا چونک میں دین کو بھولا بیٹھے تھے۔۔ وہاں غیر مسلم اور مسلم میں فرک کرنا اتنا ہی مشکل جتنا۔۔ گھانس میں سوی ڈھونڈنا۔۔۔ سب نوجوان و شادی شدہ سب نشے کی حالت میں چور ہو کر نامحرم کے ساتھ گوم تھے۔۔۔۔

بس کر دے کبیر اور کتنی پیئے گا۔

جب سے ایسا ہے پیہ ہی جا رہا ہے ایسی حالت میں تو ڈرائیو نہیں کر سکتا۔۔۔ روک میں اتیشام کو کال کرتا ہوں۔۔۔

نہیں وہ سال۔۔۔ لیکچر دینے لگ جائے گا۔۔۔ میں خود چلا جاؤنگا۔

کبیر نشے میں مکمل دہتھ تھا۔۔۔

وہ کھڑا ہوا تو لڑکھرا گیا۔۔۔

کھڑا تو تجھ سے ہوا نہیں جا رہا ہے بات خود سے جانے کی کر رہا ہے۔۔ ایک تو تم مسلمان بھی نازا سی پی کر بہک جاتے ہو۔۔ روکی کہتا اتیشام کو کال کرنے لگا۔۔۔

ہیلو اتیشام یا راکر اپنے دوست کو لیکر جاب سے ایسا پی پی کے خود کو کھڑے ہونے کے قابل تک نہیں چھوڑا۔۔۔

اوکے میں اتنا ہوں اتیشام نے کال بند کی۔۔۔

کبیر اور اتیشام بچپن کے دوست تھے وہ لوگ 15 سال کی عمر میں لندن آئے تھے پڑھنے۔۔۔ سٹڈی کملیٹ ہونے کے بعد کبیر نے یہ ہی اپنا کارس کا شوروم کھولا۔۔ اسکو کارس کا بہت شوک تھا۔۔ وہ کارس ڈیزائن بھی خود ہی کرتا تھا۔ اس لئے پورے لندن میں اسکا ایک نام اور اسکے کارس شوروم کا بہت بڑا بزنس تھا۔۔ اور ارج کبیر شاہ کاظمی 28 سال ایک خوب صورت مرد تھا۔۔ اسکی آنکھیں

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سرمای تھی۔۔ اسکا کسٹوری جسم باڈی بلڈنگ کامنہ بولتا ثبوت تھا۔۔ اسکے چاکلیٹ براؤن بال تھے اسکارنگ صاف تھا۔۔ وہ جتنا خوب صورت تھا اتنا ہی مغرور بھی تھا اور ایپاش تھا۔۔

ہزاروں لڑکیاں اسکے لوکس پر مرتی تھی۔۔ اسکے ایک اشارے پر اپنی عزت و آبرو کا سودہ کر دیتی تھی۔۔ اتیشام اسکا یہاں بزنس پارٹنر تھا۔۔ اتیشام بھی امیر باپ کی اولاد تھا مگر وہ ایسا نہیں تھا جیسا کبیر تھا۔۔

اتیشام ایسا سنے کبیر کو سہارا دی کراٹھایا اور اسکو لیکر گیا۔۔

کبیر اور نشے کی وجہ سے مکمل نیند میں چلا گیا تھا۔۔۔

صبح سورج کی روشنی پردے کو چیرتی ہوئی جب کبیر کی نیند میں خلل ڈالنے کا باعث بنی تو اسکی آنکھ کھولی۔۔ کچھ وقت تو اسکو یہ سمجھنے میں لگا کہ وہ کہاں ہے۔۔ پھر جب ہوا اس بحال ہوئے تو یاد آیا پھر اسکے سر میں درد کی ایک ٹیس اٹھی یہ بہت زیادہ پینے کی وجہ سے تھی۔۔ پھر اسکو متلی ہونے لگی وہ جلدی آٹھ کر بھاگا وہ الٹی کر کے فریش ہو کر باہر آیا۔۔ وہ جانتا اتیشام پھر اسے خفا ہو کر اسے اسکے گھر چھوڑ کر چلا گیا ہو گا۔۔ لندن میں کبیر کا اپنا ایک عالیشان بنگلہ تھا۔۔ نوکر چاکر اسکے ایک اشارے پر بوتل کی جن کی طرح ہاظر ہو جاتے تھے۔۔

وہ ناشتا کر رہا تھا جب اسکے ڈیڈ کاشان کاظمی کی کال آئی وہ بے زار سامنہ بناتا انکی کال کو پیک کرنے لگا۔۔

ہیلو ڈیڈ۔۔۔ گڈ مارنگ۔۔۔۔

ہیلو مائے سن ہاویو۔۔۔۔ کاشان صاحب نے پوچھا۔۔

ایم ٹو ٹلی فائن۔۔۔ آپ اور موم کیسی ہیں اور گرینڈ پاکیسے ہیں۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سب ٹھیک ہیں۔۔۔ تمہارے گرینڈ پا بہت یاد کرتے ہیں تمکو تم کب پاکستان ارہے ہو۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ مجھے بار بار پاکستان انے کامت بولا کریں۔۔۔ اچکو بتا چکا ہوں میں کبھی بھی پاکستان نہیں انا چاہتا ہوں۔۔۔ میرا یہاں اپنا بزنس ہے اپنی ایک لائف ہے۔۔۔

سب کچھ پرفیکٹ ہے یہاں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ ہم سوچ رہے تھے کہ میں اور تماری موم وہاں تم سے ملنے آجائے اپنے اکلوتے بیٹے سے۔۔۔

جی اجاے پر مجھے بتا دیجئے گا میں بہت بڑی ہوتا ہوں وقت دے پاؤں یا نہیں۔۔۔ کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔۔

چلیں ڈیڈ پھر بات ہوتی ہے مجھے جانا ہے افس۔۔۔ اوکے باے

کاشان کچھ کہ نہیں پاے وہ کیا کہتے جس عمر بچے کو ماں باپ کی ضرورت تھی انکے وقت کی ضرورت تھی تب تو انہوں نے اسکو غیر ملکی کے لوگوں کے ہاتھوں کھیلنے کے لئے بچ دیا وہ بچے سے جوان یو گیا وہی ماں باپ کی انجانے میں کی گئی لاپرواہیاں آگے چل کر دونوں کے لیے بری ثابت ہوتی ہیں۔۔۔



اچکو اہم خبر سے آگاہ کرتے چلے کے پاکستان سے انا والا جہاز لندن جاتے وقت کرش ہو گیا جہاز میں بیٹھے سب ہی لوگ موقع پر جان بحق ہو گئے۔۔۔ کچھ کی شناخت ابھی جاری ہے کچھ کا شناخت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔۔۔

کاظمی صاحب اپنے بیٹے اور بہو کی موت کی خبر سن کر بے حال ہو گئے تھے۔۔۔ انہوں نے کبیر کو اطلاع کرنے کے لیے کال کی۔۔۔ مگر اسکا فون بند جا رہا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر ایک میٹنگ میں تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا فون بند کر دیا تھا۔۔۔ اسکو یہ نہیں پتا تھا وہ ایک ڈیل تو حاصل کر چکا تھا مگر۔۔۔ ایک قیمتی شے وہ کھو چکا ہے اپنے ماں باپ کو کھو چکا ہے۔۔۔۔۔

وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر ڈیل فائنل کر کے وہ جب افس میں اسہی وقت اپنے فون کو دیکھا ان کیا تو دادا کی اتنی کالس دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔ پھر اتنے میں اتیشام اندر آیا۔۔۔

کبیر۔۔۔۔۔ انکل اور انٹی پلین کرش میں فوت ہو گئے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ تم ہوش میں ہو یہ کیا بول رہے ہو۔۔۔۔۔ کبیر کو یقین نہیں آیا تھا ج صبح تو بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم نے شاید نیوز نہیں دیکھی دادا بھی تمہیں کب سے کال کر رہے تھے انکی باڈی کی شناخت ہو گئیں ہے وہ پاکستان میں انکا نماز جنازہ ہے۔۔۔

کبیر شوک میں تھا۔۔۔ اسکو کچھ دیر پہلی والی اپنی کہہ بات یاد آئی۔۔۔ (میں پاکستان کبھی بھی نہیں انا چاہتا)۔۔۔۔۔

کبیر کی آنکھ سے ایک انسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ اسکے ماں باپ تھے۔۔۔ جتنی بھی نافرمان اولاد کیوں نا ہو۔۔۔ اپنے ماں باپ کی فوت کاسن کر کچھ دیکھ میں رہتی ہے۔۔۔

کبیر سنبھال خود کو تو پاکستان جاے گا نا۔۔۔۔۔

تو پاگل ہے۔۔۔ میرے ماں باپ مرے ہیں میں کیوں نہیں جاؤنگا۔۔۔ میری ٹکٹس کروا جلدی۔۔۔

کسی بھی فلاٹ کی مجھے ابھی پاکستان جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے انسو کو چھپاتا باہر گیا تھا۔۔۔ اسنے اپنے دادا کو کال نہیں کی تھی وہ انسے بات کرنے کی حالت میں تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ٹیکٹس ہوئی وہ شام تک پاکستان پہنچ چکا تھا۔۔۔ اسنے 13 سال بعد وہ اس گھر میں قدم رکھ رہا تھا جہاں اسنے اپنے بچپن کے 15 سال گزارے تھے۔۔۔

وہ سفید کمیض شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔ اسکو نہی پتا تھا کہ وہ کتنے لوگوں کے نظروں سے ہوتا ہوا وہ اپنے دادا کے پاس آیا تھا جو اپنے بیٹے اور بہو کی میت کو انسو سے بھری آنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ کبیر انکے قدمو جا کر بیٹھا تھا۔۔۔

کاظمی صاحب نے اسے دیکھا تھا اور اسکو گلے لگایا تھا۔۔۔ کبیر بھی انکی اغوش پا کر رو پڑا تھا وہ جو انسو سارے راستے نہیں بہے تھے جنکو کفل لگا رکھا تھا وہ اب ٹوٹ کر پر سے تھے۔۔۔ سب نے اس خوب صورت نوجوان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ کبیر بچپن کا وقت اپنے دادا کے ساتھ اچھا گزرا تھا۔ اس لئے کبیر انکی دل سے عزت کرتا تھا۔۔۔

نہیں دادا جان مت روے میں ہونا پکا کبیر ہے نا۔۔۔ کبیر نے انکے آنسو صاف کئے انکو اپنے ہونے کا یقین دلایا تھا۔۔۔۔

جنازے کا وقت ہوا۔۔۔ اس کو سمجھ نہیں آیا وہ پہلے کس کو کندھا دے۔۔۔ اپنی ماں کو یا باپ کو۔۔۔ اب کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ الجھن کا شکار تھا۔۔۔ پھر اسنے ادھے راستے اپنے باپ کو کندھا دیا اور ادھے راستے اپنی ماں کو۔۔۔ جنازہ مسجد لیجا گیا وہاں نماز جنازہ پڑھا گیا۔۔۔ کبیر تو۔۔۔ نماز پوری بھول چکا تھا وضو کرنے لگا تو کیا پتا تھا پہلے کیا کرنا ہے۔۔۔ اسکو شرمندگی ہوئی جیسے جیسے لوگ کر رہے تھے وہ وضو کر کے اب نماز کے آیا۔۔۔ وہ نماز کے لیے کھرا ہوا تو۔۔۔ اسے کچھ یاد نہیں تھا کیا کرنا ہے کیا پڑھنا ہے۔۔۔ کیسے نماز شروع کرنی ہے کیا نیت کرنی ہے۔۔۔ وہ بس امام کے پڑھے گے اور لوگوں کے نماز پڑھنے کے طریقے سے پڑھ رہا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

((وہ بھی کیا ماں باپ تھے جو اپنی اولاد کو اپنی بخشش کا وسیلہ بنا سکے۔۔۔ جو نماز تک نہیں پڑھ پارہا تھا وہ قرآن پاک پڑھ کر کیسے انکو بخشا۔۔۔ ماں باپ کو اپنی اولاد کو اپنی موت کے بعد کا بخشش کا وسیلہ بنانا چاہئے تھے کوئی تو ہو جو انکی روح کو سکون پہنچا سکے۔۔۔ انکی قبر کے اندھیرے کو روشنی میں بدل سکے۔۔۔ جس کی قبر کی سختی کو کم کر سکے۔۔۔ جو اللہ کے حضور پیش ہوں تو شرم سار نہا ہوں۔۔۔))

جنازہ قبرستان پہنچایا گیا۔۔۔ اس پورے راستے کبیر چپ تھا اسکو اجیب بی چینی تھی۔۔۔ اتیشام بھی اسکو یو دیکھ کر کچھ پریشان تھا۔۔۔

جب میت کو قبر میں دفنا گیا تو کبیر کے رونٹے کھرے ہو گئے تھے۔۔۔

اسنے اتیشام کو گلے لگیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ اسکو شاید اب پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اتنے سال بعد وہ آیا بھی تو اپنے ماں باپ کو قبر میں دفنانے۔۔۔

فاتحہ پڑھ کر وہ لوگ جا چکے تھے۔۔۔ کبیر بھی ناچاہتے ہوئے بھی چلا گیا تھا۔۔۔

وہ گھر پہنچا تو کچھ مہمان تھے کچھ کھانا کھا کر جا چکے تھے تو کچھ کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ کبیر ان سب کو ایک نظر دیکھ کر اپنے دادا کے کمرے میں آیا جہاں انکو نیند کی دوا دے کر میت کے جانے کے بعد سولا یا دیا گیا تھا۔۔۔ وہ ایان کے پاس بیٹھا۔۔۔ پھر اسکی آنکھ کب لگی پتا نہیں چلا۔۔۔ باہر سب اتیشام اور اسکے والد نے دیکھ لیا تھا۔۔۔

کبیر کو نیند میں ایسا لگا جیسے اسکے بالوں میں کوی انگلیاں چلا رہا ہو۔۔۔ اسکی آنکھ کھولی تو دیکھا کاظمی صاحب نم آنکھوں سے اس ہی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

تم میرے بیٹے جیسے ہو۔۔۔ مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔

میں زندہ ہوں تو صرف تمہارے لئے۔۔۔ اپنے دادا کو چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گے نا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر اٹھا اور انکا ہاتھ پکڑ کر اور آنکھوں میں آنسو لئے بولا۔۔

میں نہیں جاؤنگا۔۔ میں یہ ہی رہونگا آپکے پاس اپنے دادا کے پاس۔۔۔ کبیر کہتا انکے گلا لگا۔۔ وہ جانتا تھا کبیر کے سوا انکا کوئی نہیں ہے اب۔۔۔



کبیر رات کے وقت باہر سگریٹ پی رہا تھا۔۔ اور سوچ میں گوم تھا۔۔ اتنے میں اتیشام آیا۔۔

کیا سوچا کبیر آگے کیا کرنا ہے اب۔۔۔ واپس جانا ہے یا یہاں رہنا ہے۔۔۔

فلحال تو یہی رہونگا جب تک دادا ٹھیک نہیں ہو جاتے۔۔۔

کیا مطلب تم واپس جاو گے۔۔ اتیشام کو اچھا نا لگا وہ اب بھی اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

پتا نہیں لیکن باہر سب بزنس ہے اس کا کیا ہو گا کون دیکھے گا۔۔

کبیر میری مانو تو پاکستان میں ہی شفٹ کر لو بزنس میں ہلیپ کرونگا تمہاری مگر دادا کو مت اکیلا کرو وہ بہت اکیلے پڑ جائے گے۔۔۔

ہمممم ٹھیک ہے تم سب انتظام کرو باقی کام میں دیکھ لونگا اور ڈیلر سے بات کرونگا۔۔ کبیر کہتا اندر جا چکا تھا۔۔۔



یہ تھا لاہور کا ریڈ لیٹ ایریا جہاں عورت کی عزت و وقار کی بولیا لگائی جاتی تھی جہاں روز نجانے کتنے امیر

زادے ان حسن کی دیویوں کے حسن کو اور نکھارنے آتے تھے۔۔۔ جہاں حرام حلال کا کوئی کونسیپٹ

نہی نہیں تھا نادون میں ظہر کی خبر ناشام عصر اور مغرب کی نارات عشاء کی ناصبح فجر کی۔۔۔ کسی کو یاد آتی

تھی یہاں ہر لمحہ کوئی لڑکی بیچی جاتی اور خریدی جاتی تھی کوئی ایک رات کے لئے تو کوئی۔۔ ساری زندگی

کی رکھیل بنانے کے لیکر جاتا تھا۔۔ اس گندگی سے بہرے ماحول میں ہر لڑکی اپنی مرضی سے لای نہیں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

جاتی تھی۔۔۔ کوئی اغوا کر کے لاتا تو کوئی چھوٹی سی بچی کو بہلا کر تو کوئی پیار کے جال میں پھنسا کر لاتا۔۔۔۔۔ کچھ لڑکیاں مارے کھا کر سمجھوتا کر لیتی تو کوئی ان سب کو ہی اپنا مان کر اپنی راضا مندی دیتی۔۔۔ ایک ایسی بھی لڑکی تھی جو رقص کرتی تھی، صرف گا کر اور رقص کر کے لوگوں کا دل بہلاتی تھی، مگر کبھی غیر مرد کو اپنا پچھونے نہیں دیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ اپنی مرضی سے نہیں کرتی تھی۔۔۔ جس روز نا کرتی اس روز سیلا ماسی اسے بہت مارتی اور اسکے بدن پر لگے نشان کئی کئی دن تک نا جاتے۔۔۔ وہ تھی بہت خوبصورت ہاتھ لگاؤ تو میلی ہو جائے۔۔۔ اسکی آنکھیں ڈراک براؤن بلکل ڈراک۔۔۔۔۔ بال اسکے کمر سے نیچے آتے تھے۔۔۔ سیلا ماسی کے دو کاروبار تھے ایک جسم فروشی اور دوسرا رقص کر کے اور گا کر لوگوں کی محفلیں سجانا۔۔۔ مگر وہ کبھی بھی کسی مرد کو نزدیک نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔ یا یہ بولا جائے کہ اسکی نمازے روزے۔۔۔ اور اللہ پر توکل اسکو کسی کے بستر کی زینت نہیں بناتا تھا۔۔۔ یہ جو بھی کر رہی تھی یہ وقتی آزمائش کے لئے کر رہی تھی۔۔۔ اسکو یقین تھا ایک دن اس جہنم سے نکل جائے گی۔۔۔



کراچی کا منظر دیکھا جائے تو کبیر نے اپنا سارا بزنس یہاں پاکستان شفٹ کر لیا تھا کچھ پرشانی ہوئی مگر دونوں نے مل کر سنبھال لی تھی۔۔۔ کچھ اڈرس ارجنٹ بنا کر دیے کچھ کی کارس کی ڈلیوری کروای۔۔۔ یہ سب کام ایک مہینے میں ہو گیا تھا۔۔۔ اس ایک مہینے میں کبیر نے دادا کا خیال رکھا تھا اور کاظمی صاحب نے اپنی ساری جائیداد کبیر کے نام کر دی تھی۔۔۔ باپ کی بھی اگی تھی اسکے پاس۔۔۔ وہ پورے دن افس ہوتا تھا۔۔۔ رات دادا کو سلا کر دوا دی دے کر وہ نائٹ کلب جاتا تھا۔۔۔ اسکو شراب کی عادت تھی۔۔۔ وہ تو اس مہینے میں سب بھول چکا تھا۔۔۔ اسکے پاس اب سب کچھ تھا ایسا اسکو لگتا تھا۔۔۔ اتنی دولت پا کر وہ مغرور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ جس کا فائدہ اسکے کچھ نئے دوست اٹھا رہے تھے جو اسکے اس کلب میں بنے تھے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پورے کلب میں ریڈ لائٹ جل رہی تھی وہ بھی بیٹھاوائن پی رہا تھا۔۔۔ برابر میں اسکے ایک لڑکی تھی جو نازیبا حالت پبٹھی تھی۔۔۔ جب سے وہ وہاں جانے لگا تھا تب سے وہاں کی ہر لڑکی اس نخریلے شہزادے پر مرتی تھی۔۔۔ اور یہ نخریلے شہزادہ روز ہر ایک کو استعمال کر کے اگلے دن دوسری بدل لیتا تھا۔۔۔

وہ اس گناہ کے دلدل میں اتنا گرتا گیا کہ اسکو اپنے مرے ہوئے ماں باپ تک کی یاد نہیں آتی تھی اور نا کسی قسم کا کوئی خوف تھا اسکو۔۔۔ اللہ نے اسکی رسی بہت دراز کر رکھی تھی۔۔۔ جا کہاں تک جائے گا لوٹ کر تو تو نے میرے پاس ہی انا ہے۔۔۔۔۔

یار کبیر ان سے دل بہلانا چھوڑ ہم تجھ کو اس حسن کے جہاں میں لر کر جاتے ہیں۔۔۔ کہاں؟؟؟؟ کبیر نے پوچھا۔۔۔۔۔

یار لاہور چل وہاں ریڈ لائٹ ایریا ہے وہاں ایک سے بڑھ کر ایک حسن کی دیوی میلی گی۔۔۔۔۔ پر میں دادا جان کو اتنے دونوں کے لئے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔ صرف تین دن کی تو بات بات ہے۔۔۔ بول دینا کہ افس کی وجہ سے جانا ہے۔۔۔۔۔ کبیر سوچ میں پڑ گیا۔۔۔ مگر اسے وہاں یہ لوگ نہیں بلکہ اسکی قسمت لیکر جا رہی تھی۔۔۔



بیٹا جلدی اجاؤ گے نا۔۔۔ میں یاد کرونگا تمہیں۔۔۔۔۔

دادا جان افس کا کام کرتے ہی اجاؤنگا۔۔۔

ہممم چلو سہی ہے خیال سے جانا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر ان سے ملتا اپنے دوستوں کے ساتھ چلا گیا تھا۔۔۔ اتیشام کو وہ لڑکے کچھ ٹھیک نہیں لگتے تھے تبھی وہ ان کے ساتھ گیا تھا۔۔۔ اتیشام بہت روکتا تھا سمجھاتا تھا کہ یہ سب اچھا نہیں ہے چھوڑ دو۔۔۔ مگر جو برای کے دلدل میں سر سے پیر تک ڈوبا ہوا ہونا تو کسی کی بھی کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔ مگر اللہ بھی پھر جسی کو چاہیے ہدایت دے کسی کو بھی سیلا بنادیں۔۔۔ ایک امتحان میں ڈال دے۔۔۔



ان آنکھوں کی مستی کے۔۔۔ مستانے ہزاروں ہیں۔۔۔

وہ رقص کرتی نیچے نگاہ کرتی گا بھی رہی تھی۔۔۔ اسکی آواز سریلی تھی۔۔۔

کبیر ایسا جگہ یہ جگہ دیکھ اسکو اجیب لگا مگر وہ تو جس کام کے لئے آیا تھا ایسا ماحول ہونا تو لازمی ہے۔۔۔ یار یہاں کی اگر سب سے خوبصورت جوانی دیکھنی ہے ناتو۔۔۔ سیلا ماسی کے پاس چل وہاں ایک رقص کرنے والی لڑکی ہے نین تارا۔۔۔

اس شہر میں تم جیسے۔۔۔

اس شہر میں تم جیسے۔۔۔

دیوانے ہزاروں ہیں۔۔۔

دیوانے ہزاروں ہیں۔۔۔

یہ جو آواز ہے نا اس ہی کی ہے۔۔۔

کبیر اس آواز کے سہر میں کھو گیا تھا۔۔۔ کیسے اسکے قدم وہاں بڑھے اسکو پتا نہیں چلا۔۔۔

کبیر نہیں۔۔۔ بس واپس چل یار۔۔۔ یہ جگا ٹھیک نہیں۔۔۔ اتیشام نے ایک بار پھر روکا مگر وہ رکنا نہیں۔۔۔ وہ ان خبیث لڑکوں کے ساتھ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر اس بڑی سی حویلی نما کوٹھی پر آیا پھر اندر گیا اس آواز کے پیچھے گیا وہاں پہنچ کر ایک موٹی سی عورت نے اسکا راست روکا۔۔۔۔

کیا بابو کہاں چل دیے۔۔۔ کچھ ہاتھ گرم نہیں کرو گے۔۔۔ وہ عورت اسکے گال پر انگلی رکھتی بولی۔۔۔
کبیر نے اس ہی وقت اتنے سارے نوٹ نکال کر دیے کہ اتیشام، وہ لڑکے، اور وہ عورت بھی حیران۔۔۔

لگتا ہے ان پر جادو چل گیا میری تارا کا۔۔۔۔ وہ عورت کہتی جانے کا استاد بتی چلی گئی۔۔۔۔
نین تارا رقص کر رہی تھی اسکی نظر کبیر پر پڑی تھی مگر وہ نظر انداز کر ہی گئی۔۔۔ اور یہ چیز کبیر کو بہت بری لگی کسی لڑکی نے آج تک اسکو ایک نظر دیکھ بھی نظر انداز نہیں کیا تھا۔۔۔ اور یہ لڑکی ایک ہی پل میں کبیر کو اوپر سے نیچے لے آئی تھی۔۔۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ کھانی اگے جا کر کیا رنگ لینے والی تھی۔۔۔
وہ رقص کرتا اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اسکے حسن کا اسیر ہوا تھا۔۔۔ وہ اٹھا اور نین تارا کے قریب آیا نین تارا رقص کر رہی تھی جب کبیر نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔ نین تارا کی تھی۔۔۔ ہاتھ کو دیکھا جو کبیر کے ہاتھ میں تھا اور پھر کبیر کو جو اسکو مدہوش ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔

اور اگر نا چھوڑا تو۔۔۔۔

میں نے کہا میرا ہاتھ چھوڑے میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ کیا کہا۔۔۔ تم ایسی لڑکی نہیں ہو۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ تو تو پھر میں بھی ایسا لڑکا نہیں ہوں۔۔۔
بات سنو لڑکی ایک رات کا کتنا لوگی۔۔۔۔۔

نین تارا نے دیکھا وہ اسکی عزت کا سودہ کر رہا تھا۔۔۔۔ اسکی ایک رات کی قیمت لگا رہا تھا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین تار نے دوسرے ہاتھ سے کبیر کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

کبیر نے اسکو خون اترتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔ کبیر کی زندگی کا یہ پہلا تھپڑ تھا جو پڑا بھی کسی لڑکی کے ہاتھ سے تھا۔۔۔۔

تمہاری اتنی ہمت تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔

نین تار نے اسکو دور کیا۔۔۔۔۔

خبردار جواگے بڑھے۔۔۔۔۔ ہاں میں یہاں ناچتی ہوں ضرور ہوں مگر اپنی عزت کا سودا نہیں کرتی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ ارے بہت دیکھ چکا ہوں تجھ جیسی۔۔۔۔۔ سارے کام کر کے کہتی ہیں میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اگر اتنی ہی پاک دامن ہو تو یہاں کیسے اگائی۔۔۔۔۔ کبیر بولا۔۔۔۔۔ سب کبیر اور اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

بہت بڑے باپ کی اولاد ہیں آپ تبھی بس یہاں کی ہر لڑکی ایسی ہی لگتی ہے۔۔۔۔۔ پر یہ نہیں پتا یہاں کی ہر لڑکی اس کے لئے پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں رقص کرتی ہوں مگر ان تک کسی مرد کو چھونے نہیں دیا خود کو اور ان اپنے میری ساری زندگی کی محنت کو اپنے اس ناپاک ہاتھ سے ختم کر دیا۔۔۔۔۔

اھن۔۔۔۔۔ اچھا ہے لوگوں کو پہلے خود اپنی طرف مائل کرتی ہو اور پھر یہ ڈرامے کرتی ہو بہت خوب کبیر تالی بجاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

لگتا ہے یہ نیا طریقہ نکالا ہے لڑکوں کو پھسنے کا۔۔۔۔۔

تو آپ اتے کیوں ہیں یہاں۔۔۔۔۔ اور میں نے تو کبھی اچکھو نہیں دیکھا نا میں نے بولا یا۔۔۔۔۔ تو اسکا مطلب یہ ہی ہونا لے اپ خود چل کے اے ہیں۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ابن تم جیسی ہزار لڑکیاں میرے ایک اشارے پر اپنی ہر رات کا سودہ کرتی ہیں۔۔۔۔۔ کبیر ایک مغرور انداز میں بولا۔۔۔۔۔

وہ سودہ اپکا کرتی ہیں۔۔۔ وہ عزت دے کر اپکو نکارا کرتی ہیں۔۔۔ اور اپنے نکار اہونے کا پیسا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

اپکا یہ مغرور لہجہ سب بتا رہا ہے کہ اللہ نے رسی دراز کی ہے جب وہ کچے گانا تو آپ منہ کے بل گرے گے۔۔۔۔۔ نین تارا کہتی چلی گئی۔۔۔۔۔ پر کبیر کو الجھاگی تھی۔۔۔۔۔ اس کے باتوں کا جواب کبیر کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔۔



قونین۔۔۔۔۔ میری جان بات کو سمجھو۔۔۔ ہمارے ماں باپ نہیں راضی ہونگے۔۔۔ اس لئے بہتر یہ ہی ہے کہ ہم بھاگ جائے۔۔۔۔۔ اسنے قونین کندھے سے پکڑا۔۔۔۔۔

کتنی بار کہا ہے ساد مجھے ہاتھ مت لگایا کرو۔۔۔۔۔ ابھی تم مجھے چھونے کا حق نہیں رکھتے ہو۔۔۔۔۔ اور رہی بھاگنے کی بات تو تم ایک بار بات کر کے دیکھو تو سہی کیا پتا مان جائے۔۔۔۔۔ قونین یونی کی لائبریری میں بیٹھی تھی اور ساد اسے مسلسل مانا رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ایک کام کرتے ہیں۔۔۔ میں بات کرتا ہوں اپنی خالہ سے وہ تم سے میلے گی پھر وہ امی سے بات کرنگی امی انکی بات مانتی ہیں پر تمکو ان سے ملنا ہوگا تبھی وہ امی کو راضی کرینگی۔۔۔۔۔

تم فون پر بات نہیں کروا سکتے۔۔۔۔۔

یار فون پر انکو پسند نہیں وہ سامنے سے دیکھے گی تو کچھ ہوگا ورنہ تو پھر۔۔۔ تم بھول جاؤ مجھے۔۔۔۔۔

یہ یہ کیا بول رہے ہو ساد تمہیں کیسے بھول جاؤں میں۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تو اور کیا قوانین۔۔۔ تم بھاگنا نہیں چاہتی اور ہمارے گھر والے مانے گے نہیں، تم میری خالہ سے ملنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ تو آخری حل یہی ہے۔۔۔۔۔

اچھ تم ناراض مت ہو ہم کل چلتے ہیں نا تمہاری خالہ سے ملنے۔۔۔۔۔
اج ہی چلو میں انکو بتا دو نگایونی سے فری ہو کرو ہی چلتے ہیں۔۔۔۔۔
ہمم قوانین سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔



کبیر چل یہاں سے بس بہت ہوا تماشا تو نے کر لی اسکی رسوائی۔۔۔ اب چل۔۔۔ اتیشام کبیر کو زبردستی وہاں سے لیکر جانے لگا۔۔۔ جب نین تارا کی آواز پر وہ رکا۔۔۔۔۔

اپنے یہ حلال کے پیسے لیکر جائے کبیر صاحب۔۔۔ میں اپنی عزت کا سودا نہیں کرتی۔۔۔ مجھ سے زیادہ آپ کو انکی ضرورت ہے۔۔۔ نین تارا نے سارا پیسے جو وہ اسکے رقص کرتے وقت اڑا ہا تھا سب کبیر جے منہ پر مارے۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔۔۔

کبیر کی انا پر چوٹ لگی تھی زندگی میں آج تک کسی لڑکی نے کبیر کو ایسا نہیں کہا تھا۔۔۔ اور آج نین تارا نے اسے اسکی اوقات یاد کروای تھی۔۔۔۔۔

کبیر اور اسکے دوستوں کے جانے کے بعد سیلا ماسی نین تارا کے کمرے میں آئی۔۔۔۔۔
کیاری بڑی پر نکل آئے ہیں تیرے ایک رات کی تو بات تھی ارے زندگی سنور جاتی تیری۔۔۔۔۔
نین تارا جو اپنے انسو کو اندر اتار رہی تھی وہ بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

نہیں کر سکتی اپنی عزت کا سودا سیلا ماسی۔۔۔ میں مزید گناہ گار نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔ جائے کہ دیں اس کبیر سے اسکی اوقات نہیں ہے جو وہ نین تارا کو خرید سکے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

انہ۔۔۔۔ اس جیسی کبیر شاہ کاظمی کے پیرو میں پڑی رہتی ہیں میرے ایک اشارے کی منتظر۔۔۔
اگر انسان کو عشق ہو جائے تو سامنے پڑی لڑکیاں بھی نظر نہیں آتی۔۔۔
کبیر شاہ کاظمی مر جائے گا پر کبھی اس جیسی لڑکی سے عشق نہیں کرے گا۔۔۔
عشق کرنا کرنا یہ ہمارے بس میں نہیں کبیر۔۔۔
کبیر شاہ کاظمی کے بس میں سب کچھ ہے تم دیکھنا مجھے کبھی عشق نہیں ہو گا اسے۔۔۔
یہ تو وقت بتائے گا کبیر شاہ کاظمی۔۔۔۔۔



قونین اور ساد گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔۔ قونین کا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنا وہم سمجھتی اسکے ساتھ جارہی تھی۔۔۔ قونین لاہور کی رہنے والی تھی مگر کبھی پورا لاہور دیکھ نہیں سکی اسکے گھر والے تھوڑے سخت تھے وہ بس اپنی پڑھائی کے لئے اتی جاتی تھی وہ جس راستے سے گزر رہی تھی وہ اس سب پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ جب گاڑی ایک ایسی جگہ کی جہاں لڑکیاں عورتیں بے پردہ تھی ایسی ہی گلی میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ قونین گاڑی سے اتری اسکو یہاں کا ماحول سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔
ساد یہ کون سی جگہ ہے کتنے اجیب لوگ ہیں یہاں۔۔۔۔۔ چلو واپس چلتے ہیں۔۔۔۔
یار یہاں میری خالہ رہتی ہیں تم چلو رو سہی ان لوگوں پر دھان نادو۔۔۔ ساد قونین کا ہاتھ پکڑتا اس بڑی سی حویلی نما کوٹھی پر آیا۔۔۔ اندر داخل ہوا تو۔۔۔ بہت سی لڑکیاں اتی جاتی اسکو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اسے لیکر ایک بڑے سے حال میں آیا۔۔۔
تم یہاں بیٹھو میں خالا کو بولا کر لاتا ہوں۔۔۔۔۔ ساد کہتا وہ اندر گیا۔۔۔
تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی نے اسکو بولا یا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ اب اے گا بھی نہیں۔۔۔۔ سیلہ ماسی کہتی اسکے سامنے واہی پلنگ پر بیٹھی۔۔۔۔ اور پان منہ میں رکھا۔۔۔۔

کیوں کی وہ تجھے پورے 10 لاکھ میں مجھے بیچ کر چلا گیا ہے۔۔۔۔

قونین کے ہو اس اڑے تھے۔۔۔ اسکا دل ڈوبنے لگا تھا بہت کچھ ٹوٹا تھا اس میں جس کی آواز آس کے علاوہ سامنے بیٹھی کیا کوئی بھی نہیں سن سکا تھا۔۔۔

ساد کے ساتھ گزراے گئے لمحے یاد اے اسکے وعدے اسکے محبت کا اظہار سب کچھ ایک پل وہ سب بیچ گیا تھا۔۔۔

قونین کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

جب اسکا سوگ ختم ہو جائے تو کام پر لا گا دینا اگر نہیں ہوتا تو بتانا مجھے پھر۔۔۔ سیلا ماسی کہتی چلی گئی۔۔۔

قونین اٹھی وہ بھاگنا چاہتی تھی اسے اب سمجھ ا گیا تھا پر اب بہت دیر ہو گی تھی۔۔۔

اے لڑکی کہاں جاے گی جا کہاں جاے۔۔۔ جہاں جاے گی لوٹ کر یہی آئی گی۔۔۔۔۔ کوی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔

قونین پھر بھی باہر بھاگی مگر باہر جاتے ہی ایک نشے میں دھت شخص نے اسکو اسکے ڈوپٹے سے پکڑا اور ڈوپٹا پیٹ گیا وہ اسکے ساتھ بری ہرکت کرنے لگانے جانے والے ہنس رہے تھے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پتچ چھوڑ دو مجھے پیچھے ہٹو پلیز۔۔۔ ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔۔۔ قوانین اسکو دکھا دی کرواپس اندر آئی تھی۔
بولا تھانالوٹ کر اس ہی جگا آئی گی۔۔۔ یہاں لڑکیاں اتنی اپنی مرضی سے ہیں یاد دھوکے سے۔۔۔ پر جاتی
صرف انکی یہاں سے بولی لگا کر۔۔۔ جو آگئی تو آگئی۔۔۔ اب چل اندر بہت ہوا ڈراما ہمارا کام روکا ہوا
ہے۔۔۔ وہ لڑکی قوانین کو زبردستی لیکر گئی۔۔۔ قوانین ری چلائی۔۔۔ اسنے اللہ کا استاد یا پر کسی نے ایک
نے نہیں سنی تھی۔۔۔

سیلاماسی نے اسکے حسن کو دیکھ کر اسکا نام نین تارا رکھ دیا تھا۔۔۔ پھر وہ قوانین کے بہت منت پر وہ جسم
فروشی کے کام پر نہیں بیٹھی تھی پھر سیلاماسی نے اسے رقص اور گانے کا کہا تھا۔۔۔ جس پر راضی نہیں
تھی مگر سیلاماسی کی مار اور جسم فروشی کی کام سے بچنے کے لئے اسنے حامی برہی تھی۔۔۔ اور ایسے وہ
قوانین سے (نین تارا) بن گئی تھی اس وقت وہ 20 کی تھی اور اب 22 کی ہو گئی تھی دو سال اسنے اپنا
نفس کا سودا کر کے وہ گزارے تھے۔۔۔



ایسے بہت دن گزر گئے مگر کبیر کو نین تارا کا جواب۔۔۔ اسکا تھپڑ مارنا، پیسے سب کئے سامنے اسکے منہ پر
مارے۔۔۔ کبیر کی انا یہ قبول نہیں کر پارہی تھی اسنے وہاں جانے کا ارادہ کیا۔۔۔

مس نین تارا۔۔۔ انج سے تمہارے ازیت کے دن شروع میں کبیر شاہ کاظمی بتائے گا کے اوقات کیا
ہوتی ہے۔۔۔ کبیر اٹھا اور چلیج کر کے دادا سے وہی بزنس کا بہانا کر کے لاہور کے لئے نکلا تھا اسنے کسی کو
بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔



چل آٹھ نئی محفل سجانی ہے تیار ہو۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سیلاماسی اج نہیں میری تعبیت ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔ نین تارا کا جسم بخار سے تپ رہا تھا اسکی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔

یہ ڈرامہ گاہک کو دیکھانا۔۔۔۔۔ اب چل بہت ہوا تیار ہو۔۔۔۔۔ سیلاماسی کمتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

نین تارا روتی ہوئی اٹھی عشاء کا وقت تھا اسنے نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔۔

اے میرے پروردگار میرے مالک۔۔۔۔۔ اب اور کتنا صبر کرنا ہے۔۔۔۔۔ اللہ جی نہیں ہوتا اب ان سب کی نظریں میرے جسم کو روز چبتی ہیں۔۔۔۔۔ میں پل پل مرتی ہوں اللہ اپکو تو سب پتا ہے نا۔۔۔۔۔ میری ازیت کو کم کر دے۔۔۔۔۔ کسی اپنے بندے کو وسیلہ بنا کر نبج دیں۔۔۔۔۔ اس گند سے مجھے نکال دیں۔۔۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کریں۔۔۔۔۔ میں نے ماں باپ کا دل دکھایا ہے ان سے جھوٹ بولا ہے۔۔۔۔۔ پلیز اللہ مجھے معاف کر دے پلیز۔۔۔۔۔ وہ دعا میں روتی اپنے رب سے ہم کلام تھی اسکی یہ دعا قبول ہونے والی تھی مگر۔۔۔۔۔ ایک اور امتحان باقی تھا اسکا۔۔۔۔۔

وہ اٹھی تیار ہوئی۔۔۔۔۔ پھر باہر آئی۔۔۔۔۔ جب کبیر کو پایا۔۔۔۔۔ وہ نفرت اور غصے سے دیکھتی رقص کرنے لگی اسکا جسم اتنا تپ رہا تھا کہ وہ رقص نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ رقص ختم ہوا۔۔۔۔۔ کبیر اٹھا اور سیلاماسی کے پاس آیا۔۔۔۔۔ پسے دیکر وہ نین تارا کو زبردستی لے گیا تھا۔۔۔۔۔

نین تارا کو گاڑی میں بیٹھا یا وہ روی چلائی اسنے واستے دے پر کبیر نے ایک نہیں سنی تھی۔۔۔۔۔
ہیلو!!!

کچھ گواہ آور کا ضی کو لیکر میرے فلیٹ میں پہنچو۔۔۔۔۔

کیوں سر۔۔۔۔۔؟؟؟

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تمہارا جنازہ پڑھانا ہے احمق انسان۔۔۔!!!!!! کبیر فون بند کرتا تو نین کو بے ہوش کرتا اب اپنے فلیٹ پر جا رہا تھا۔۔۔ اسنے نکاح کا سوچا نہیں تھا پرتا نہیں کیوں۔۔۔ مگر وہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔



کبیر اسکولاہور سے کراچی لایا تھا بے ہوشی میں ایک تو اسکو بخار تھا دوسرا وہ بے ہوش اس لئے اسکو صفر کا پتا نہیں چلا۔۔۔ کراچی میں کبیر کا اپنا ایک عالیشان بنگلہ تھا۔۔۔ وہ تھا تو فلیٹ مگر اسکو تیار کسی بنگلے کی طرح کیا گیا تھا۔۔۔ کبیر کو ہمیشہ سے منفرد گھروں میں رہنا پسند تھا۔۔۔ جب گھرانے والا تھا تب نین تارا کی آنکھ کھولی تھی۔۔۔ سر اسکا بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ جب اسنے کبیر کی جانب دیکھا جو چہرے پر سختی سجائے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ پھر اسکو سب یاد آیا۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔ رو کو گاڑی۔۔۔ میں نہیں جاؤنگی۔۔۔ میں نے کہا رو کو گاڑی۔۔۔ کبیر نے ایک جھٹکے سے گاڑی رو کی نین تارا کا سر ڈیش بورڈ پر لگا تھا۔۔۔ کبیر اتر اسنے اس کی سائڈ اکردر وازہ کھولا اور نین تارا کو بازو سے پکڑ کر اپنے گھر لیکر گیا۔۔۔ نین تارا کی کوئی بھی مزاحمت کام نہیں آئی تھی۔۔۔ کبیر نے اسکو ایک کمرے میں لا کر چھوڑا تھا بلکہ بیڈ پر بیٹھکا تھا۔۔۔

جب تک مولوی صاحب اتے ہیں تب تک اپنی زبان کو بند رکھو اور آٹھ کر ہلیدار ست کرو۔۔۔ نا بھی کرو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ کبیر نے کہا۔۔۔

نین تارا تو نکاح کا سن کر شوک ہوئی مطلب وہ وہاں سے ازاد بھی ہوئی تو کس طرح ہوئی۔۔۔ اور اگر پھر کسی عزاب میں قید ہو گئی۔۔۔۔

میں کوئی بھی نکاح نہیں کرونگی اور تم سے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔ نین تارا چہنچنی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اوازیں نیچے۔۔۔ شکر کرنا چاہیے تمہیں کے نکاح کے بغیر نہیں رکھ رہا ورنہ مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا ایسے بھی رکھ سکتا تھا مگر جیسے تم نے کہا تھا کہ۔ تم ایسی لڑکی نہیں ہو۔۔ تو شریف لڑکیاں تو بنا نکاح کے نہیں رہتی کسی غیر مرد کے ساتھ۔ تم مجھ سے نکاح نا کر کے یہ ثابت کر دو گی کہ تم ایک "طوائف" ہو۔

کبیر کے کہے گئے الفاظ اور ایک یہ لفظ "طوائف" سن کر نین تار اُبے بس ہوئی تھی وہ کیسے کسی غیر مرد کے ساتھ بنا نکاح کے رہ سکتی تھی۔۔۔

نین تار نے اسکو نفرت اور جھگی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

تم انتہائی تیج، اور گھٹیا انسان ہو۔۔۔ تم میں اور اس کتے میں کوئی فرق نہیں جو جگا جگا منہ مارتا ہے۔۔۔

نین تارا کی یہ بات کبیر کو اور غصہ دینا لگی تھی وہ شدید تیش کے عالم میں آگے آیا اس نے نین تارا کے بال پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ ادبوجا۔۔۔

بہت زبان چلتی ہے تمہاری کیا ہوگا اگر یہ زبان ہی نار ہے تو۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ میری اوقات کے بارے میں بات کی۔۔۔ میرے منہ پر پیسے مارے۔۔۔۔۔
تو بی بی۔۔۔۔۔ اتنا سب کچھ کر کے تم کیسے کبیر شاہ کاظمی سے بچ سکتی ہو۔۔۔۔۔ جب تک میرے ساتھ
ہو۔۔۔۔۔ یا یہ سمجھو تک میرا غصہ ختم نہیں ہوتا تب تک تمہاری ازیت کے دن بھی ختم نہیں
ہونگے۔۔۔۔۔ اب کبیر شاہ کاظمی تمکو تمہاری اوقات بتاے گا سمجھی۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی نے اسکا چہرا
ایک جھٹکے سے چھوڑا نین تارا سر جھکاے اپنی قسمت پر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اب یہ انسوجانا بند کرو۔۔۔ اور چپ چاپ ہالت ٹھیک کر کے باہر انا۔۔۔ کبیر اپنا کوٹ ٹھیک کرتا
باہر آیا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

گواہ بھی آگے تھے، قاضی صاحب بھی آگے تھے دلہا بھی تیار تھا اور دلہن بھی۔۔۔۔ وہ دلہن جوان
اپنی موت کا جنازہ خود اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔۔

نکاح شروع ہوا۔۔۔۔ مگر نین تارا کے باپ کا نام پتا نہیں تھا۔۔۔۔

بیٹا دلہن کے باپ کا نام بتائے۔۔۔۔

نین تارا نے دکھ سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

ہونے والی بیوی صاحبہ آپکے باپ کا نام کیا ہے۔۔۔۔ کبیر نے پوچھا۔۔۔۔

ا۔۔۔۔ امتیاز قسیر۔۔۔۔۔۔ یہ لفظ اسنے کتنے تکلیف سے کر کہا تھا وہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔

نکاح پڑھایا گیا۔۔۔۔۔ اور اب نین تارا کبیر کی بیوی بن چکی تھی۔۔۔۔۔

قاضی صاحب چلے اور باقی سب گواہ بھی۔۔۔۔ نین تارا اندرا گای تھی اسکو گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔۔

کبیر اندرا یا اسکو ایک نظر دیکھا جو نیچے بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی۔۔۔۔

کبیر اگر اسکے برابر رکھے سونے پر بیٹھا۔۔۔۔

میرے جوتے اتارو۔۔۔۔ کبیر نے دونوں پیر ٹیبل پر رکھے اور نین تارا سے کہا۔۔۔۔۔ نین تارا نے اسکو

دیکھا۔۔۔۔

سنا نہیں دیا میں نے کہا میرے جوتے اتارو۔۔۔۔۔ کبیر دھاڑا تھا۔۔۔۔

نین تارا سہتی اٹھی اور کانپتے ہاتھوں سے اسکے جوتے اتارے۔۔۔۔

یہ موزے بھی اتارو۔۔۔۔۔ یہ کون اتارے گا تمہارا باپ۔۔۔۔۔

نین تارا اپنی تکلیف کو سہتی اسکے موزے اتارنے لگی۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہممم اب ہاتھ دھو کر۔۔۔ میرے لئے کافی بنا کر لاؤ۔۔۔ اور پانچ منٹ میں۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔
نین تار از خمی آنکھوں سے اسکو دیکھتی وہاں سے چلی گی ہاتھ دھوے پھر باہر آکر کچن ڈھنڈا پھر جا کر
ملا۔۔۔ پھر سامان ڈنڈھا تھا۔۔۔ اس میں بھی اچھا خاصا وقت لگا تھا۔۔۔ وہ کافی بنا کر لائی۔۔۔۔۔
کبیر نے بنا پیہ پہ پہنک دی۔۔۔۔۔

میں نے تمکو پانچ منٹ کا کہا تھا تم پورا دھا گھنٹا لگا کر آئی ہو۔۔۔ جاو واپس بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔ اور یہ صاف
کرو۔۔۔۔۔

نین تار اچھ کہنا چاہتی تھی مگر چپ ہو گی کیا پتا اسکی ازیت میں وہ ستمگر اور ستم ڈھانے لگتا۔۔۔۔۔
وہ پھر سے بنا کر لائی۔۔۔۔۔ کبیر نے سپ لی ایک اور واپس اسکو دی۔۔۔۔۔
کتنی بری ہے بنائی ہے چینی بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ جاؤ پھر سے بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔
نین تار کے پیر جواب دے چکے تھے وہ بخار سے ہاری لڑکی اس کے اگے مرنے لگی تھی۔۔۔۔۔
میں نے کہا جاؤ اور پھر سے بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔
نین تار اچھر گی۔۔۔۔۔ پھر سے بنا کر لائی۔۔۔۔۔

کبیر نے سیپ لی۔۔۔۔۔
تمکو کافی بنانی نہیں اتی کیا اتنی کافی کون ڈالتا ہے۔۔۔۔۔ اتنی کڑوی اور دودھ بھی اتنا کام۔۔۔۔۔ دو بار ابنا کر
لاؤ۔۔۔۔۔

نین تار اوہی بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔ بخار کی شدت اور
اس کے ستم، اور پھر زہنی دباؤ۔۔۔۔۔ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر نے اسکے بے ہوش وجود کو بے زاری سے دیکھا پھر اٹھا اور اس پر پانی کا بھرا جگ انڈیل دیا۔۔۔۔۔
نین تارا گھبراتے ہوئے گھرے گھرے سانس لینے لگی۔۔۔

اسکا بھگا وجود، اسکا غیر معمولی حسن کبیر کو بجکار ہاتھا اور پھر اسکے نظر ہونٹ کے اپر تل پر جار کی تھی۔۔۔
پھر کبیر کو نین تارا کا مارا گیا تھپڑ یاد آیا اپنی بے عزتی یاد ای وہ پھر سے ایک ستمگر بن گیا تھا۔۔۔۔

چلو اٹھو یہ بے ہوشی کا ڈرامہ بن کر وایک کافی کیا بنانے کو بول دی تمہاری تو طبیعت ہی خراب ہو
گی۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ زاہر ہے اگر ماں باپ کے گھر ہوتی۔۔۔۔۔ انہوں نے سکھایا ہوتا۔۔۔۔۔ تب تمہیں ان
سب کی عادت ہوتی۔۔۔۔۔ اب جب کے تم ایک "طوائف" ہو تو۔۔۔۔۔ مردو کو لبانے کے اور علاوہ اور کیا
اتا ہو گا۔۔۔۔۔ وہ اس کو ذہنی افیت سے دوچار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مم میں بیوی ہوں اپنی۔۔۔۔۔ اب اب کوئی طوائف نن نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور نا پہلے تھی۔۔۔۔۔ نین
تارا روتی ہوئی انسو کے درمیان بولی۔۔۔۔۔
کبیر اسکے پاس بیٹھا اسکے بالوں کو ہاتھ میں پکڑا۔۔۔۔۔

اگر یہ زبان پھر چلی میرے سامنے تو۔۔۔۔۔ اگے یہ زبان ہلنے تک کی قابل نہیں رہے گی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ بیوی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ بیوی خود کو بول تو رہی ہو۔۔۔۔۔ کیا بیوی کے کیا فرض
ہوتے ہیں جانتی بھی ہو۔۔۔۔۔ ایک بیوی کا کیا کام ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کیا فرض ہوتا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور شوہر کیا
حق رکھتا ہے بیوی پر۔۔۔۔۔ کبیر اسکے بجگے وجود کو اپنی سرمای آنکھوں سے معنی خیز نظروں سے دیکھ رہا
تھا۔۔۔۔۔

نین تارا کو اپنے ہی شوہر سے بے حد نفرت ہو رہی تھی۔۔۔ وہ پاک رشتے کو گالی دے رہا تھا، اسنے تو اس رشتے کا تقدس ہی ختم کر دیا تھا۔۔۔ نین تارا نے اسکو دھکا دیا اور بھاگ کر باہر ای اور دوسرے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔

کبیر اٹھا اور باہر آیا ایک نظر بند دروازے کو دیکھا۔۔۔

یہ تو شروعات ہے نین تارا۔۔۔ اگے اگے کن کن چیزوں سے تمہیں تکلیف دوں گا یاد کرو گی کس کبیر شاہ کاظمی کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔۔۔ کبیر تمہیں اب پل پل زندہ موت دیگا۔۔۔ وہ لال ہوتے آنکھوں سے دیکھتا باہر جا چکا تھا اور اپنی آدمیوں اور باہر سے تالا لگا چکا تھا نین تارا کے بھاگنے کا سبب راہ وہ بن کر چکا تھا۔۔۔

نین تارا روتے روتے سو گئی تھی۔۔۔ اور اب تورات بھی ہو گی تھی وہ صبح سے بھوک پیاسی تھی۔۔۔ اسکو بھوک کی وجہ سے چکرار ہے تھے۔۔۔ بخار اب کم تھا شاید بخار کو بھی رحم اگیا تھا۔۔۔ وہ ٹوٹے پھوٹے وجود کے ساتھ اٹھی۔۔۔ اسنے ڈوپٹا ٹھیک کیا وہ کل سے واہی کپڑے پہنی ہوئی تو وہاں سے پہن کر ای تھی۔۔۔ اسنے دروازہ آہستہ آہستہ کھولا۔۔۔ پھر باہر ای چاروں طرف دیکھا کئی وہ ستمگر تو نہیں۔۔۔ پھر اسکے جانے کا یقین کرتی وہ پہلے تو مین ڈور پر ای دیکھا تو لوک تھا۔۔۔ پھر یہاں وہاں دیکھا جانے کا کوئی راستا نہیں تھا۔۔۔ پھر فون کی تلاش میں اسنے پورے گھر کو دیکھا نیچے ای نیچے کمرے دیکھے مگر فون کا نام و نشان نہیں تھا۔۔۔ وہ تھک ہار کر پکن میں ای۔۔۔ اسکو بہت کمزوری ہو گی تھی۔۔۔ اسنے کچھ کھانے پینے کے لئے تلاش کیا فریج کھولا تھا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ پھر دودھ یاد آیا۔۔۔ اسنے دودھ نکالا اور گرم کر کے وہی پیلا یا۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا؟؟؟؟ تو نے اس سے نکاح کر لیا کبیر۔۔۔۔۔ تو ہوش میں تو ہے۔۔۔۔۔ اتیشام کو جھٹکا لگا تھا وہ اتنا تو جانتا تھا کہ کبیر نے محبت کے چکر میں تو نہیں کیا یہ۔۔۔۔۔ وہ کبیر کی انا سے واقف تھا اچھی طرح۔۔۔۔۔ ہاں کر لیا۔۔۔۔۔ تجھے اس لئے نہیں بتایا کہ تو اب مجھے لیکچر دے۔۔۔۔۔ تو دوست ہے میرا بھائی کی طرح ہے اس لئے بتایا۔۔۔۔۔ کبیر سگریٹ کا کش لیتا بولا۔۔۔۔۔

تو بھائی ہے اس لئے ہی تو تجھے سمجھاتا ہوں۔۔۔۔۔ یار وہ جو لڑکے ہیں اچھے نہیں ہیں کیا میری دوستی اتنی کم پڑ گئی کہ تو نے ایسے دوست بنایا۔۔۔۔۔ بنایا تو بنایا۔۔۔۔۔ تو نے اس بے چاری کی زندگی کیوں برباد کی۔۔۔۔۔ تو پاگل ہے۔۔۔۔۔ کبیر ہوش کر۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو اتنا بھی گناہ کے دلدل میں ناڈو با کے جب جان پر بن جائے تو کسی کو آواز بھی نادے پائے۔۔۔۔۔ اس معصوم اتنا ہی قصور ہے وہ وہاں جا کر پہنسن گئی۔۔۔۔۔ میں نے پتا کروا یا سب۔۔۔۔۔ اسکو وہاں دھوکے سے لایا گیا تھا اسکو۔۔۔۔۔ وہ کسی ساد نام کے لڑکے سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔۔ گھر والوں کی مرضی نہیں تھی وہ اسکو بھلا کر وہاں بیچ کر آیا۔۔۔۔۔ وہ تب 20 سالہ تھی دو سال ہوئے ہیں اسکو وہاں آئے۔۔۔۔۔ وہ بس رقص کرتی تھی اور گاتی تھی۔۔۔۔۔ اسک کے علاوہ اسے کسی مرد نے چھوا تھا۔۔۔۔۔ تم 28 کو ہو اور وہ 22 کی چھوٹی ہے کوئی زیادتی مت کرنا اسنے پہلے ہی سیلا کی مار کھائی ہے۔۔۔۔۔ دیکھ کبیر۔۔۔۔۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔ عزت والی ہے۔۔۔۔۔ پلیز خدا کا واسطہ۔۔۔۔۔ مجھے وہاں کے ایک آدمی سے پتا لگوایا ہے۔۔۔۔۔ بس کر بہت ہوا۔۔۔۔۔ اگر اسکے ساتھ رہ سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ اسکو آزاد کر دے۔۔۔۔۔

ہو گیا؟؟؟؟ یا اور کچھ کہنا باقی ہے تیرا۔۔۔۔۔ کبیر سگریٹ ایش ٹرے میں رکھتا بولا۔۔۔۔۔ اتیشام نے کبیر کو دیکھا۔۔۔۔۔ اسنے اتنا کہا اسکے کہی بات کا اس بندے پر ایک انچ بھی اثر نہیں پڑا۔۔۔۔۔ مجھے کام ہے۔۔۔۔۔ کارس کانپوڈیزائن بنانا ہے اور دادا جان کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔ کبیر کہتا اپنا کوٹ ٹھیک کرتا موبائل لیتا چلا گیا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اتیشام نے اسکو افسوس نگاہ سے دیکھا۔۔۔



دادا جان۔۔۔ خفانا ہو یا۔۔۔ اپکو تو پتا ہے میرا کام ہی ایسا ہے مجھے شہر جانے پڑتے ہیں۔۔۔ دیکھیں ا
تو گیا میں۔۔۔ بس چلیں یہ ناراضگی ختم کریں۔۔۔ کبیر نے انکا ہاتھ احترام سے چوما۔۔۔
دادا جان اجاے اب کھانا کھاتے ہیں۔۔

ہاں چلو مجھے بھی بھوک لگی ہے سب تمہاری پسند کا بنا دیا ہے۔۔۔

کبیر اور کاظمی صاحب کھانے کھا رہے تھے۔۔۔ جب کاظمی صاحب نے بات کا آغاز کیا۔۔۔
کبیر بیٹا میں یہ سوچ رہا تھا کہ تم شادی کر لو۔۔۔ تم دو دو دن گھر نہیں ہوتے میں اکیلا ہوتا ہوں۔۔۔
ایک بیٹی جیسی بہو اجاے گی تو۔۔۔ اچھا ہو جائے گا۔۔۔ اور تمہاری بھی شادی کی عمر ہوگی ہے۔۔۔
کبیر کھاتے ہوئے انکی بات سن رہا تھا۔۔۔ شادی کی بات پر اسکو نین تارا کو خیال آیا تھا۔۔۔ پھر ایک اور
بات اسکے دماغ میں پک رہی تھی۔۔۔

دادا جان۔۔۔ ابھی تو شادی کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔ ہاں مگر اپکا خیال کرنے کے لئے کسی لڑکی کا انتظام
کرونگا۔۔۔ جو اپکا خیال بھی کرے اور آپسے بہت ساری باتیں بھی۔۔۔ ہے میری نظر میں ایک ایسی بے
چاری لڑکی کل ہی اسکو آپ کے پاس لے اونگا۔۔۔

بیٹا مجھے ملازمہ نہیں چاہیے۔۔۔ مجھے تو تمہاری شادی کرنی ہے جو خیال گھر کی بیٹی کرتی ہے وہ کوئی اور
نہیں کرتی اور کب کرو گے جب بڑھے ہو جاو گے تب۔۔۔

دادا جان۔۔۔ آپکے پوتے پر بہت سی لڑکیاں مرتی ہیں۔۔۔ جس کو میں اپنے قابل سمجھا تو اس دن اسکو
اپسے میلو اونگا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

چلو ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔

بی بی نین تارا۔۔۔ اب تمہیں تمہاری اصال اوقات کا انداز ہو گا۔۔۔ ویٹ اینڈ وائچ۔۔۔۔ ڈیر
والنی۔۔۔ کبیر سوچتا کھانا کھانے لگا۔۔۔



کبیر گھر واپس آیا اسنے سب سے پہلے نین تارا کے کمرے میں دیکھا جہاں وہ سارے جہاں سے بے خبر سو
رہی تھی۔۔۔

کبیر چلتا اسکے پاس آیا جہاں کھڑکی سے آتے چاند کی روشنی اسکے معصوم سے چہرے پر پڑ رہی تھی اسکا چہرا
اور روشن ہو گیا تھا۔۔۔۔

کبیر اسے ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بے حد خوب صورت تھی۔۔۔ کبیر کی نظر بار بار اسکے
قاتلانہ تل پر جار کی ہوئی تھی۔۔۔ وہ بے خود سا ہو کر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اگر تم نے وہ تھپڑ اور میری اوقات پر بات نا کی ہوتی تو شاید تم سے محبت بھی کر لیتا مگر۔۔۔۔۔ تم نے
خود ایسا ناچا ہا تو میں کیا کروں۔۔۔۔ کبیر اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔۔

پر پتا ہے کیا۔۔۔ نین۔۔۔ تم صرف میری ہو۔۔۔۔ میں نفرت بھی کروں۔۔۔ تبھی تم میری ہی
کہلاو گی۔۔۔ وہ اسے کیا کہ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ کیوں بول رہا ہے وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ مگر
پھر وہ ستمگر بن گیا۔۔۔۔

کبیر اٹھا اور اس آواز دی۔۔۔۔

نین تارا۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔

اٹھو بی بی۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر کی آواز پر وہ اپنی آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی۔۔۔

کبیر کو اتنے قریب دیکھ کر جلدی سے اٹھی۔۔۔

بہت شکریہ اپکا محترمہ جو اٹھ گئی۔۔۔ ورنہ میرا کیا تھا میں تو تمہارے برابر سو جاتا اور کیا پتا۔۔۔۔۔ کبیر نے جان بوج جربات ادھری چھوڑ دی۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ اپنے کمرے میں جائے پلینز۔۔۔۔۔

تم شاید بھول رہی ہو جہاں تم کھڑی ہو یہ میرا کمرہ ہے۔۔۔

نین تار نے دیکھا ہاں سہی کہ رہا تھا وہ۔۔۔

اچھا کل صبح تیار رہنا کل جانا ہے۔۔۔ کبیر نے اسے جاتے دیکھا تو کہا۔۔۔

پر کہاں جانا ہے۔۔۔ نین تار نے سوال کیا۔۔۔

کبیر کو سخت چیر تھی کے کوی اسے پلیٹ کر جواب دے۔۔۔ یا اسکی بات پر سوال داگے۔۔۔ کبیر پیچھے مڑا اور اسکی طرف آیا۔۔۔

تم مجھ سے سوال کرنے کا حق نہیں رکھتی ہو سبھی جتنا کہا ہے نا اتنا کرو۔۔۔ باقی کل صبح بتاؤنگا۔۔۔

ابھی جاؤ شکل گوم کرو اپنی۔۔۔ کبیر کہتا ہاتھ لینے چلا گیا تھا۔۔۔

نین تار اکا بھوک سے ہال برا تھا۔۔۔ دودھ شام کا پیا ہوا تھا تبھی وہ سو گئی تھی۔۔۔ مگر اب پھر بھوک نے ستنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اسے رونا رہا تھا۔۔۔

اللہ پلینز اس آدمی کے دل میں رحم ڈا دے اب تو یہ میرا شوہر ہے۔۔۔ کہتے ہیں نکاح میں بہت طاقت

ہوتی ہے۔۔۔ کیوں کی وہ ایک پاک رشتے ہوتا ہے۔۔۔ نین تار روتی اپنے رب سے فریاد کرتی وضو

کرنے چلی گئی تھی۔۔۔ عشاء کا وقت تھا وہ وضو کر کے نماز ادا کرنے لگی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر بھی باتھ لیکر اگیا تھا پھر پانی لینے کچن میں گیا تو۔۔۔ دودھ کا خالی گلاس دیکھا۔۔۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسنے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے اسنے پھر کال کی اور اڈر کیا۔۔۔ اسکو بتانے کے لئے وہ اسکے کمرے میں آیا جب دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔

کبیر نے اپنی زندگی میں کسی عورت کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کبیر وہی دروازے پر کھڑا رہا اسنے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ وہ روشن اسکا چہرہ وضو میں اور حجاب میں اتنا پاک لگ رہا تھا کہ ایک لمحے کے لئے کبیر کو لگا کہ اگر وہ اسے چھو لے گا تو وہ میلی ہو جائے گی۔۔۔ پھر کبیر کو نین تارا کی بات یاد آئی۔۔۔

(میں رقص کرتی ہوں مگر ان تک کسی مرد چھونے نہی یاد خود کو اپنے میری ساری زندگی کی محنت کو اپنے اس ناپاک ہاتھ سے ختم کر دیا۔۔۔)

کبیر ہوش میں اتنا واپس پلٹ کر اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔ اسے اجیب لگ رہا تھا۔۔۔ کچھ تو تھا نین تارا میں جو کبیر کو ناچاہتے ہوئے بھی چلا جاتا تھا اس کے پاس۔۔۔ وہ اپنے خیالات کو جھٹک کر وہ لیپ ٹاپ لیکر بیٹھا تھا۔۔۔

اتنے ہی میں اسکا اڈر اگیا تھا۔۔۔ کبیر اڈر لیتا نین کے پاس آیا تھا۔۔۔

یہ لو تم نے کچھ کھایا نہیں ہے کھالو۔۔۔ وہ پیکٹ رکھتا واپس چلا گیا تھا۔۔۔

نین اٹھی اور کھانا نکالا۔۔۔ اور کھانے لگی اسے بھوک ہی اتنی لگی تھی کہ وہ صبر نہیں کر پائیں۔۔۔

کبیر کام کر رہا جب اسکو جینی کی کال آئی۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے کال ریسو کی۔۔۔

ہیلو بے بی۔۔۔ کیسی ہو میری جان۔۔۔ کبیر لیپ ٹاپ پر کام کرتا بات کر رہا تھا۔۔۔

نین تارا جو اسکا شکریہ ادا کرنے آئی تھی اسکے منہ سے ایسے لفظ سن کر وہ دروازے پر ہی روک گئی تھی۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ارے نہیں یار تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔ کہو تو ابھی جاؤں۔۔۔ کبیر نے کہا۔۔۔
نین نے اپنے انسو پچھے دھکیلے تھے جو بھی تھا وہ اب اسکا شوہر تھا وہ کیسے کسی غیر لڑکی کے پاس جانے
دیتی۔۔۔

اوکے۔۔۔ بے بی۔۔۔ میں ابھی ریڈی ہو کر آیا۔۔۔ تم تیار ہو۔۔۔ اور وائٹ تیار رکھو۔۔۔
وہ اندرای۔۔۔ آپ کہیں نہیں جائے گئے کبیر۔۔۔

کبیر کو اسکی یہ حرکت اچھی نالگی۔۔۔ اب کبیر نے جو کرنا تھا اسے بہت برا ہونا تھا۔۔۔



یہ کیا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا اور تم ہوتی کون ہو مجھے کہیں جانے سے روکنے والی۔۔۔ کبیر
دھاڑتے ہوئے اسکے پاس اکرا سکے منہ دبوچا ہوا بولا۔۔۔

ااپ میرے شوہر ہیں۔۔۔ کک کیسے اپکو کسی دوسری۔۔۔ دوسری لڑکی کے پاس۔۔۔ نین تکلیف سے
بولی۔۔۔ انسو آنکھوں سے جاری تھے۔۔۔

تم نے یہ بول کر اپنی ازیت کو دعوت دی ہے بہت شوک ہے نا۔۔۔ تمکو اب دیکھنا میں کرتا کیا
ہوں۔۔۔ تمہارے سامنے اس لڑکی کو لاؤنگا۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی کسی کے باپ سے نہیں ڈرتا۔۔۔
کبیر اسکا منہ چھوڑتا بولا۔۔۔

اللہ سے تو ڈرتے ہیں نا؟؟؟ کیا اسے بھی نہیں ڈرتے۔۔۔ ایک پاک رشتے میں ہوتے ہوئے اپ ایک
حرام کے لئے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔۔۔

کبیر اسکی بات کو انگور کرتا جینی کو کال کرنے لگا۔۔۔

ہیلو سوئٹ ہارٹ۔۔۔ تم کیوں نامیرے گھرا جاو یہاں زیادہ مزا آئے گا۔۔۔ اوکے باے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر فون بستر پر پہنکتا اسکی طرف آیا۔۔۔

اب تم دیکھنا۔۔۔ میں تمہیں کس کس طرح ازیت دیتا ہوں۔۔۔ تمہارا وہ تھپڑا بھی تک مرے کانو میں گنجتی ہے۔۔۔

یہ آپ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں۔۔۔ ڈرے اس وقت سے جب آپ ایک پاک رشتے کو کھو دیں گے۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی کھونے کے لئے

نہیں پانے کے لئے بنا ہے۔۔۔ اب نکلو میرے کمرے سے مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔۔۔
نین تارا آنکھوں میں آنسو لیتی چلی گئی۔۔۔

جینی اچکی تھی وہ اس وقت کبیر شاہ کاظمی کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کبیر وائے بنا رہا تھا۔۔۔ جینی بے باقی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جینی اگے ہوئی اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اسکے چہرے کے قریب ہوئی کبیر نے بھی اسکو اسکی کمر سے تھام رکھا تھا۔۔۔ جب وہ جینی کے اور قریب ہونے لگا تو۔۔۔ اسکو اجیب محسوس ہوا۔۔۔ اسکی آنکھوں کے سامنے نین کا چہرہ آیا۔۔۔ کبیر گرفت جینی کی کمر سے چھوٹی۔۔۔ جینی جو اسکے اگلے عمل کا انتظار کر رہی تھی کبیر کی چھوڑنے پر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا کبیر۔۔۔

کبیر نے اسکو دیکھا۔۔۔ اسکو سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔ گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔ اس ماحول میں اور جینی کی وجود سے بھی۔۔۔

جینی تو گھر جاؤ اپنے۔۔۔ کبیر کھڑا ہوتا بولا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟؟ کبیر تم ٹھیک ہو۔۔۔ جینی اسکا ہاتھ پکڑتی بولی۔۔۔

جینی مجھے مت چھو ہو۔۔۔ اور اور تم جاؤ بس۔۔۔ کبیر اپنا ہاتھ چھڑاتا ہوا بولا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ہاں جب دل چاہا بولا کیا جب دل چاہا ذلیل کر کے نکل دیا۔۔۔ جینی غصے سے چیختی ہوئی بولی۔۔۔

کبیر ویسی ہی اپنی ہالت سے پریشان تھا جینی کے ایسے بولنے پر اسکو غصہ آیا۔۔۔

تم دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔ خود کیا سمجھتی ہو۔۔۔ یہ جو تم اتنا چھل رہی ہو نا یہ میرے ہی وجہ سے ہے۔۔۔ تمہاری ہر رات کی قیمت دی ہے میں نے۔۔۔ میں چاہوں نا تمکو سڑک پر لا سکتا ہوں میں رات میں ہی۔۔۔ کسی گومان میں مت رہنا۔۔۔ آئندہ میرے سامنے مت انا۔۔۔ اور آئندہ اس لہجے میں بات مت کرنا ورنہ وہاں لے جا کے مارو نگاہاں کوئی بھی ساری زندگی لگا کر تمہیں تلاش نہیں کر پائے گا۔۔۔ کبیر اسکو گلے سے پکڑ کر بولا۔۔۔

دفا ہو۔۔۔ میرے گھر سے اپنا ناپاک وجود لیکر۔۔۔ کبیر دھارا تھا۔۔۔

جینی اسکا یہ روپ دیکھ کر وہ روتی چلی گئی۔۔۔ یہ پوری کاروائی نین تار انے اپنے کانوسے سنی تھی۔۔

مجھے پتا تھا کبیر۔۔۔ ایک پاک رشتے میں ہوئے آپ کسی حرام میں نہیں پڑ سکتے۔۔۔ میرے اللہ پاک رشتا کو بہت خاص رکھتا ہے۔۔۔ نین دل میں سوچتی اللہ کا شکر ادا کرتی سونے جا چکی تھی۔۔۔

کبیر جینی کے جانے کے بعد اپنے تیز ہوتی دھڑکن کو سنبھالتا ہوا نجانے کیا اسکو جینی کے چھونے سے اپنا اپ ناپاک محسوس ہوا۔۔۔

(زاہر ہے وہ نا محرم تھی۔۔۔ اور نا محرم کے وجود سے کبھی بھی سکون نہیں ملتا نا راحت۔۔۔ جب ایک پاک رشتا پہلے سے ہی آپکے پاس ہو۔۔۔ تو حرام میں دل نہیں لگتا۔۔۔)



صبح ہوئی وہ اٹھا اور فریش ہو کر باہر آیا جب کچن میں نین کو ناشتا بناتے دیکھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اج پہلی بار اسکو نین پر کچھ پیارا یا تھا۔ وہ بالوں کا جوڑا بنائی ہوئی تھی۔۔۔ اور سوٹ وہی تھا۔۔۔
ابہ تو میڈم کو ناشتا بنانا تھا ہے مطلب ناچنے کے ساتھ ساتھ گھرداری بھی اتی ہے اچھی بات
ہے۔۔۔۔۔ کبیر واہی کر سی پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

نین کے ہاتھ روکے تھے۔۔۔ وہ انسان کوئی بھی موقع اسکو ذہنی ازیت دینے سے باز نہیں آتا تھا۔۔۔
اسنے ناشتا لگایا۔۔۔ دونوں ناشتے کرنے لگے۔۔۔

اج دادا جان کے پاس چلنا ہے۔۔۔ وہاں تم انکی کیڑ ٹیکر بن کر رہو گی۔۔۔ انکی دیکھ بحال کرو گی۔۔۔ اور
انکو اپنے بارے میں کچھ مت بتانا میں بتا چکا ہوں انکو۔۔۔ بس جو پوچھیں جواب دیے دینا۔۔۔ اور
ہمارے بارے انکو کچھ نہیں پتا تو بہتر یہ ہی ہے تم بھی اپنی زبان بند رکھو۔۔۔ اور خبردار جو وہاں سے
بھاگنے کی کوشش کی کیوں کی میرے جال سے تم مر کے بجی نہیں نکل سکتی۔۔۔ اب جلدی آؤ میں باہر
ویٹ کر رہا ہوں تمہارے کپڑے بھی لینے ہیں۔۔۔ ان کپڑوں میں نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔ کبیر بنا اسکی سنے
چلا گیا۔۔۔

نین اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ بیوی نہیں مانتا تھا مگر حق سے اپنی ہار بات مان وانا تھا۔۔۔
نین نے اسکا ناشتا دیکھا جو یو ہی پڑا تھا۔۔۔ مطلب اسنے کھایا ہی نہیں تھا۔۔۔ نین نے بھی اپنا ناشتا
چھوڑ دیا اور باہر ای۔۔۔ جہاں وہ آنکھوں پر گوگل لاگائے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔
نین نے دیکھا تھا۔۔۔ بلو تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا اسکی سفید رنگت، کالے
بال۔۔۔ اور انکا بار بار اسکے ماتھے پر انا اور اسکا یوں بار بار پیچھے کرنا۔۔۔ نین نے اپنے شوہر کی آنکھوں
سے ہی نظر اتاری تھی بے شک بہت لڑکیاں اس ہی لئے مرتی تھی اس پر۔۔۔۔۔ مگر یہ شخص صرف اسکا
نصیب بن کر آیا تھا۔۔۔ مگر اسکا وہ ستمگر بن جانا۔۔۔ اسے نین جو نفرت ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ نگاہ
پھرتی گاڑی میں جا کر بیٹھی۔۔۔ کبیر بھی بات ختم کرتا کر بیٹھا اور گاڑی مال پر لادی۔۔۔
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ لوگ مال پہنچے۔۔۔۔۔ یہاں میرے ایک دوست کی کزن کا ڈریسنگ شوپ ہے یہاں تمکو تمہاری مرضی کے سوٹ مل جائے گے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ نین بھی اترتی اسکے ہم قدم چلنے لگی۔۔۔۔۔ جب ایک لڑکا نین کو دیکھ کر جان بوج کر اسے لگ کر جانے والا تھا۔۔۔۔۔ کبیر نے نین کا ہاتھ پکڑا اسکو اپنے دوسری سائیڈ پر کیا۔۔۔۔۔

آنکھیں کھول کر چلا کر دیکھی۔۔۔۔۔ تم وہ وہاں شوپ پر جاؤ میں آیا۔۔۔۔۔ کبیر اسکو شوپ پر بچ کر اس لڑکے کے پاس آیا جو نین کو دیکھ کر اسکے ٹکرائے کے چکر میں تھا۔۔۔۔۔

کبیر اسکے پاس گیا اسکو کندھے سے مڑا اور ایک موقا اسکے ناک کی طرف مارا اور دوسرا آنکھ پر۔۔۔۔۔ وہ بیوی ہے میری۔۔۔۔۔ خبردار جو اسکو دیکھا بھی یا اسے ٹکرائے کو شیش کی۔۔۔۔۔ اگر تم یہ حرکت کر لیتے۔۔۔۔۔ تم قسم سے کل کا سورج تم دیکھ نہیں پاتے۔۔۔۔۔ اب تم مجھ یہاں نظر نا آؤ دفا ہو۔۔۔۔۔ کبیر کم آواز میں اتنا برا انداز لئے بولا کہ وہ لڑکا بناوا کرے وہاں سے چلا گیا بلکہ بھاگ گیا تھا۔۔۔۔۔ اسکو پتا نہیں مگر اس لڑکے کا نین کو دیکھنا اس میں اگ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔ دور کھری نین نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اسکو پہلی بار اپنی محافظ کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اندر آیا دیکھا نین ہاتھوں میں کپڑے لئے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم رات یہ ہی پے گزارنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ کبیر بولا۔۔۔۔۔ کبیر مجھے سمجھ نہیں ارہی اپ ہلیپ کر دین۔۔۔۔۔ نین اتنے لاڈ اور پیار سے بولی کہ۔۔۔۔۔ کبیر منا نہیں کر پایا۔۔۔۔۔ اسکو بھی اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔ مگر چہرے پر بے زاری سجا کر بولا۔۔۔۔۔ اچھا لاؤ۔۔۔۔۔ کبیر نے کچھ سوٹ دیکھے۔۔۔۔۔ پھر

20 سے 30 سوٹ وہ ڈن کر چکا تھا۔۔۔۔۔ نین اسکو دکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

چلو اب بہت ہوئی شاپنگ میرے پاس فالتو پیسے نہیں ہیں۔۔۔۔

نین منہ بناتی باہر آگئی۔۔۔ کبیر پیمٹ کر رہا تھا۔۔۔

سنے سیس۔۔۔ میری وائف جو بھی ڈریس کو ہاتھ لگایا ہے۔۔ ان سب کو پیک کر وا کر اس اڈریس پر بج

دینا۔۔ شام تک۔۔۔ کبیر پیمٹ کرتا باہر آیا تھا اب یہ لوگ دادا جان کے پاس جانے والے تھے۔۔۔



وہ لوگ کبیر کے دادا کے گھر پہنچے تھے۔۔۔ دادا کے کمرے میں گئے۔۔۔

اسلام و علیکم دادا جان کبیر سلام کرتا انکے پاس بیٹھا۔۔۔

و علیکم سلام۔۔۔ دادا جان مسکراتے بیٹھے۔۔۔

دادا جان یہ نین ہے آپ کا یہ خیال رکھے گی۔۔ اور آپسے بہت ساری باتیں بھی کرے گی ویسے بھی

اسکی بہت زبان چلتی ہے۔۔۔ کبیر آخری بات دل میں بولا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ نین نے سلام کیا۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔ بیٹا کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاؤ۔۔۔

اور زیادہ پریشان مت ہو میں تمکو پریشان نہیں کرونگا۔۔ میں بس کوئی باتیں کرنے والا چاہتا

ہوں۔۔۔ تم بس میری بیٹی کی طرح بن کر باتیں کرنا۔۔۔

نین کی آنکھوں میں انسو اے تھے اتنے سالو میں اسکو پہلی بار کسی نے بیٹی کا درجہ دیا تھا۔۔۔

کبیر نے بغور اسکو دیکھا تھا۔۔۔

نین کے لبوں پر اسنے مسکراہٹ اتنے دن بعد پہلی بار دیکھی تھی اور اسکا گال پر پڑتا ڈمپل بھی نمایا ہوا تھا

کبیر کا دل اسکے ڈمپل میں بھی جا کر اٹک گیا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین نے کسی احساس کے تحت اسکو دیکھا دونوں کی نظریں ملی تھی۔۔۔ سرمای آنکھیں ڈراک آنکھوں سے جا کر ٹکرای تھی۔۔۔

کبیر نے نظریں پھری تھی۔۔۔ اور نین نے بھی۔۔۔۔

دادا جان مجھے کچھ کام کرنا ہے۔۔۔ ابھی آرام کر لیں اور اپنے کھانے کا بتائیں یہ بنا دیگی۔۔۔

نہی ابھی تو نہیں کھانا بس دوا لی ہے اب آرام کرونگا۔۔۔

نین بیٹا آپ بھی جاؤ آرام کر لو۔۔۔ لکین بس مجھے اس جگ میں پانی لادو۔۔۔

جی بابا لادیتی ہوں۔۔۔ نین جگ لیتی باہر گی کبیر بھی باہر اگیا۔۔۔

تمہارا کمراد ادا جان کے برابر والا ہے۔۔۔ اور سنو۔۔۔ دادا کو پانی دیکر میرے کمرے میں آؤ۔۔۔ کبیر حکم دیتا چلا گیا۔۔۔

یہ ادی میری جان نکال کر رہے گا یا مجھے پاگل کر دے گا۔۔۔ دادا نے اپنی بیٹی بنالیا۔۔۔ اور پوتا۔۔۔ وہ مجھے بیوی ہی نہیں مانتا۔۔۔ نین بنا پیچھے مڑے بولی وہ کچن دیکھ چکی تھی کیوں کی حال کے سامنے ہی اپن کچن تھا۔ اس لئے چلی گی اور خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔ بنا جانے کے کبیر اسکی باتیں سن چکا تھا۔

میری برای پھر کسی دن آرام سے میرے سامنے بیٹھ کر کرنا پہلے جو کام کہا گیا ہے وہ کرو اور یہ زبان دادا کے سامنے زیادہ مت چلانا۔۔۔ کبیر کہتا اسکے پیچھے ہی کھرا تھا اتنا قریب کے نین اگر مڑتی تو اسکے چوڑے کھولے سینے سے جا لگتی۔۔۔

کبیر کی اتنی نزدیک کی قربت نین کو بحال کر رہی تھی۔۔۔ جب کبیر نے ہاتھ اگے بڑھایا تو نین بے ہوش ہو کر اسکے باہوں میں جھول گی۔۔۔

کبیر نے اپنا ہاتھ دیکھا جو پانی کی بوتل پر جانے لگا تھا۔۔۔ اور پھر نین کو دیکھا جو بے ہوش ہو گی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر کو ہنسی آئی مطلب وہ کچھ اور سمجھ رہی تھی اور ڈر کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

سن پٹی۔۔۔۔ کہیں کی۔۔۔۔ کبیر کہتا اسکو باہر لایا۔۔۔ ایک ملازم بجا گئی ہوئی ای۔۔۔

کچھ نہیں ہوا آپ بس اسکو پانی ڈالیں آٹھ جائے گی۔۔۔ اور جب ہوش میں آجائے تو میری کافی کا بولرینا۔۔۔۔ کبیر کہتا پر چلا گیا۔۔۔۔

پانی ڈال کر اٹھایا گیا اسکو نین ہوش میں ای۔۔۔ پھر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو لڑکی۔۔۔۔ عورت نے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ (وہ کھڑوس مجھے ٹھیک رہنے کب دیتا ہے۔۔۔) نین نے دل میں کہا۔۔۔

اچھا جاؤ صاحب نے بولا کے انکے لئے کافی بنا دو۔۔۔ میں باقی کام دیکھ لوں۔۔۔۔ عورت کہتی چلی گئی۔۔۔۔

نین اٹھی اور کچن میں گئی وہ کافی ہی بنا رہی تھی جب اسکو لال بیگ نظر آیا۔۔۔ اور نین اسکو دیکھ کر وہی بے ہوش ہو گئی۔۔۔ وہ لال بیگ سے ڈرتی تھی۔۔۔



ملازمہ کچن میں ای تو نین کو پھر سے بے ہوش پایا۔۔۔

ارے اب اس لڑکی کو کیا ہو گیا کیوں بے ہوش ہو گئی پھر سے۔۔۔

ملازمہ بے زاری سے کہتی ہوئی اسکے پاس آئی۔۔۔

اوو لڑکی اٹھ۔۔۔۔ اری کیا ہو گیا تجھے۔۔۔۔

کیا ہوا اسکو۔۔۔ کبیر جو نین کے نانے پر اسکو دیکھنے آیا تھا یوں کچن میں بے ہوش پایا تو اسکے قریب آیا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اور یہ نین تارا ہے نام ہے اسکا اسکو لڑکی نام سے بلانا بند کرو۔۔۔ کبیر اسکو گھورتا ہوا بولا۔۔۔

پانی دو۔۔۔ کبیر نے پانی لیا اور پانی کے کچھ قطرے اس کے منہ پر مارے۔۔

بتانا پسند کرو گی تمہیں بار بار بے ہوش ہونے کی کوئی بیماری ہے۔۔۔ یا یہ سونے کا طریقہ ہے۔۔۔

نین اٹھی اور اپنا ڈوپٹا ٹھیک کرتی سلیپ پر دیکھنے لگی۔۔۔

کیا ڈھنڈ رہی ہو۔۔۔ اگر زبان ڈنڈ رہی ہو تو وہ تمہارے منہ میں سہی سلامت ہے۔۔۔ چلا کر دیکھو۔۔۔ سہی چل رہی ہے یا تمہارے بے ہوش ہونے سے کئی اسکی موت نا ہوگی ہو۔۔۔ کبیر اسکو یوں بلتا نا دیکھ بولا۔۔۔

مم وہ لال بیگ سے ڈر گئی تھی۔۔۔

ملازمہ تو واپس چلی گئی اُسکی یہ بات سن کر کبیر نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔۔۔۔

ایک بیوی میلی وہ بھی ڈرپوک۔۔۔۔

تم جب اس بڑے سے ڈائری سو سے ہر وقت لڑ سکتی ہو تو وہ کیا کیا چیز ہے جو اسے ڈر گی تم۔۔۔۔

آپ تو شوہر ہیں نا۔۔۔ وہ تھوڑی۔۔۔ نین بولتی اپنی زبان دانتوں تلے دباگی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر کو ہنسی تو ای مگر چہپا گیا تھا۔۔۔۔

مطلب شوہر سے لڑنا تم کر فرض ہے۔۔۔ کبیر ابر و اچکا تا مصنوعی غصہ میں بولا۔۔۔۔

جب شوہر بد تمیز ہو تو بیوی پر فرض ہو جاتا ہے لڑنا۔۔۔۔ نجانے کیوں آج دونوں کو ایسے لڑنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔ دونوں کے دل میں ایک نئی جزبات کی کشیش جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر دونوں اس بات سے انجان تھے۔۔۔۔۔ نین کو پیار پر یقین نہیں تھا اور کبیر کا کوئی تعلق نہیں تھا اس نام سے بھی۔۔۔۔۔ اس لیے دونوں اپنی اپنی ہالت سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔

اچھا اب زبان چلانا بند کرو۔۔۔۔ اور مجھے کافی بنا دو۔۔۔۔۔ میں باہر ہی لاؤنچ میں بیٹھا ہوں۔۔۔۔۔ کبیر کہتا چلا گیا۔۔۔۔

نین کے دیکھا اسکو مطلب اسکو۔۔۔۔ ابھی بھی بس اپنی کافی کی فکر تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ جانتی نہیں تھی کہ کبیر کو کچھ عادت ہو گئی تھی۔۔۔۔ اسکی کافی کی۔۔۔۔۔ نین ادھر ادھر دیکھنے لگی اور کافی بنانے لگی۔۔۔۔۔ کبیر باہر ہی بیٹھا جب انوشے آئی۔۔۔۔۔

ہیلو ہنڈ سم۔۔۔۔۔ آگے تم کتنے دنوں سے ویٹ کر رہی تھی میں۔۔۔۔۔ انوشے اتی کہتی بے باقی سے اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔ انوشے کبیر کی خالہ زاد بہن تھی۔۔۔۔۔

کبیر بنا کچھ کہے اسے دور ہوا۔۔۔۔۔ اسکا انوشے کا یو گلے لگنا اچھا نا لگا مگر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی گلے لگنا بہت بار انوشے گلے لگی تھی مگر اب اسکا یوں لگنا اچھا نا لگا کبیر کو۔۔۔۔۔

کیسے ہو کبیر جانی۔۔۔۔۔ انوشے ہٹی مگر ڈھٹ کی طرح ہی وہ اس کے پاس ہی چپک کر بیٹھی۔۔۔۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ تم بتاؤ کیسے انا ہوا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بس پتا چلا تم آگے ہو تو ملنے چلی ای۔۔۔۔۔ کبھی ہم پر بھی نظر کرا می کر لو۔۔۔۔۔ ہم بھی بیٹھے ہیں اپنی
راہ میں۔۔۔۔۔

کبیر کچھ کہنا سکا تھا۔۔۔۔۔ اتنے میں نین اسکی کافی لیکرای تھی۔۔۔۔۔ اسکو کسی لڑکی کے ساتھ دیکر وہ
واپس ازیت سے دوچار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکا نادیکھا تھا وہ بنا نظر ملنا اسنے کبیر کے سامنے کافی رکھی تھی۔۔۔۔۔

یہ کون ہے کبیر نیو میڈر کھی ہے کیا۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کو دیکھا جو جانے لگی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ یہ دادا کی کڑ ٹیکر ہے۔۔۔۔۔

نین تلخی سے مسکرای تھی۔۔۔۔۔

ہاں زاہر ہے مجھ جیسی طوائف کو کیوں اپنی بیوی بولے گے۔۔۔۔۔

نین نے دل میں سوچا اور وہاں سے جانے لگی جب انوشے کی آواز پر رکی تھی۔۔۔۔۔

سنو لڑکی میرے لیے بھی کافی لادو۔۔۔۔۔ اہمممم بلکہ رہنے دو کبیر اور میں ایک کپ میں ہی پیلے گے کیوں

کبیر۔ نین سے برداشت نہیں ہو اور وہ بنا جواب دئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

کبیر نے انوشے کو غصے سے دیکھا۔۔۔۔۔

میں نے کب تم سے کہا ہے یا کبھی یہ ہرکت کی ہے۔۔۔۔۔ کبھی ایک کپ میں کافی پی جو تم بول رہی ہو کے

ایک کپ میں پیتے ہیں۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو میں جھوٹا نا کھاتا ہوں نا کچھ پیتا ہوں۔۔۔۔۔ اور دوسری

بات۔۔۔۔۔ جب میں نے کہا کہ وہ میڈ نہیں ہے تو پھر تم نے اسکو کافی کا کیوں کہا۔۔۔۔۔ کبیر اٹھا تھا۔۔۔۔۔

تم آئی اچھا لگا۔۔۔۔۔ شکور ابی۔۔۔۔۔ کبیر نے ملازمہ کو آواز دی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

جی صاحب جی۔۔۔۔

انوشے میڈم کو کافی لا کر دو۔۔۔ اور کچھ کھانے کو بھی۔۔۔

تم کافی پی کر چلی جانا مجھے کام ہے میں جا رہا ہوں۔۔۔۔ کبیر اپنی کافی چھڑتا چلا گیا کیوں کی انوشے سیپ لے چکی تھی۔۔۔

انوشے کبیر کے بدلتے طور دیکھے تھے اور نین کی سائیڈ لینا اسکو پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔ انوشے کبیر سے پیار کرتی تھی۔۔۔۔ اس لئے وہ کبیر کے سامنے ہی رہتی تھی۔۔۔ تاکہ اسکی نظروں میں اسکے۔۔۔۔ کبیر اپر کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔ اسے نین کا اداس چہرہ انہیں بھایا تھا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔ میں تو اسے نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔ اسے شادی بھی میں نے اسکو تکلیف دینے کے لئے کی تو پھر مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔۔۔۔

کیوں کی تم اسے محبت کرنے لگے ہو۔۔۔۔ اندر سے کسی نے سچ سے پردا ہٹانا چاہا۔۔۔۔

نہیں مجھے اسے محبت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔ نہیں مجھے اسے محبت نہیں ہے۔۔۔۔ کبیر بیڈ پر بیٹھا تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھر رہا تھا۔۔۔۔ ساداسے سفید کرتا پچامے میں وہ پیار الگ رہا تھا۔۔۔۔ استین فلت تھی۔۔۔ اسکے مضبوط بازو جھلک رہے تھے۔۔۔۔

کیوں کی تم اسے ایک پاک رشتے میں بندھے ہوئے ہو۔۔۔ اور نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔۔۔ مان لو کبیر شاہ کاظمی تم اس کے اگے محبت کی مار مارے گئے ہو۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ وہ اپنے خیالات کو جھٹک کر افس جانے کے لئے تیار ہونے لگا گھر رہتا تو۔۔۔۔ نین کے بارے میں سوچتا رہتا۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بابا پکی چائے۔۔۔۔ نین کاظمی صاحب کی چائے لاتی بولی۔۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔۔ تم بھی اپنی لے اتی دونوں ساتھ بیٹھ کر چائے پیتے۔۔۔۔

نہی بابا میرا دل نہیں آپ پئے۔۔۔۔ رات کو کیا کھائے گے وہ بتادیں میں بنا ڈونگی۔۔۔۔

ارے کھانا ملازمہ بنا دیگی۔۔۔۔ اپ اپنے بابا سے باتیں کرے۔۔۔۔

آپ جتنا چاہیں مجھے اپنی بیٹی بولیں مگر میں تو ایک ملازمہ ہی رہونگی نا ((اور طوائف بھی)) یہ لفظ وہ دل میں بولی۔۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔ میں تو تمہیں نہیں سمجھا ایسا۔۔۔۔ اور میں باقی سب کو بھی نہیں سمجھنے دوں گا۔۔۔۔ تم میری بیٹی ہی ہو۔۔۔۔

کاظمی صاحب نے نین کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔ نین کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا جو وہ چھپا گی۔۔۔۔ مگر کوئی تھا جس کو آنسو نظر آ گیا تھا۔۔۔۔ کسی کو اسکے اداس ہونے سے کچھ اچھا نا لگا تھا۔۔۔۔ وہ بے خبر تھی کوئی اسکے محبت کی دہلیز پر قدم رکھ کر۔۔۔۔ عشق تک کا سفر کرنے والا ہے۔۔۔۔



رات ہوئی وہ دادا جان کو کھانا کھلا کر فری ہوئی۔۔۔۔ نا محسوس انداز میں وہ کبیر کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔ تو وہ لانچ میں آکر بیٹھ گی۔۔۔۔ اور آنکھیں بند کی۔۔۔۔ جب آنکھیں بند کی تو اسکو ماضی کا سب ایک فلم کی طرح نظر آنے لگا۔۔۔۔

اور پھر کئی آنسو ایک ساتھ بہنے لگے۔۔۔۔ وہ بناوا زور رہی تھی۔۔۔۔ اسکی کی گئی ایک غلطی نے اسکو اسکے اپنو سے دور لے گیا تھا اور یہ دن آگیا تھا کہ وہ اپنے ہی شوہر کے گھر وہ اسکی دادا کی کمر ٹیکر بن کر ای تھی۔۔۔۔ وہ شوہر جو اسکو اپنی بیوی نہیں کہتا تھا۔۔۔۔ وہ شوہر جو اسکو ابھی بھی ایک کوٹھے سے ای طوائف تھی۔۔۔۔ نین بند آنکھوں سے تلخی سے مسکرای تھی۔۔۔۔ مگر جب اسکو وہ مال والا دن یاد جب مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر نے اس لڑکے کو کیسا مارا تھا اور ڈرا کر بھاگادیا۔۔۔ وہ آنکھیں بند کئے دل سے مسکرای تھی۔۔۔
اس دن کبیر اسکو اپنا محافظ لگا تھا۔۔۔ کوئی بات نہیں کبیر ارج حافظ بنے ہو کل شوہر ہونے کا حق بھی جتاو
گے اور پھر مجھے اپنی بیوی بھی قبول کرو گے۔۔۔ میں دعا کرونگی تمہیں عشق ہو مجھ سے۔۔۔ اور پھر میں
تمہیں سزا دوں گی۔۔۔ اپنی ہر تکلیف کی آخر تمہاری بیوی ہوں میں۔۔۔

گاڑی کی باہر سے اواز ای۔۔۔ مطلب کبیر اگیا تھا۔۔۔

نین جلدی سے اٹھی تھی۔۔۔ وہ باہر ای تو کبیر داخل ہی ہوا تھا۔۔۔ جب نین پر نظر پڑی تو وہی روک گیا
اور اسکی طرف آیا۔۔۔

کیا ہوا ااا بھی تک جاگ رہی ہو تم؟؟؟؟

وہ اپکا ویٹ کر رہی تھی میں اس لئے۔۔۔

ہمممم مطلب بیوی میٹیریل بنا چار ہی ہو۔۔۔ کبیر اسکو ایک معنی خیز نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔

زاہر ہوں بیوی ہوں تو بیوی ہی بانو گی ناب ابد اپروین یا شیدا کی جوانی بنے سے رہی۔۔۔

نین بول تو گی مگر اس ہی لمحے اپنی تیز چلتی زبان کو ہزار گالیاں بھی دی جو کبیر کے سامنے چلتے تو روکتی ہی
نہیں۔۔۔

کبیر جو ہنسی تو ای مگر دبا گیا۔۔۔

تمہاری اس قینچی کی طرح چلتی زبان کو مجھے کاٹنا ہی پڑے گا۔۔۔ کبیر کہتا اپر جانے لگا تو نین بھی پیچھے
ہولی۔۔۔

گو نگ بیوی برداشت کر لے گے اپ۔۔۔؟؟؟

نین کی بات پر کبیر روکا۔۔۔ پیچھے مڑا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اگر بیوی تم جیسی ہو تو برداشت کر لو نگا۔۔۔ کبیر کہتا پر چلا گیا۔۔۔

ایک بیوی دی اللہ جی وہ بھی۔۔۔ جس کی زبان۔۔۔ زبان نہیں پوری پیٹرول کی دکان ہے۔۔۔ کبیر سوچتا ہوا کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ جب الماری کی طرف بڑھا تو اسکو نین کو تنگ کرنے کا ارادہ ہوا۔۔۔ وہ اپنے کپڑے لیکر فریش ہو کر آیا۔۔۔ پھر کمرے میں سے باہر کر نین کو ڈنڈا پھر دیکھا وہ اسکے لئے کھانا لکر رہی ہے۔۔۔ وہ جلدی سے اندر آیا۔۔۔ اور سونے پر بیٹھا۔۔۔

نین کمرے میں ای کبیر کے سامنے کھانا رکھا وہ جو باظر موبائل میں لگا تھا نین کو فل اگنور کیا۔۔۔ پتا نہیں کس ماں کی پیاری سے لگے ہوئے ہیں۔۔۔ نین سوچتی کھانا سیٹ کر کے جانی لگی۔۔۔ نین بات سنو۔۔۔ کبیر نے پہلی بار اسکے سامنے اسکا نام لیا وہ بھی نین۔۔۔ نین کو پیار سے لوگ ی ہی کہتے تھے۔۔۔ تبھی نین کو اچھا لگا کبیر کہنا یہ۔۔۔ جی۔۔۔ وہ بولی۔۔۔

وہ سامنے الماری میں ایک بوٹل ہوگی وہ دے دو۔۔۔ نین سر ہلاتی بوٹل لینے گی۔۔۔ کبیر کو ہنسی آرہی تھی۔۔۔ کتنی مزے سے وہ سر ہلاتی گی تھی۔۔۔ وہ لیکرای مگر نین کے چہرے کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔۔ اسکو یہ شراب پسند نہیں تھی اور اسکا شوہر خود اسے نگوا کر پینے والا تھا۔۔۔ کبیر نے بوٹل کھولی گلاس میں ڈالی۔۔۔

آپ شراب پی رہے ہیں؟؟؟؟

نہیں۔۔۔!!! جو شانہ ہے۔۔۔ دماغ کی تاروں کو ٹھیک کرنے کیلئے۔۔۔

نین نے منہ بنایا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تم بھی پیلو۔۔۔ تمہیں بھی بہت زیادہ ضرورت ہے ویسے بھی تم بے ہوش بہت ہوتی ہو۔۔۔ کبیر اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہوا بولا۔۔۔

سنے مت پیے نا۔۔۔ نین نے کوشش کی شاید وہ اللہ کا بندہ ناپے۔۔۔

کیوں تم پیو گی کیا۔۔۔ اوکے پیلو۔۔۔ میں دوسری پیلوں گا۔۔۔ کبیر سمجھ رہا تھا مگر پتا نہیں مگر اسکو نین کو تنگ کرنے میں مزہ ا رہا تھا۔۔۔

نن نہیں میرا مطلب نا آپ میں نا میں۔۔۔ کوئی بھی شراب نہیں پیے گا۔۔۔

اچھا پھر میرے نشے کا کیا۔۔۔ کبیر نے نین کو پکڑ کر اپنی گود میں بیٹھایا نین تو اسکی اس ہرکت پر گھبرا گئی۔۔۔ شرم سے لال ہوئی۔۔۔

وہ وہ آپ سچ چھوڑ دیں نا۔۔۔ نین کا برا حال تھا کبیر کی قربت پر۔۔۔ کبیر کا ہاتھ اسکی کمر پر تھا جو آہستہ آہستہ اسے اپنی انگلیوں سے سیلا رہا تھا نین کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔۔

کس کو تم کو یا نشے کو۔۔۔ کبیر اسکے چہرے کے قریب ہوا اسکو فوکس اسے ہونٹ کے تل پر تھا۔۔۔ شش شراب کو۔۔۔ نین کی سانسوں نے رفتار پکڑی تھی۔۔۔

پھر تم میرا نشان جاؤ۔۔۔ کبیر اسکے ہونٹوں کے قریب ہوا تھا۔۔۔

میں سچی بول رہا ہوں نین تم میرا نشان جاؤ۔۔۔ میں ہر نشا چھوڑ دوں گا۔۔۔ کبیر کے لبوں اور نین کے لبوں کا فیصلہ اب بہت کم تھا۔۔۔ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھی۔۔۔

کبیر اگے ہوا اور وہ فاصلہ بھی ختم کیا۔۔۔ کبیر کے لمس میں کوئی نفرت، کوئی غصہ نہیں تھا۔۔۔ بس محبت ہی محبت تھی۔۔۔

کبیر اسکے ہونٹوں سے ہوتا ہوا اسکے کان کی لوتک گیا اور سرگوشی کی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا تم میری قوانین۔۔۔ بنو گی۔۔۔ میری نین بنو گی۔۔۔ میرا جنونِ رقصم بنو گی۔۔۔ پھر کبیر کچھ پیچھے ہوا اسکا چہرہ دیکھا جولال ہوئی پڑی تھی مگر لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

کبیر کی بھی لبوں پر مسکراہٹ ای تھی۔۔۔

وہ اسکے کان کے پاس آیا۔۔۔

میری ہر زیاتی ہر تکلیف کی جو تم سزا دو گی اس کمینے کو قبول ہو گی۔۔۔ کبیر اپنی نین کے لئے سب کچھ کرے گا۔۔۔ کبیر نے اسکے گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔ کبیر کے دونوں ہاتھ نین کی کمر پر تھے۔۔۔
انج کبیر نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔ (مگر کہتے ہی نا۔۔۔ اعتراف کا لحا۔۔۔ عزاب کا لحا ہوتا ہے) اب دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اگے کہانی میں۔۔۔



کبیر اسکے ہونٹوں پر اپنا لمس بیکھر رہا تھا۔۔۔ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔
زندگی میں پہلی بار۔۔۔ کبیر کو کسی کے لمس سے اتنا سکون مل رہا تھا، ایک راحت تھی جو کبیر میں سرایت کر رہی تھی۔۔۔ کبیر کو ہوش تب ایجا جب نین کی سانسیں روکنے لگی تھی۔۔۔ کبیر پیچھے ہوا اسکا چہرہ دیکھا جہاں کبیر کی بے باقی کی وجہ سے گل لال ہو رہا تھا اور ہونٹ پر ایک خون کی ننھی سی بوند اسکے گلابی ہونٹوں پر پوری اب و تاب سے چمک رہی تھی۔۔۔ کبیر نے اسکو ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔
نین کی سانسیں پھولی ہوئی تھی۔۔۔

میں نے تو تمہیں اپنی سانسیں دی تھی پھر بھی تم ہاپ رہی ہو۔۔۔

آپ اکیسجن تھوڑی ہیں۔۔۔ نین بنا نظر ملاتی بولی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

زبان چلانا تم پر فرض ہے چاہے شرم کر تم گلاب کیوں نابین جاؤ۔۔۔۔۔ کبیر نے ابھی بھی نین کو اپنی گود میں بیٹھا رکھا تھا۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔ کبیر نے شدت سے پکارا تھا۔۔۔۔۔

نچ جی۔۔۔۔۔ نین کی تو اپنی ہالت خراب تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس یو ہی پکارا۔۔۔۔۔

ااا آپ کھانا تو کھالیں وہ ٹھنڈا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

اب بھوک نہیں مجھے۔۔۔۔۔ جو چاہیے تھا وہ تول گیا۔۔۔۔۔

پر میں نے تو آپ کے ویٹ میں نہیں کھایا۔۔۔۔۔

ارے تو پہلے بتانا تھا نا چلو ساتھ کھاتے ہیں۔۔۔۔۔ کبیر کہتا اسکو کھانا کھلانے لگا۔۔۔۔۔ اور خود بھی کھا رہا تھا۔

کیا خیال ہے نین۔۔۔۔۔ ایک ایک پیگ ہو جائے۔۔۔۔۔ کبیر شرارت سے بولا۔۔۔۔۔

کبیر رر رر رر۔۔۔۔۔ نین نے اس کے چوڑے سینے پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔

یار ایک تو یہ تمہاری زبان اور یہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ بہت چلتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ گولا باری صرف مجھ پر ہی

ہوتی ہے۔۔۔۔۔

نین نے منہ بنایا۔۔۔۔۔ اچھا اب میں چلتی ہوں مجھے نیند بھی آئی ہے۔۔۔۔۔ نین اٹھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔ یہ تمہارا ہی تو کمر ہے۔۔۔۔۔ کبیر بھی کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

کبیر آپ بھول رہے ہیں آپ مجھے اپنے دادا کی کمر ٹیکر بنا کر لائے ہیں اپنی بیوی نہیں۔۔۔۔۔ اگر مجھے کسی

نے یہاں دیکھ لیا تو۔۔۔۔۔ میرے کردار پر انگلی اٹھے گی جو میں اب ہر گیز قبول نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

نین کے لہجے میں کچھ تلخی آگئی تھی۔۔۔۔۔ وہ سب وہ بھول نہیں سکتی تھی اسانی سے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر شرمندہ ہوا۔۔۔ میں جانتا ہوں میں نے بہت ازیت دی تمہیں۔۔۔ مگر مجھ پر یقین کرو تو نین۔۔۔
میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ کبیر اسکا ہاتھ تھامتا بولا۔۔۔

کبیر مجھے اب مرد ذات پر بھروسہ نہیں رہا۔۔۔ مجھے پتا ہے اپکو میرا ماضی پتا ہے ورنہ اپکو میرا اصل نام
کبھی پتا نہیں ہوتا۔۔۔

نین۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں یا سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ تمہاری ہر تکلیف کا میں مرحم بنو گا میں مدد
کر دوں گا۔۔۔

دیکھتے ہیں کبیر۔۔۔ آپ اپنی باتوں پر کتنا کھرے اترتے ہیں۔۔۔

جب آپ اپنے کہے وعدوں پر پورا اترے گے تب میں اس کمرے میں پورے حق سے بیوی ہونے کی
حیثیت سے اونگی۔۔۔ ابھی میں نہیں روک سکتی۔۔۔ نین کہتی چلی گئی تھی۔۔۔

پیچھے کبیر اپنے کئے ظلم پر بہت پچھتا یا تھا۔۔۔ وہ غصے اور اپنی انا میں اکروہ ایک معصوم پر ظلم کر چکا تھا۔۔۔
میں وعدہ کرتا ہوں نین سب ٹھیک کر دوں گا اور اس کمینے کو ڈنڈ کر وہ موت دوں گا یاد کرے گا۔۔۔



کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ تم صرف میرے ہو۔۔۔ میں نے جو چمک اج تمہارے آنکھوں میں دیکھی وہ میں
بلکل برداشت نہیں کر سکتی اگر تم اس کل کی ای لڑکی کو لیکر مجھے پیچھے چھوڑ دو گے قسم سے میں وہ کرونگی
کے وہ لڑکی کسی کو منہ دکھانے کو قابل نہیں رہے گی۔۔۔ بس دعا کرنا جو میں سوچ رہی ہوں وہ نا ہو۔۔۔
اگر ہوا جو تباہی میں کرونگی۔۔۔ وہ کسی کے بھی حق میں بہتر نہیں ہوگی۔۔۔ جو میرا نہیں وہ کسی کا بھی
نہیں۔۔۔ انوشے وائے پیتے کبیر کو تصور میں لیکر بول رہی تھی۔۔۔



اسلام و علیکم بابا۔۔۔ نین انکا ناشتا لیکر ای تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

و علیکم السلام۔۔۔ بیٹا۔۔۔ ارے ملازمہ خود لے آتی۔۔۔

نہیں بابا آپ نے مجھے اپنی بیٹی کہانا تو بیٹی کے بھی کچھ فرائض ہوتے ہیں۔۔۔ نین کہتی انکو ناشتا سرو کرنے لگی۔۔۔

بلکل بیٹا۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ تم کبیر کو ملی کہاں پر۔۔۔ اسنے تو بس اتنا بتایا تم اسکے جانے والی کی کچھ لگتی ہو۔۔۔ تمہیں نوکری کی ضرورت تھی۔۔۔

نین کا چہرہ امانند پڑ گیا۔۔۔ وہ کیا بتاتی۔۔۔ کے اپکا پوتا کوٹھے پر آیا تھا۔۔۔ اور میں وہاں ایک طوائف تھی۔۔۔ وہ مجھے زبردستی اٹھا کر لے آیا۔۔۔ یہ بتاتی۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔ کچھ برا لگا کیا۔۔۔

نہی نہی۔۔۔ وہ میرے۔۔۔ والدین۔۔۔

اسکے والدین یہاں نہیں ہیں دادا جان۔۔۔ وہ گاؤں میں رہتے ہیں اور یہ۔۔۔ یہ میری بیوی ہے دادا جان۔۔۔ کبیر کے بولنے پر۔۔۔ جہاں نین نے کبیر کو بے یقینی سے دیکھا تھا وہی کاظمی صاحب کو ایک بڑا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔ بیوی۔۔۔ نین بیٹی تمہاری بیوی ہے۔۔۔

نین اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اسکا اب وہاں رکنا محال تھا۔۔۔ اسے تو کبیر کی کسی بھی بات کا یقین نہیں آیا تھا مگر اس بات سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ۔۔۔ کبیر جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔۔۔

جی دادا جان۔۔۔ بس ہمارا نکاح ایک ایمر جنسی میں ہوا تھا۔۔۔ اپکو بتانے کے لئے بس سہی وقت دیکھ رہا تھا۔۔۔

تو تم نے نین کو میری کمر ٹیکر کیوں کہا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ بابا میں نے ہی کبیر کو منا کیا تھا ابھی نابتائیں جب سہی وقت ہو تب بتائیں۔۔۔۔۔ نین نے اپنی طرف سے کہا۔۔۔ جب کبیر اسکی عزت رکھ سکتا تو وہ کیونہیں۔۔۔ اور اب تو وہ اسکو اپنی بیوی بول چکا تھا۔۔۔۔۔ ہمہم پر بتاؤ دیتے اچھا وجہ کیا تھی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

دادا جان وجہ کو جانے دیں آپ بھی تو چاہتے تھے نامیں شادی کروں۔۔۔ تق بس آپ یہ سب چھوڑیں اور اب اپنی بہو کے ساتھ وقت گزاریں۔۔۔۔۔ کبیر نے بات کو سنبھالا۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے مگر اب سارے ملازمین کو بھی بتاؤ اس بارے میں۔۔۔۔۔ تکی کوئی نین بیٹی کو کچھ بولے نا۔ جی دادا جان میں آپکے سامنے ہی بودیتا ہوں۔۔۔۔۔

کبیر نے ریسپور اٹھایا۔۔۔ سارے نوکروں کو دادا جان کے کمرے میں بولا یا۔۔۔۔۔ سب میری بات کان کھول کر سنو۔۔۔۔۔ نین میری بیوی ہے۔۔۔۔۔ سب اسکی اتنی ہی عزت کرے گے جتنی میری اور دادا جان کی۔۔۔ اگر مجھے پتا چلا کسی نے بھی نین کے ساتھ بد سلوکی کی ہے تو اسکا دن اس گھر میں اور اس دنیا میں آخری ہو گا میں یہ بات بار بار نہیں کہوں گا سب ایک ہی باری سہی سے سمجھ لو۔۔۔۔۔ کبیر کا انداز اتنا روبرو دار تھا کہ سب ہی نے بروقت سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔ سب کے لئے کسی شوکینگ نیوز سے کم نہیں تھا۔۔۔

اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کو دیکھا جو اسکو نرم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کبیر نے اسکو ہنسانے کے لئے آنکھ ماری اور ہونٹ کو گل کر کے فیلنگ کس دی۔۔۔۔۔ نین کی آنکھوں پہٹ گئی۔۔۔ وہ کبیر سے ایسی کسی بے باقی کی توقع نہیں رکھنی تھی۔۔۔ مگر وہ کبیر شاہ کاظمی تھا۔۔۔ ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر کو اپنی معصوم بیوی پر بہت پیارا یا تھا۔۔۔۔

چلو بیٹا اب تم کبیر کے ساتھ جاؤ۔۔۔ تمہارا شوہر ہے اسکو تمہاری ضرورت ہوگی جاؤ شاباش۔۔۔ میں
ناشتا کر لوں گا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ اپکا پوتا بہت ہی کوی بے شرم ہے۔۔۔۔ نین نے دل میں کہا۔۔۔۔

تو چلیں بیوی۔۔۔۔ کبیر نے کہا اور ہاتھ اگے کیا۔۔۔

نین نے جھجھکتے ہوئے تھا۔۔۔۔

دونوں کمرے میں اے۔۔۔۔ کبیر نے دروازہ لوک کیا۔۔۔۔ نین کو کمرے سے تھام کر ڈریسنگ ٹیبل پر
بیٹھایا۔۔۔۔ دونوں ہاتھ اسکے دایں بائیں رکھے تھے اور اسکے چہرے کے قریب ہوا۔۔۔۔ اتنا کہ نین
کا بولنا اور اسکو دیکھنا مو حال ہوا تھا۔۔۔۔

تو کیسا لگا میرا سر پارائس۔۔۔۔ میری نین کو۔۔۔۔ کبیر کہتا ایک اسکے کمرے گزارتا اور قریب کر گیا۔۔
آپ بہت بے ششش شرم ہیں۔۔۔۔

میری قربت میں اگر تمہاری یہ فراٹے بھرتی زبان۔۔۔۔ چھوک چھوک گاڑی کیوں بن جاتی ہے۔۔۔۔
کبیر۔۔۔۔ نین من منای تھی۔۔۔۔

جی کبیر کی جان۔۔۔۔ میری جنونِ رقصم۔۔۔۔ بولیں بندہ ہاظر ہے۔۔۔۔

اچھا زرا یہ ٹائی تو لگا دو۔۔۔۔ کبیر ٹائی اگے کرتا بولا۔۔۔۔

خود لاگالیں نا۔۔۔۔ مجھ سے پہلے بھی آپ لگاتے تھے نا۔۔۔۔

نہیں میں پہلے کا کچھ نہیں جانتا سب بھول گیا ہوں میں۔۔۔۔ مجھے اپنی نین یاد ہے۔۔۔۔ کبیر کہتا اسکے لبوں
کو شدت سے چوما تھا اور اسکے تل کو بھی۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر اور بہکتا۔۔۔ جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔

کبیر کا موڈ سخت خراب ہوا تھا۔۔۔ اسکو اپنے اور نین کے بیچ کسی کا انازہر سے بھی برا لگا تھا۔۔۔

کون منحوس ہے یہ کس کو موت پڑی ہے اب۔۔۔ کبیر کہتا دروازہ کھولنے لگا۔۔۔ نین کو ہنسی ای تھی۔

کبیر نے دروازہ کھولا تو سامنے انوشے کھڑی تھی جو دروازہ کھولتے ہی سیدھا کبیر کے گلے لگی تھی۔۔۔

مگر جب اسکی نظر نین پر پڑی تو وہ نین کو دیکھ کر کبیر سے پیچھے ہٹنے لگی تھی اتنے میں ہی کبیر نے بری

طرح اسکو خود سے دور کیا تھا۔۔۔

انوشے یہ کیا ہرکت ہے۔۔۔ میں نے کل بھی تمکو منا کیا تھا۔۔۔۔۔ کبیر غصے میں بولا۔۔۔۔۔

کبیر یہ لڑکی تمہارے کمرے میں کیا کر رہی ہے۔۔۔ انوشے بھی غصے اور نفرت سے نین کو دیکتی بولی۔۔۔

کیوں تم میری باجی لگی ہو جو تمکو بتاؤ۔۔۔ کبیر بھی نا۔۔۔ جو منہ میں آیا بول گیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر۔۔۔۔۔ بتاؤ یہ بیچ لڑکی۔۔۔۔۔ اہہ۔۔۔۔۔ انوشے اگے کچھ کہتی کے کبیر کا ہاتھ اٹھا اور انوشے کے گال پر

نشان چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ نین نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

انوشے تو کبیر کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر اگے تم نے میری نین کو اور کچھ کہا یا گالی دی۔۔۔ تو خدا کی قسم۔۔۔ تمکو زندہ دفن کر دوں گا۔۔۔۔۔

کبیر دھارا تھا۔۔۔۔۔

نفرت کی آگ اور مزید بھرک گئی تھی۔۔۔۔۔



تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ وہ بھی اس دو ٹوک کی لڑکی کے لئے۔۔۔۔۔ انوشے تو غصے اور نفرت اور اپنی

طوہین پر اسکو تیش آیا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نہیں انوشے کے کی اس رویے کی وجہ سے وہ ڈر کے کبیر کے پیچھے پناہ لی۔۔۔ نہیں ویسے ہی چھوٹے دل کی تھی۔۔۔

انوشے اگر تم یہاں سے نہیں گئی نا قسم سے میں تمکو شوٹ کر دوں گا۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔ کبیر اتنی
بری طرح دھاڑا تھا کہ پیچھے کھڑی نین بھی سہم گئی تھی اور کبیر کا بازو پکڑ لیا۔۔۔
انوشے ایک چبھتی نظر نین پر ڈالتی چلی گئی تھی۔۔۔

کبیر اپنا غصہ کنٹرول کرتا پیچھے مڑا۔۔۔

نہیں میری جان۔۔۔ کچھ نہیں ہوا یا ر۔۔۔ رو نہیں میں ہوں نا کبیر ہے تمہارے پاس کسی کی مجال نہیں
کے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرے۔۔۔ کبیر اسکو سینے لگتا بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔
نہیں اگر ایک اور انسوا سکی وجہ سے نکلا تو میں اسکو ابھی جا کر شوٹ کر دوں گا۔۔۔ کبیر اسکے کمرے
سہلاتے بولا۔۔۔

نہیں نے جلدی انسو صاف کئے۔۔۔

((ہاے اللہ ریڈرس میں ہوتی نا تو اتنا روتی کے کبیر واقعی ہے اس انوشے کی پچی چڑیل کو گولی مار

دیتا۔۔۔ یونو۔!۔۔ ایم زویہیا (👑😄🔥)

واہ کتنی فکر ہے اسکی۔۔۔ اور جو کب سے میں تمہارے انسو دیکھ کر پریشان ہو رہا ہوں اسکا کیا۔۔۔ کبیر
اسکی ماتھے پر اے بال ہٹانا ہوا بولا۔۔۔

یارو ایسے ایک بات ہے تم روتی ہوئی کافی کیوٹ لگتی ہو۔۔۔ کبیر اسکی لال ہوتی ناک کو دباتا بولا۔۔۔

کبیر ررررر نا کرے۔۔۔۔۔ نین منہ بناتی بولی۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہے میرا معصوم بچا۔۔۔ کبیر نے اسکا گال چما۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایک بات کہوں کیا اجازت ہے۔۔۔

تیرے عشق کی مجھ کو عادت ہے۔۔۔۔۔ عادت ہے۔۔۔۔۔ اوووو تیری عادت ہے۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکے ہونٹوں کا سفر شروع کیا۔۔۔۔۔ نین بے خود سی ہوتی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ گی۔۔

احساس تیرے اور میرے تو۔۔۔ ایک دو بجے سے جڑ رہے۔۔۔۔۔

ایک تیری طلب مجھے ایسی لگی۔۔۔ میرے ہوش بھی اڑنے لگے۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر لین بولی۔۔۔۔۔

نین شرم کر اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔۔۔

مجھے ملتا سکون تیری باہوں میں۔۔۔ جنت جیسی راحت ہے۔۔۔۔۔

کبیر نے اسکو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔۔

نین کو کبیر کی آواز بہت پیاری لگی تھی۔۔۔ بہت سریلی آواز تھی اسکی۔۔۔۔۔

بیگم۔۔۔۔۔ رات کو یہاں سے شروع کرے گے۔۔۔ ابھی مجھے جانا ہو گا۔۔۔ اگر کہو تو نہیں جاتا

میں۔۔۔۔۔ سارا وقت تمہاری قربت میں گزارا ہونگا۔۔۔ کبیر نے کہا

آپ جاے ورنہ میں شرم کے مارے بابا کے پاس بھی ناجاسکو نگی۔۔۔۔۔ نین اسکے سینے لگی بولی۔۔۔۔۔

یہ اچھا طریقہ ہے۔۔۔ بول بھی رہی ہو جانے کا اور۔۔۔۔۔ میرے سینے سے بھی لگی ہو۔۔۔۔۔ اب میں بندہ

کیسے اپنی بیوی کو چھوڑ کے جاؤں۔۔۔۔۔

کبیر بس باتیں کر والو آپ سے۔۔۔۔۔ نین اپنی بے خودی میں کی ہرکت پر جی جان سے شرمای تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

باتیں تو نہیں۔۔۔ عمل بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ کہو تو کر کے دکھاؤں۔۔۔ کبیر کا معنی خیز لہجہ نین کو سرخ کر گیا تھا۔۔۔

اچھا یاد نہیں کرتا۔۔۔ فحال۔۔۔ چلو اب چلتا ہوں۔۔۔ شام کو اونگ۔۔۔ اور کوئی کام مت کرنا بس دادا کے ساتھ رہنا تم بھی بور نہیں ہو گی۔۔۔ اور اگر میری یاد اے تو کال کر لینا۔۔۔ کبیر اسکا ماتھے کے ساتھ اسکے لبوں پر بھی چومتا کھڑا ہوا۔۔۔

کبیر نے اگے بازو کیا۔۔۔ نین مسکراتی تھام چکی تھی۔۔۔ دونوں نیچے اے۔۔۔ پھر پارکنگ لوڈ میں اے۔۔۔ نین تو اتنی گاڑیاں دیکھ کر حیراں ہو گی۔۔۔

کبیر اپ کیا کارس کا بزنس کرتے ہیں۔۔۔؟؟؟

نہیں یاد۔۔۔ میں غریب بندہ کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔ یہ تو میں نے چرس بیچ کر اور ڈرکس سمگلنگ کر کے لی ہیں ساری۔۔۔ کبیر ایک کار کی جانب جاتا بولا چہرے پر سنجیدگی تھی مگر آنکھوں میں شرارت۔۔۔

کیا؟؟؟؟ کبیر یہ آپ۔۔۔۔۔ نین کا تو منہ ہی کھول گیا۔۔۔

ہاں نا سچی۔۔۔ کبیر کمال کی اداکاری کرتا بولا۔۔۔۔۔

کبیر۔۔۔ آپ مز کا کر رہے ہونا۔۔۔۔۔ نین من منای۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ جی کبیر کی جان۔۔۔ مزاک کر رہا ہوں۔۔۔ میں کارس کا شو کین ہوں۔۔۔ اس لیے

میں نے کارس کا اپنا بزنس شروع کیا۔۔۔ میرے بہت سارے کارس کے شور و مز ہیں۔۔۔

ہاے ہاے کتنی پیاری کارس ہیں کبیر۔۔۔۔۔ نین خوش ہوتی بولی۔۔۔ اسے بھی کارس پسند تھی۔۔۔

اپکے شوہر نے ڈیزائن کی ہیں۔۔۔

میں خود بناتا ہوں انکی باڈی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ نین نے کبیر کی گالوں کو چھوتی بولی۔۔۔

نین جان میں جاؤں۔۔۔ ورنہ میں یہ تمہارے ڈمپل دیکھتا ڈھر ہو جاؤنگا۔۔۔۔۔ کبیر نین کے ڈمپل کو چومتا بولا۔۔۔۔۔

ہاہا ہا چھا جائے۔۔۔ میں انتظار کرونگی۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ کبیر کی جان۔۔۔۔۔ کبیر کہتا گاڑی بھگتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔



تو میسٹر کبیر۔۔۔۔۔ ہم آپکے ڈیزائن بہت یونیک ہیں۔۔۔۔۔ سب سے الگ۔۔۔۔۔ مسٹر شیرازی نے کہا۔۔۔ آنکھوں میں ایک جلن، حواس، اور کمینگی تھی۔۔۔۔۔

یہ میں جانتا ہوں مسٹر شیرازی۔۔۔ آپ ڈیل کی بات کریں۔۔۔ کبیر کا لہجہ وہی سرد اور سنجیدہ تھا۔۔۔۔۔ اتیشام بھی وہی تھا۔۔۔۔۔

دیکھیں۔۔۔۔۔ کبیر۔۔۔۔۔ پلیز کال می میسٹر کبیر شاہ کاظمی۔۔۔۔۔ کبیر نے شیرازی کی بات کاٹی۔۔۔ اتیشام نے دو انگلیاں اپنے منہ پر رکھی اسکو ہنسی ارہی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کبیر اگے کیا کرنے والا ہے۔۔۔

جی جی مسٹر کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ شیرازی نے مسکراتے ہوئے کہا مگر اسکو غصہ ارہا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا۔۔۔ کبیر تڑا آدمی ہے۔۔۔ اسے پزنگا لیکر وہ اپنا نقصان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

میسٹر کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ ہم ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔ آپ ہمیں سارے ڈیزائن اگر بیچ دیں تو۔۔۔ جو بھی پروفیٹ ہو گا وہ ادھا اٹکا۔۔۔۔۔ ایسے آپکے ڈیزائن بھی سیل ہونگے۔۔۔۔۔

کبیر کی رگیں تن گئی تھی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

شیرازی صاحب۔۔۔ میں اپکو بے وقوف لگتا ہوں یا آپ مجھے ابھی سہی سے جانتے نہیں ہیں۔۔۔ میں اپنے ڈیزائن اس لئے شو کرتا ہوں تاکہ ڈیلراڈر دے یا میٹر ایل۔۔۔ مگر میں اپنے ڈیزائن سیل نہیں کرتا۔۔۔ یہ ہی تو میری محنت ہوتی ہے جو میں کرتا ہوں۔۔۔ کبیر دونوں ہاتھوں کو ٹیبل پر ملا کر رکھتا بولا وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں اور سرمای آنکھیں لیکر اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ شیرازی کی اسسٹنٹ کبیر کو بہت معنی خیز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کبیر یہ بات جانتا تھا۔۔۔ مگر اسنے ایک نظر بھی اسکو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ارے مسٹر کبیر شاہ کاظمی آپ تو برامان گئے۔۔۔

ظاہر ہے اگر میں اپکی۔۔۔ اسسٹنٹ کے بارے یہ ہی کہوں تو۔۔۔ یہ غالبن اپکی جی اف بھی ہیں۔۔۔۔۔ ویسے بھی انکی نظریں مجھ پر سے ہٹ نہیں رہی ہیں۔۔۔ کبیر کی بات پر شیرازی نے غصے سے اپنی جی اف کو دیکھا۔۔۔ وہ لڑکی گھبرا کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

اگر آپ میرے پرسنل پرائٹیک کرے گے تو میں بھی کرونگا۔۔۔ میں یہ بات آپکے آنے پہلے سے جانتا تھا آپ کیوں انا چاہتے ہیں۔۔۔ بس اس لئے انا دیا کہ آپکو بتا سکوں کہ۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی کس بلا کا نام ہے۔۔۔ مجھے یہ ڈیل منظور نہیں۔۔۔ آپ چائے پیکر جائے گا باے۔۔۔

اینڈ۔۔۔ مسٹر شیرازی ہیوانائس ڈے۔۔۔۔۔ کبیر اٹھاتا کوٹ کا بٹن لگاتا ہوا اتیشام کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔۔

پچھے شیرازی اپنی تزیل پر جی جان سے بلبلا یا تھا وہ تو کبیر سے اس وقت سے نفرت کرتا جب سے کبیر نے بزنس کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔۔۔ اسکے بنائے گئے خود کے ڈیزائن کی بدولت وہ کافی بلندی پر جا چکا تھا۔۔۔ اب دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے اس کہانی میں دو لوگ ہیں جو کبیر اور اسکے نین سے نفرت کرتے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہیں۔۔۔۔ اب دیکھتے ہیں کس کی نفرت کس کو برباد کرتی ہے کس کو پچھتاوے کے زمرے لا کر کھرا کرتی ہے۔۔۔۔



کبیر اپنے افس میں بیٹھا تھا کام کرتے کرتے اسکو نین کا خیال آیا تو اسنے گھر کے نمبر پر کال کی۔۔۔

ہیلو۔۔ ملازمہ نے اٹھایا۔۔

بی بی جی کہاں ہیں؟؟؟

وہ تو بڑے صاحب کے پاس ہیں انسے باتیں کر رہی ہیں۔۔۔۔

اچھا اسنے کچھ کھایا۔۔۔ کبیر لیپ ٹاپ پر میل چیک کرتا بولا۔۔۔

نہیں ابھی تک تو نہیں کھایا۔۔۔۔

کیا؟؟؟ تم ایک کام کرو اسکو بولا کر لاؤ۔۔۔۔

مالزما نین کو بولا کر لائی۔۔۔

ہیلو۔۔ اسلام و علیکم۔۔ کبیر۔۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔ نین تم نے کچھ کھایا کیوں نہیں وقت دیکھا ہے 1 بج رہا ہے۔۔۔۔۔ کبیر نے

روب سے کہا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ کبیر میں بابا کے پاس تھی نا اس لئے بس یاد نہیں رہا۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔ تو انکے ساتھ ہی کھا لیتی۔۔۔ وہی لے جاتی کھانا۔۔۔۔

اوو ہو۔۔۔ کبیر مجھے عادت ہے مسلا نہیں ہے۔۔۔ میں کھا لوں گی۔۔۔

نہیں کوئی عادت نہیں ہے۔ ابھی جاؤ اور کھاؤ شاہباش میں پھر کال کرونگا۔ کبیر کہتا فون بند کر چکا تھا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین نے مسکرا کر فون کو دیکھا تھا۔۔۔ پھر مالا زما کو کھانے کا بولا تھا۔۔۔۔



شام ہوئی۔۔۔ نین تیار ہو چکی تھی کبیر بھی اگیا تھا۔۔۔ وہ لوگ اب بیٹے دادا جان کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔

کبیر بیٹا نین کو کئی گھومنے لے جاؤ۔۔۔ جب سے ای ہے میری ہی خدمت کر رہی ہے۔۔۔ کاظمی صاحب بولے۔۔۔

اپکی بہو مجھے خود گھوما کر رکھتی ہے۔۔۔ میں اسکو کیا گھوماؤ۔۔۔۔ کبیر چاول کا چمچا منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔۔۔ نین ٹیبل کے نیچے سے کبیر کو پیر مارتی اسکو گھوری سے نوازی۔۔۔۔ کبیر نے انکھ ماری۔۔۔ اور مسکراتا کھانا لگا۔۔۔۔

کاظمی صاحب سب جانتے ہوئے بھی انجان بنے اپنے کھانے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ نین دل میں توبہ کرتی کھانے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر وہ دونوں کمرے میں اے۔۔۔

کبیر آپ نے کیا بولا۔۔۔ نین شیشے کے سامنے اتی بولی کبیر لوک لگتا ہنستا اسکے پیچھے اکرا اسکو بازو میں بھرتا اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا بولا میں کبیر کی جان۔۔۔ کبیر اسکے کندھے پر لب رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

اااپ نے کہا لک کے۔۔۔۔۔ نین کی حالت کبیر کی قربت میں یہ ہی ہوتی تھی۔۔۔۔۔

کلک کیا مم میں نے۔۔۔۔۔ کبیر اسکی ہالت سے محفوظ ہوتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

اااپ نے کہا کے میں اپکو گھماتی ہوں۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہاں نا۔۔۔ اپنے پیچھے گھوما کر ہی تو رکھا ہوا ہے۔۔۔ کبیر کہتا اسکو اٹھا کر بیڈ پر لایا۔۔۔

کبیر نے نین کو لٹایا تھا خود اسکے اپر ایک سایا بن کر رہا۔۔۔ کبیر اسکو اپنی سرمای آنکھوں سے اسکو بے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کبیر نے سیدھا ہاتھ اسکے کمر سے گزار کر بالکل خود سے لگایا اور ایک ہاتھ سے اسکے بال سنوارے تھے۔۔۔۔

کیا مجھے اجازت ہے۔۔۔ تمہاری روح میں اترنے کی۔۔۔ تمہیں اپنا پوری طرح بنانے کی،،، تمہارے جسم کے پور پور کو اپنی محبت سے بھگانے کی۔۔۔ نین شرماتی اس ہی کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔ مطلب یہ اجازت کا اشارہ ہے۔۔۔ کبیر نے کہا۔۔۔

پھر کبیر نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا پھر اس چہرے کو چومتے ہوئے اسکے ہونٹوں کا سفر شروع کیا پھر اسکا تل پر لب رکھے تھے۔۔۔ پھر گردن پر لب رکھے تھے۔۔۔ نین آنکھیں بند کرتی کبیر کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کبیر نے گلے کے بٹن کو کھولا اسکے بیوٹی بون پر لب رکھے تھے۔۔۔ کبیر نے کندھے سے شرٹ سرکائی تھی۔۔۔ وہاں اسکو جلنے کا نشان نظر آیا کبیر نے پوری شدت سے وہاں لب رکھے تھے۔۔۔ جیسے مرہم رکھا ہو۔۔۔ اور یو ہی کافی دیر اس ہی جگا کو اپنے لبوں سے مرہم بخشا رہا۔۔۔

پھر کبیر نے نین کے دل کے دل کے مقام پر لب رکھے تھے۔۔۔ کبیر نے نین کو دیکھا جو مکمل اسکے زیر اثر تھی۔۔۔ اور کبیر کے رحم و کرم پر بھی۔۔۔

نین۔۔۔ کبیر نے اسکو پکارا۔۔۔

نین نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا۔۔۔

یہ آپکے کندھے پر نشان کیوں ہے۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کس نے جلایا تھا۔۔۔ کبیر نے بہت پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ سیلا ماسی نے۔۔۔ میں جب رقص کرنے سے منا کرتی تھی تو وہ مجھے مارتی تھی،، نین کہتی اداس ہوئی تھی اور آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

کبیر نے پھر اس ہی جگاہ رکھے تھے اتنے دیر کے نین کو اپنا کندھا بجگا بجگا لگا تھا۔۔۔

کبیر نے اسکو دیکھا۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں نین اپنی ہر ایک ایک ازیت کا میں بدل لوں گا اس موٹی سے۔۔۔

نین کبیر کی آخری بات پر قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔ اسکو کبیر کی باتیں اچھی لگتی تھی۔۔۔

کبیر نے بہت گھری نظروں سے دیکھا تھا اسکے ڈمپل پورے اب و تاب سے چمک رہے تھے اسکے گال پر۔۔۔ دونوں ایسے ہی باتیں کرتے سو گے۔۔۔ کبیر نین کو کسی متاعِ جان کی طرح خود میں سمیٹا سو گیا تھا۔۔۔



اگلے دن صبح ہوئی کبیر ناشتا افس جاچکا تھا نین سو رہی تھی۔۔۔ کیوں کی پوری رات کبیر نے اسکو سونے نہیں دیا نین سوتی جاگتی ہالت میں کبیر کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

نین اٹھی آنکھیں ملتی جب اسکے نظر سامنے شیشے پر اپنے عکس پر پڑی اس نے شرم سے اپنا چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا۔۔۔ کیوں کی وہ کبیر کی قمیض میں ملبوس تھی۔۔۔ پھر اسکی فون کی بیل ہوئی۔۔۔ کبیر نے اسکو نیا فون لا کر دیا تھا۔۔۔

دیکھا تو ماے بد تمیز میاں لیکھا ہوا تھا نین نے اس ہی نام سے سیو کیا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ گڈ مارنگ میری جان۔۔۔۔۔ کبیر کی آواز فل شرارت بھری ہوئی تھی۔۔۔

اپکو کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ کیا جب دیکھو افس میں بیٹھے مجھ پر لائن مارتے ہیں۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

لائن نہیں مارتا۔۔۔ میری جانم میں پورا کام کرتا ہوں یقین نہیں تو ابھی خود کو شیشے میں دیکھا اور میں جانتا ہوں تم دیکھ بھی چکی ہو گی۔۔۔۔

اچھا نا کبیر۔۔۔۔ نین من منای۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔ سنو میری جان اب ایک کپل پارٹی ہے افیشل اور اچھا ہے تم کو لیکر جاؤنگا تو باقی لڑکیاں خود پیچھے ہٹ جائے گی۔۔۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اب ایک پری کا اسیر بن چکا ہوں میرے خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔۔۔

ہا ہا کبیر آپ بھی نا۔۔۔

ہاں صرف اپکا ہوں۔۔۔ چلو میں ایک میٹنگ دیکھ لوں تم بھی ناشتا کر لو اور ڈریس میں جھج دوں گا۔۔۔

اوکے جی۔۔۔ چلیں میں باہر دیکھ لوں۔۔۔ نین کہتی اللہ حافظ بول چکی تھی۔۔۔۔

انکو یہ نہیں پتا تھا وہاں جانا ہی تو انکی زندگی کو بدل کر رکھ دے گا۔۔۔ کبیر کا امتحان وہی سے شروع ہو گا۔۔۔



نین نماز مغرب ادا کر رہی تھی۔۔۔

جب کبیر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کبیر کی نظر جب نماز پڑھتی نین پر پڑی تو وہ وہ اس کے پاس بیٹھ گئے تھے۔۔۔ مطلب بیڈ پر ہی جہاں سے وہ نین کا چہرہ اسانی سے دیکھ سکتا ہے۔۔۔

نین کے روشن چہرہ ہمیشہ سے ہی کبیر کو اپنی طرف بولا تا تھا۔۔۔ نین نے دعا کی پھر چہرے پر ہاتھ پھرا۔۔۔ نین کی نظر پڑی تو وہ مسکراتی اس کے پاس آئی اور اس کے چہرے پر پھونک ماری۔۔۔ کبیر کو دل تک سکون ملا وہ جو تھکا ہوا تھا ساری تھکن اتر گئی تھی جیسے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میں نے اپنے کپڑے نکال دیے ہیں۔۔۔ آپ فریش ہو جائے جب تک میں بھی ریڈی ہو جاؤنگی۔۔۔
نین حجاب کھولتی تیار ہونے لگی تھی۔۔۔

کبیر بھی بنا کچھ بولے اٹھا تھا اور کپڑے لیتا و اش روم گیا۔۔۔ خود کوشیشے کے سامنے لا کر نجانے وہ کیا
کھوج رہا تھا۔۔۔

کیا میں بھی مسلمان ہوں؟؟؟

اگر مسلمان ہوں تو مجھے نماز کیوں نہیں اتی۔۔۔؟؟؟ کیوں میں بچپن کی یاد کی ہوئی دعائے، ایت سب
بھول گیا ہوں۔۔۔؟؟؟

کبیر دل ہی دل میں سوال کر رہا تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ اسکو یہ نہیں پتا تھا کہ ایک دن ایسا آگے جب وہ
خود نماز پڑھنے لگے گا اور رو کر کسی کو واپس مانگے گا۔۔۔ جب وہ اللہ کے بے حد قریب ہو جائے
گا۔۔۔

کبیر فریش ہو کر آیا۔۔۔

کبیر۔۔۔ اپ وضو کر کے نماز ادا کر لیں ابھی وقت ہے۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔

کبیر کے چہرے پر ایک سایا لہرا گیا۔۔۔ اسکو خود سے، نین سے اور اس پاک سے اس کے سامنے جاتے
وقت شرم آرہی تھی۔۔۔

میں پڑھ لو نگا تم تیار ہو۔۔۔ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ کبیر نظریں چراتا ہوا اپنی وایچ پہنے لگا۔۔۔
نین چپ ہو گئی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

(میں جانتی ہوں کبیر اپ نے شاید نماز کبھی ادا نہیں کی۔۔۔ مگر میں صرف سمجھا ہی سکتی ہوں یا اللہ کی وہ خوب صورت باتیں کر سکتی ہوں مگر زور زبردستی اپکو عبادت پر مجبور نہیں کر سکتی مگر اپکی ہم سفر ہونے ناتے میں اللہ کے قریب ضرور لاؤنگی۔۔۔) نین شیشے میں اسکو دیکھتی تیار ہو رہی تھی۔۔۔

کبیر نے نین کو دیکھا جو بلیک لونگ فراک میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ ویسے ہی وہ بہت خوبصورت تھی اور مزید پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ نین نے جب اپنے بال کھولنے کے بجائے انکا جوڑا بنا یا اور حجاب کیا۔۔۔ کبیر اسکے پاس آیا۔۔۔

ماشاء اللہ بہت زیادہ سے زیادہ پیاری لگ رہی ہو جانم۔۔۔ کبیر اسکو پیچھے گلے لگاتا ہوا بولا۔۔۔
اپکو پتا ہے کبیر میں یہ حجاب کرنے کو دو سال سے محروم تھی اور ارج مجھے حجاب کرنے بہت خوشی ہو رہی ہے کبیر۔۔۔۔

میں دیکھ سکتا ہوں جان اور تم میری بیوی ہو۔۔۔ تمکو کوئی دیکھ تو لے اسکی آنکھیں نازکال دو میں۔۔۔۔
چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ہاں ایک منٹ یہاں او۔۔۔ کبیر اسکے کرسی پر بیٹھتا خود اسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اور ایک خوبصورت سی پائل نکال کر نین کے سفید روی جیسے پروں کی زینت بنائی تھی۔۔۔ وہ پائل سونے کی تھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

کیسی لگی۔۔۔؟؟؟؟ کبیر نے پوچھا۔!

بہت پیاری کبیر بہت خوبصورت۔۔۔ نین خوشی سے بولی۔۔۔

اب چلیں۔۔۔ کبیر نے ہاتھ اگے کیا۔۔۔ دونوں گھر سے نکلتے گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

یہ ایک بڑا ساحل تھا جہاں بہت سارے کپل تھے۔۔۔ کوئی اپنی بیوی کے ساتھ، تو کوئی اپنی محبوبہ کے ساتھ، یہاں سب ایک ساتھ تھے۔۔۔ لڑکیاں بنا حجاب ہی تھیں انکے کپڑے مغربی تھے۔۔۔ یہاں بہت بڑے بڑے بزنس کی دینا کے لوگ تھے۔۔۔ سب اپنی موج میں تھے ہلکے آواز میں گانے چل رہے تھے۔۔۔ سب کی نظریں جب کبیر اور کبیر کے ساتھ آتی اس خوب صورت حیا دار لڑکی پر تو بہت سے لوگوں کے منہ کھول گئے تھے وہ کبیر کو جانتے تھے اس جیسا عیاش آدمی کیسے ایک حجاب والی لڑکی کو اپنے اس پاس بھی بھٹک نے نہیں دیتا اور آج وہ دل فریب مسکراہٹ کے ساتھ نین کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔

وہاں شیرازی اور انوشے بھی تھی۔۔۔ دونوں بزنس پارٹنر بھی تھے۔۔۔ کچھ دن پہلے ہی دونوں کی ملاقات ہوئی اور ڈیل کر کے پارٹنر بن گئے تھے۔۔۔ دونوں نے کبیر اور نین کو دیکھا تھا۔۔۔ دونوں ہی نفرت، غصہ، حسد کی آگ میں جل رہے تھے۔۔۔ شیرازی کی نظر نین میں گئی تو جیسے وہ پلٹنا بھول گیا تھا۔۔۔ اور انوشے کبیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ویسے کبیر کے ساتھ یہ خوب صورت جوانی کون ہے شیرازی جانتا تھا کہ انوشے کبیر کی کزن ہے۔۔۔ بیوی ہے اسکی۔۔۔ انوشے کہتی دو پیگ ساتھ لگی تھی۔۔۔ شیرازی کو اس کے لہجے میں کچھ اجیب لگا تھا۔ تمہیں کیا ہو گیا اتنی کیوں پینے لگی ہو۔۔۔

میں بس چلے تو اس ہی نشے کی بوتل سے اس لڑکی کا سر پھاڑ دوں جس نے میرے کبیر کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔

شیرازی کی چہرے پر کمینگی مسکراہٹ آئی۔۔۔

اوو مطلب یہ اسکی پسند کی شادی ہے۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہاں۔۔۔۔۔ انوشے پھر ایک اور پیگ پی گئی تھی۔۔۔۔۔

ویسے تم زیادہ اچھی لگتی کبیر کے ساتھ۔۔۔۔۔ شیرازی نے لوہا گرم دیکھ کر وار کیا تھا۔۔۔۔۔

انوشے نے ایک بار پھر کبیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ویسے۔۔۔۔۔ میاں بیوی کا رشتہ بہت کمزور ہوتا ہے کیا تم میری ہلیپ کرو گے۔۔۔۔۔ انوشے نے وہی کیا جو شیرازی چاہتا تھا۔۔۔۔۔

میں؟؟؟ میں کیا کر سکتا ہوں وہ انجان بنا۔۔۔۔۔

ان دونوں کے درمیان اتنی غلط فہمی پیدا کرنی ہے کہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ دونوں الگ ہو جائے۔۔۔۔۔

ویسے اگر میں تمکو کبیر کی بیوی کے بارے پوچھ بتاؤ تو کیا تم یقین کرو گی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے ایسی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

کبیر نے جس لڑکی سے شادی کی ہے وہ ایک طوائف ہے۔۔۔۔۔ نین تارا نام ہے اسکا۔۔۔۔۔ لاہور میں رقص کرتی تھی۔۔۔۔۔ میں کچھ وقت پہلے اسکی محفل میں گیا تھا۔۔۔۔۔ تبھی تو تم سے پوچھا تھا کہ یہ کون ہے۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس۔۔۔۔۔ ای کانٹ بیلو دس۔۔۔۔۔ کبیر اس لڑکی کو پسند کرے گا۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ انوشے جانتی تھی کبیر لڑکیاں ایسے بدلتا تھا جیسے روز کے کپڑے۔۔۔۔۔ اور یہاں تو اسنے ایک رقص کرنے والی کو ہی بیوی بنالیا تھا۔۔۔۔۔



کبیر یہاں کا کیسا ماحول ہے۔۔۔۔۔ کتنے اجیب قسم کے لوگ ہیں۔۔۔۔۔

کئی سے بھی کیل پارٹی نہیں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میری جان تم دھان مت دو بس مجھے دیکھو کتنا پیار الگ رہا ہوں میں۔۔۔ کبیر اپنے بال کو سیٹ کرتا بولا جو پہلے ہی سٹ تھے۔۔۔

آپ اس چڑیل سے ہی پوچھ لیں جو آپ کو گھور رہی ہے۔۔۔

کون سی چڑیل میرے سامنے کو ایک ہی بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔ کبیر مسکراہٹ دباتا بولا۔۔۔
کیا میں چڑیل ہوں۔۔۔

ہاں نامیری پیاری سی۔۔۔ کبیر نے نین کی ناک دبائی۔۔۔ یہ سین دیکھ کر نجانے کتنی لڑکیوں پر بجلیاں گرانے لگی تھی۔۔۔ اور ساتھ میں انوشے بھی جل رہی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ میسٹر کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔ شیرازی کبیر سے مسافے کے لئے ہاتھ بڑھتا ہوا بولا جو کبیر نے نہیں ملایا تھا۔۔۔

نین شیرازی کو دیکھ کر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔ نین کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔ اسکو پیچھلا سب یاد آیا تھا بیتا ماضی، تکلیف زائد لامحات سب کچھ۔۔۔ اور شیرازی کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ تھی جو کسی تباہی کا باعث بن رہی تھی۔۔۔



نین کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔۔۔ اسنے کبیر کا بازو بہت مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔
کبیر نے نین کو دیکھا۔۔۔ کیا نین تم ٹھیک ہو۔۔۔ کبیر اسکی اڑی رنگت دیکھ کر بولا۔۔۔
نچ جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔

سچ بول رہی ہو۔۔۔ مجھے نہیں لگتا نین۔۔۔ اگر کہو تو گھر چلتے ہیں۔۔۔ شیرازی وہی تھا۔۔۔ وہ کبیر کو نین کا اتنا خیال رکھتے دیکھ اندر سے جل رہا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مسٹر شیرازی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا آپ کو یہاں روکنا چاہئے۔۔۔ آپ جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ کبیر نے جب مسلسل نظر نین پر دیکھی تو سر دین سے بولا تھا۔۔۔

جی کیوں نہیں۔۔۔۔۔ انکا خیال رکھے۔۔۔۔۔ شیرازی کہتا ایک نظر نین کو دیکھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

نین چلو گھر چلتے ہیں تم مجھے ٹھیک نہیں لگتی۔۔۔۔۔ کبیر نے اسکا ماتھا چوتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

نہیں کبیر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ بس وہ اتنے لوگ ہیں اور وہ مجھے ایسے دیکھ رہے تھے نا تو اس لئے بس۔

پکا اٹھیک ہونا۔۔۔۔۔ کبیر پھر سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی جی کبیر۔۔۔۔۔ نین اسکے کندھے پر سر رکھ کر مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔ وہ شیرازی کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔



ڈی جے سونگ پلے کیا۔۔۔۔۔ کپلس کے لئے۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔

تو مائے لولی جان۔۔۔۔۔ کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کرے گی۔۔۔۔۔

نین نے ہنستے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔

کیسے کہوں عشق میں تیرے میں کتنا ہوں بے تاب میں۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنکھیں ملا کے چورالوں تیرے۔۔۔۔۔ خواب میں۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کو اسکی کمر سے تھام رکھا تھا۔۔۔۔۔ اور نین کا ہاتھ کبیر کے کندھے پر تھا دونوں ایک

دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر رقص کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

میرے سائے ہیں ساتھ میں۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میں رہا جس جگہ وہ تم ہو۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کو تھوڑا پیچھے کر کے گول گول گھمایا اور ایک دم اپنے قریب کیا۔۔۔ اتنے کے کبیر اور نین کے لب میلے تھے۔۔۔ نین سنبھال کر تھوڑا دور ہوئی مگر کبیر نے ہونے نہیں دیا۔۔۔

میں جو جی۔۔۔ رہا ہوں۔۔۔۔۔

وجہ تم ہو۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔ وجہ تم ہو۔۔۔۔۔

انوشے اور شیرازی دونوں ڈانس کرتے ہوئے دونوں کو اتنے قریب دیکھ کر نفرت میں جل رہے تھے۔۔۔۔۔

پے یا نشا۔۔۔۔۔ یا ہے زہر۔۔۔۔۔

اس پیار کو ہم کیا نام دیں۔۔۔

کب سے ادھوری ہے یہ داستان اجا سے انجام دیں۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کی پوشت کو اپنے سینے سے لگایا اور اگے پیچھے مموکئے۔۔۔۔۔

تمہیں میں بھولوں کیسے میں۔۔۔۔۔ میری پہلی خطاتم ہو۔۔۔۔۔

(وہ بھی بے حد خوب صورت سی خطا) کبیر نے نین کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

کیا جانے تو۔۔۔۔۔ میرے ارادے

لے جاؤنگا سانسیں چورا کے۔۔۔۔۔

دل کہ رہا ہے گناہ گار بن جا۔۔۔ بڑا چین ہے ان گناہوں سے اگے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر نے نین کو اپنی طرف کرتے اسکے ہونٹوں کے تل کا اشارہ کیا نین شرم کر اسکے سینے میں چپ گئی تھی۔۔۔۔

میں شدہ سی رات ہوں۔۔۔۔

میری خوش نما صبح تم ہو۔۔۔۔۔

میں جو جی رہا ہوں۔۔۔۔۔

وجہ تم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کبیر نے گانے کے آخری بول پر نین کو گود میں اٹھا کر گول گول گھوما تھا۔۔۔۔

Hahahaa Hayeee Main To Pora Song HI Likh Gai....

Meko Shrm Bilkul Bhi Nhi Ai 😂😂.... Kabeer Shah

Kazmi Tumne Meko Beshrm Bnadiya.... 😂🐒

🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵 🎵

گانا ختم ہوا پورے حال میں تالیوں کی گونج رہی تھی۔ سب اس خوب صورت جوڑی کو دیکھ رہے تھے۔

کبیر نے نین نیچے اتارا تھا۔۔۔۔ نین کے چہرے پر اب کئی بھی وہ ڈر خوف نہیں تھا۔۔۔۔

کبیر اور نین گھرا چکے تھے اور تھک کر سو چکے تھے۔۔۔۔ پر نین کی رات کسی پہر آنکھ کھولی تھی۔۔۔۔ اسکا

دل گھبرا رہا تھا وہ آٹھ کر باہر آئی۔۔۔۔

پھر کسی ماضی کے خیال میں وہ کھو گئی تھی۔۔۔۔

ساد تم کیوں اے واپس میری ہنستی کھلتی زندگی میں۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میں کبیر کے ساتھ اب بہت خوش ہوں تمہارا سایا تک نہیں چاہتی۔۔۔ اگر کبھی کبیر کو معلوم ہو گیا کہ تم وہی وہ جس نے مجھے اس جگہ لا کر پہنک دیا تھا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔ نین آنکھیں بند کر کے اپنے ہی خیال میں گوم تھی۔۔۔ جب کبیر کے ہونٹ کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کیا۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولی تو۔۔۔ کبیر سامنے تھا۔۔۔۔۔

اگر میں تمکو اپنی باہوں میں لیکر نہیں سونگا تو تم ایسے بھاگ جاؤ گی۔۔۔۔۔ نہیں میں اپکو چھوڑ کر کہاں جاؤ گی۔۔۔ نین کہتی اسکے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔ کیا بات ہے نین۔۔۔ تم مجھے وہاں بھی ٹھیک نہیں لگی ابھی بھی الجھی لگی ہو۔۔۔ کیا ہوا ہے سب سہ تو ہے مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔

کبیر۔۔۔۔۔ آپ وعدہ کریں آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔ نین کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میں کیوں تمہیں چھڑونگا۔۔۔۔۔ نین تم مجھے اب پریشان کر رہی ہو کیا بات ہے بتاؤ۔۔۔۔۔

ایسی ہی جب ہم کسی انسان کے بے حد قریب ہو جائے تو اسکے جدا ہونے کا ڈر لاحق ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ پھر ہم اس ہر چیز سے ڈرتے جس سے ہمیں لگتا ہے کہ وہ ہمیں جدا کر دیگی۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں کبھی نہیں چھوڑونگا۔۔۔۔۔ کبیر مر جائے گا نین۔۔۔۔۔ اللہ نا کرے کبیر۔۔۔۔۔ نین نے اسکے لبو پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔ بس چلو چل کے سو۔۔۔ اور فضول نہیں سوچو۔۔۔۔۔

کبیر نین کو لیکر سو گیا تھا۔۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بہت وقت بعد دیکھا ہے تمہیں نین تارا۔۔۔ کیا لگر ہی تھی تم۔۔۔ اتنے سال بھی وہی خوب صورت ہوا بھی بھی۔۔۔ مگر۔۔۔ کسی کی بیوی بنو گی یہ میں نے نہیں سوچا تھا۔۔۔ اور بنی بھی تو کس کی۔۔۔ میرے دشمن کی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اب اے گا کھیل میں مزہ۔۔۔ کبیر کی جان اس میں ہے نا۔۔۔ اب یہ ہی تمکو خود چھوڑ کر جائے گی۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ اب وقت میرا ہے۔۔۔ ساد شیرازی کا۔۔۔



کیا ہوا مجھے کیوں بولا یا ہے؟؟؟ شیرازی نے انوشے کے افس اتے ہوئے بولا۔۔۔

تم نے مجھے پوری بات کیوں نہیں بتائی۔۔۔

کون سی پوری بات۔۔۔

یہ ہی کے نین تارا کو تم نے ہی دو سال پہلے کوٹھے پر لائے تھے۔۔۔ انوشے نے کہا۔۔۔

شیرازی ہنسا تھا۔۔۔ تو تمہیں پتا چل گیا۔۔۔

شکر کرو کبیر کو ابھی نہیں پتا جب بھی اسکا دماغ گھوم گیا نا اس دن وہ ایک منٹ نہیں لگے گا تمہیں ڈنڈنھے میں۔۔۔

تم بے فکر رہو۔۔۔ اسے کبھی پتا نہیں چلے جب تک نین خود نہیں بتاتی۔۔۔ اور جب تک پتا چلے گا تب تک بہت دیر ہو چو کی ہو گی۔۔۔

مطلب۔۔۔ انوشے الجھی۔۔۔

مطلب کے میں کبیر کے ساتھ ڈیل کرونگا۔۔۔ پھر اسکا اعتبار جیتو نگا پھر اگے تم خود دیکھنا مگر۔۔۔ اس میں تمہیں میری مدد کرنے پڑی گی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ٹھیک اگر ایسے ہی دونوں الگ ہو سکتے ہیں تو۔۔۔ میں مدد کرونگی۔۔۔۔۔ انوشے نے اپنی بربادی کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ بناسوچے سمجھے۔۔۔۔۔



کبیر اور نین ہنی مون پر جانے کی تیار کر رہے تھے۔۔۔ یہ لوگ ایس لینڈ جا رہے تھے۔۔۔۔۔

کبیر اور بتائیں کیا رکھنا ہے۔۔۔۔۔ نین 3 سوٹ کیس فل کرتی بولی۔۔۔۔۔

کبیر اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

نین ہم سالو کے لئے نہیں جا رہے ہیں جان۔۔۔۔۔

کبیر واہاں بہت ٹھنڈ ہوگی۔۔۔ اس لئے رکھے ہیں۔۔۔۔۔

ارے تو بس دو کافی تھے نا۔۔۔ اور ویسے بھی میری باہوں میں اگر تمہیں ٹھنڈ کا پتا نہیں چلے گا۔۔۔۔۔

کبیر انکھ وینک کرتا بولا۔۔۔۔۔

کبیر کبھی نارمل بات بھی کر لیں۔۔۔۔۔

نہیں ہوتی ناجب تم سامنے ہوتی ہو تو کچھ ہوش نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

نین نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔۔

اچھا میں دادا جان کے پاس جا رہا ہوں تم بھی فری ہو کرو ہی اجانا۔۔۔ کبیر نین کا ماتھا چوم کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

نین پیکنگ کرتی اب اپنا سوٹ نکال کر فریش ہونے جا رہی تھی جب اسکے فون پر پیپ ہوئی۔۔۔۔۔

نین نے فون دیکھا وہاں کسی غیر آشنا نمبر چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

نین نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

میری جان کیسی ہو۔۔۔۔۔ یا راتنے سالوں بعد دیکھا ہے اپنے ساد سے ملوگی نہیں۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین کو ڈرنے اگھرا تھا۔۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے نمبر بلوک کیا اور ڈیٹ بھی۔۔۔

نین کپڑے واش روم آئی۔۔۔ اسکو سمجھ نہیں ا رہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔ کبیر کو بتانا چاہتی تھی مگر ایک خوف تھا اسکو۔۔۔ وہ اپنا پ نارمل کرتی چیلنج کر کے باہر ای پھر تیار ہو کر نیچے آئی جہاں حال میں ہی شیرازی بیٹھے پایا۔۔۔ وہ سڑی پر ہی کم گی تھی۔۔۔ شیرازی نے اسے دیکھا تھا اور مسکرایا تھا۔۔۔ پھر اپنے فون میں کچھ لیکھنے لگا تھا۔۔۔

دوسری جانب نین کا فون بجا۔۔۔

ویسے وہ تصویر ابھی تک میرے پاس ہے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ غلطی سے ہی۔۔۔ مگر اسکو اور اچھی ایڈیٹ کر کے رکھا ہے بلکل اصل لگ رہی ہے۔۔۔ دیکھنا چاہو گی۔۔۔۔۔ تصویر بحجی گئی۔۔۔۔

جس میں تصویر نین شیرازی کے بہت قریب تھی۔۔۔ وہ تصویر بہت غلط انگل سے لی گئی تھی ایسا لگتا تھا جیسے نین خود شیرازی کے اتنے قریب ہے جتنا اسکو شوہر سے ہونا چاہیے۔۔۔ مگر اصل میں ایسا نہیں تھا اسکو ایسا بنایا گیا تھا اس کو ایڈیٹ کیا گیا تھا۔۔۔ دیکھنے میں بلکل اصل لگتی تھی۔۔۔ تصویر کے نیچے ایک میسج تھا۔۔۔۔

اگر دوبارہ میرا نمبر بلاک کیا تو۔۔۔ اگے کیا ہو سکتا ہے مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اتنے میں ہی کبیر اگیا تھا۔۔۔۔

نین کی ہالت بنا پانی مچھلی جیسی تھی۔۔۔ اسنے پیک ڈیٹ کی۔۔۔ وہ واپس اپر کمرے میں گی۔۔۔

تو کیسے یہاں انا ہوا۔۔۔۔۔ کبیر بنا سلام کئے بٹھا تھا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

لگتا ہے۔۔۔۔۔ آپکے گھر مہمان کو سلام کرنے کا رواج نہیں ہے۔۔۔۔۔ شیرازی بولا۔۔۔۔۔
بلکل ہے۔۔۔۔۔ پرانکو کرتا ہوں جنکو اس قابل سمجھو اور مہمان۔۔۔۔۔ مہمان ایسے نہیں اتے۔۔۔۔۔ بتا
نراتے ہیں۔۔۔۔۔ اور دوسرا ہمارا تو کچھ ایسا نہیں تھا۔۔۔۔۔ کے آپ میرے گھر تک آجائے۔۔۔۔۔
کبیر بولا۔۔۔

بلکل۔۔۔۔۔ مگر میں افس ہی انا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر پتا چلا آپ آج جارے ہیں تو سوچا گھر کے بات کروں۔
ایسی کونسی بات ہے جو آپ کو میرے گھر انا پڑا۔۔۔۔۔

وہ دراصل۔۔۔۔۔ میں آپکے ساتھ ڈیل کرنا چاہتا ہوں جیسے آپ بولیں۔۔۔۔۔

سوری میں تھوک کر چاٹنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔۔۔

میں آپکے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کر سکتا آپ جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ ہمارے گھر بن بولاے مہمان کو کچھ نہیں دیا
جاتا کھانے کو۔۔۔۔۔ آپ جاسکتے ہیں مجھے جانا ہے اوکے۔۔۔۔۔ کبیر کہتا پر جانے لگا۔۔۔۔۔
پیچھے شیرازی اپنی بے عزتی پر تل ملا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

کر لو۔۔۔۔۔ کبیر۔۔۔۔۔ کر لو۔۔۔۔۔ جو کرنا ہے۔۔۔۔۔ بہت ہوا میں اڑے ہونا وہ دن دور نہیں ہے جب میں
تمہیں نیچے زمین پر لا کر پینگو گا۔۔۔۔۔ شیرازی دل میں کہتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔



کبیر اپرا یا۔۔۔۔۔ نین کو دیکھا جو کھڑکی پر چپ چاپ کھری تھی۔۔۔۔۔ کبیر نے اکرا سکو ہگ کیا۔۔۔۔۔
کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ کیوں چپ ہو۔۔۔۔۔

آج تمہاری زبان گولا باری نہیں کر رہی مجھ پر۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کچھ نہیں بس ایسی ہی بابا کو لیکر پریشان ہوں۔۔۔ اتنے دنوں سے میں ہی انکا خیال کر رہی ہوں۔۔۔۔
میرے جانے کے بعد کیا ہوگا۔۔۔

اوہو ویار۔۔۔ دادا جان بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ اور باقی سب ہے۔۔۔ اور ہم بس ایک ہفتے کے اندر
اجائے گے۔۔۔

نین مسکرا دی۔۔۔ اصل میں وہ تو ساد شیرازی کو لیکر پریشان تھی۔۔۔ وہ پھر سے کیوں آیا تھا اسکی
زندگی میں۔۔۔ وہ کیوں یہ سب کر رہا تھا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔ نین۔۔۔ اب تم وہاں جا کر مجھ سے کتنے کی فرمائش مت کر دینا جیسے روح نے یارم سے کی
تھی۔۔۔۔ کبیر نے شرارت سے کہا۔۔۔۔

کیا!!!! آپ ناولز پڑھتے ہیں۔۔۔؟؟؟ نین کا دھان وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔
ہاں کبھی کبھی۔۔۔ پہلے پڑھتا تھا۔۔۔ اب وقت ہی نہیں ملتا۔۔۔ تم بھی پڑھتی ہو۔۔۔۔۔
جی اکثر چپ کر پڑھتی تھی۔۔۔

ابا بہت سخت تھے۔۔۔ انکو لڑکیوں کا یو باہر جانا۔۔۔ یہ ناول پڑھنا۔۔۔ پسند نہیں تھا۔۔۔۔
اچھا جی۔۔۔ پر میں تمکو بہت سارے ناول لا دوں گا پڑھتی رہنا۔۔۔

میری لائبریری میں بھی بہت رکھی ہیں۔۔۔۔

اوکے میں انکو بھی پیک کرونگی۔۔۔۔ نین بولی۔۔۔

کیا؟؟؟ نین تم وہاں ناولز لیکر جاؤ گی۔۔۔ کبیر تو بول کر پچھتا یا تھا۔۔۔۔

ہاں نا۔۔۔۔ نین بولی۔۔۔۔

کبیر نے سر پکاڑا تھا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین ہم ہنی مون پر جارہے ہیں یار۔۔۔۔ وہاں میں ہونگا ہم دونوں ہونگے تو ان کی کیا ضرورت ہے
پھر۔۔۔

ہاں یہ بھی ہے۔۔۔۔ نین بولی۔۔۔۔

اللہ نے ایک بیوی دی وہ بھی عقل سے پیدل۔۔۔۔ کبیر بولا۔۔۔۔

کیا میں عقل سے پیدل ہوں؟؟؟ نین بولی۔۔۔

جی ہاں۔۔۔ کبیر کہتا جاگا تھا کیوں کی نین کے ہاتھ میں گلدان تھا۔۔۔

اب منظر ایسا تھا کبیر اگے نین پیچھے۔۔۔ انکی ہنسی کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

اگے وقت نے انکو ساتھ رکھنا تھا یا نہیں۔۔۔ یہ تو وقت ہی جانتا تھا۔۔۔



کبیر اور نین اپنی فلائٹ میں تھے۔۔۔ نین اپنے ناولز پڑھ رہی تھی اور کبیر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نین۔۔۔ میں کون ہوں؟؟؟ کبیر نے سوال کیا۔۔۔

کیا؟؟؟ یہ کیسا سوال ہے کبیر۔۔

نین ناول بند کرتی بولی۔۔۔

بتاؤ نام میں کون ہوں؟؟؟ کبیر نے پھر سوال کیا۔۔۔

آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔

اچھا اور۔۔۔ ہم کہاں جارہے ہیں؟؟؟ کبیر نے پھر سوال کیا۔۔

ایس لینڈ۔۔۔ نین نے جواب دیا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اور کیوں جارہے ہیں۔۔۔؟؟؟ پھر سوال کیا۔۔۔

ہنی مون پر۔۔۔ مطلب گھومنے۔۔۔

تو پھر ناولز میں کیوں لگی ہو یا۔۔۔ میں سمجھا مجھے بھول گئی ہو۔۔۔ میں کب سے تمہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ کبیر خفگی بھرے انداز میں بولا۔۔۔

ہا ہا کبیر۔۔۔ اچھا نا۔۔۔ نہیں پڑھتی۔۔۔ نین کہتی کبیر کے بازو کو گھر کر اسکے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔۔ اتنے میں اتر ہو سٹس کچھ ریفریش منٹ لائی۔۔۔ وہ اتر ہو سٹس کبیر کو بڑی گھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کبیر نین کے لئے کافی اور ریفریش منٹ نکال رہا تھا کبیر کو پتا تھا کہ وہ دیکھ رہی ہے۔۔۔ مگر اب کبیر بدل گیا تھا اسکو نین کے علاوہ کوئی لڑکی نظر نہیں آتی تھی۔۔۔ باجی اپ جس شخص کو اپنی ان موٹی موٹی میندک جیسی۔۔۔ آنکھوں سے جو گھور رہی ہو۔۔۔

وہ میرا ایک لوتا حق حلال کا وہ بھی۔۔۔ اگر تاڑنا ہو گیا ہو تو اب جاسکتی ہو۔۔۔

کبیر عید بھی آجائے گی آپ ایک کام کرو اپنی اس بڑی بہن کو عیدی دے دو کیوں بہن سہی کہانا میں نے۔۔۔ آپ اپنے چھوٹے بھائی سے لوگی نا۔۔۔ نین نے ایک ایک چبا چبا کر بولا۔۔۔

کبیر اپنی بیوی کی چلتی زبان پر اش اش کر آٹھا۔۔۔ اور وہ لڑکی اپنی دال ناگلتے دیکھ چلی گئی تھی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ کبیر کی اب ہنسی نکلی تھی۔۔۔ اففف نین تم اور تمہاری یہ زبان۔۔۔ آج مجھے اچھی لگی یہ زبان آج میرے لئے چلی ہے۔۔۔۔۔

کبیر رونا کریں۔۔۔ اچھا ہم کب تک پہنچے گے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بس میری جان!!!! کل دوپہر تک۔۔۔ آپ یہ کھاؤ۔۔۔ کبیرا سنیکس دیتا بولا۔۔۔۔۔



تم نے کیا سوچا ہے بس بلیک میل ہی کرو گے اور کچھ نہیں؟

یار یہ تو پہلی سڑی ہے۔۔۔ ابھی صبر کرو۔۔۔ آہستہ آہستہ دیکھنا۔۔۔

میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے۔۔۔ مجھ سے اور برداشت نہیں ہوتا کبیرا اسکا ساتھ ہونا اور اب وہ ہنی مون پر بھی جا چکے ہیں میں انکو اتنا قریب نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔

انوشے کیا ہو گیا ہے۔۔۔ صبر کرو۔۔۔

جو تم چاہتی ہو وہ بھی میں بھی چاہتا ہوں۔۔۔ تم اس بے صبری میں کام خراب کرو گی۔۔۔ شیرازی چڑ گیا تھا۔



وہ لوگ ایس لینڈ پہنچ گئے تھے اور انٹرپورٹ سے چیک اوٹ کر رہے تھے۔۔۔

وہ لوگ اپنا سامان لیکر اب ہوٹل کے نکلے تھے۔۔۔

کبیر یہاں اتنا آندھرا۔۔۔ ہم کیارات کو پہنچے ہیں؟؟؟؟

نہیں میری جان۔۔۔ یہاں دھوپ نہیں نکلتی۔۔۔ اگر نکل بھی جائے تو 15 دن میں بس 2 گھنٹے کے لئے اور اکثر وہ بھی نہیں۔۔۔۔۔

اچھا یہ پہنوں۔۔۔ گاڑی میں ہیٹر ہے مگر باہر ٹھنڈ ہو گی۔۔۔

کبیر اسکو دو سوٹر۔۔۔۔۔ کے اپر جیکٹ پہناتا ہوا بولا۔۔۔ کبیر نے پھر ٹوپا پہنایا پھر مفلر۔۔۔ نین تو اسکو سو بے منہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ ناک دیکھو اپنی۔۔۔ لال ہوئی پڑی ہے گال بھی لال ہو رہے ہیں۔
کبیر اپنے تو مجھے بھالو بنا دیا ہے۔۔۔۔۔ وہ منہ بسورتی بولی۔۔۔۔۔
بس مجھے ایسے ہی پسند ہو۔۔۔ کبیر اسکو ہگ کرتا بولا۔۔۔۔۔ نین بھی اسے لگی۔۔۔۔۔
وہ لوگ اب ہوٹل میں پہنچے کمرے کی چابی لی کمر اکھولا۔۔۔
پھر دونوں نے فریش ہو کر چنچ کیا۔۔۔۔۔
کبیر بہت بھوک لگی ہے اور کتنی سردی ہے یہاں۔۔۔۔۔ نین بلیکٹ اپنے اپراڑتی ہوئی بولی۔۔۔
تو کیا ہوا۔۔۔ اچھا ہے نا ہم باہر نہیں جائے گے اور یہ ہی ایک دوسرے کی باہوں میں رہے گے۔۔۔ کبیر
کمبل کے اندر سے نین کو ہگ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔
کبیر۔۔۔۔۔ نین شرمای تھی کیوں کی کبیر کی انگلیوں کا لمس اسکی جان ہوا کر رہا تھا۔۔۔۔۔
اچھا میں کھانے کا دیکھ کر اتا ہوں کچھ پاکستانی تو نہیں ہے۔۔۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ تم یہ ہی رہو۔۔۔۔۔
اور تمہارا موبائل وہ رکھا۔۔۔ کچھ کہنا ہو تو کال کرنا اوکے۔۔۔ کبیر اسکا ماتھے پر کس کرتا بولا۔۔۔ اور اپنا
کوٹ لیتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔
اتنے ہی میں نین کا فون بجا۔۔۔۔۔
نین بڑی مشکل سے سردی سے اٹھی تو دیکھا ایک میسج تھا۔۔۔۔۔

Hriean Hotel...

4rth Flour...

Room No 456...

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین نے دیکھا یہ تو وہی اڈریس تھا جہاں وہ جس ہوٹل میں رکے تھے۔۔۔۔ نین کو پھر سے ڈرنے
گھرا۔۔۔ مطلب وہ جانتا تھا کہ وہ کہاں ہیں کس روم میں ہیں۔۔۔۔

کک کیا وہ یہاں ہے؟؟؟؟ وہ ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔ نین نے سوچا۔۔۔ اتنے میں ہی۔۔۔ فون
بجا۔۔۔ نین دیکھا وہی نمبر تھا۔۔۔

نین نے کال نہیں اٹھائی تھی۔۔۔ پھر میسج آیا۔۔۔

کال اٹھاؤ ورنہ تمہارا شوہر میرے سامنے ہی ہے۔۔۔۔

نین کو رونا لانے لگا تھا۔۔۔۔

پھر کال ای۔۔۔ نین نے کانپتے ہاتھوں سے کال اٹھائی۔۔۔۔

ہیلو میری جان۔۔۔ کیسی ہو یار۔۔۔ مجھے اکیلا وہاں چھوڑ کر آگئی۔۔۔ دس ازناٹ فیریار۔۔۔

کک کیا چاہتے ہو تم۔۔۔ نین خود کو مضبوط کرتے ہوئے بھی زبان لڑکھرائی تھی۔۔۔۔

ویسے تو۔۔۔ مجھے تمہارے شوہر سے دشمنی ہے۔۔۔ تم تو میرا ایک محرہو۔۔۔ اسکو برباد کرنے کے
لئے۔۔۔ ایسے تو تمہارا شوہر میرے ہاتھوں نہیں آنا۔۔۔

ساد پلیمز میری زندگی سے چلے جاؤ۔۔۔ اور کبیر سے بھی جو دشمنی ہے وہ بھی ختم کرو۔۔۔

نانا نانا ایسے کیسے۔۔۔۔ اسنے میرے بہت نقصان کئے ہیں۔۔۔۔

اسکا تو حساب تو دینا ہو گا۔۔۔ چاہے تمہارے ذریعے کیوں نہیں۔۔۔۔

پر ان سب سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔۔۔۔؟؟؟

بہت کچھ۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔۔۔ میں اسکو اگر بزنس میں ہاراؤں۔۔۔ تو بھی اسکو اتنا نقصان نہیں

ہو گا جتنا اسکو محبت میں ہو گا۔۔۔ اور محبت میں خصار بہت بڑا خصار ہوتا ہے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ساد پلینز۔۔۔۔۔ اگر کبیر کو پتا چلا نا وہ تمہیں جان سے مار دیگا۔۔۔

ہا ہا ہا تب تک وہ خود ہی مرنے کے در پر ہو گا جب تک پتا چلے گا۔۔۔۔۔ اوکے باے۔۔۔۔۔ شیرازی نے فون بند کیا۔۔۔۔۔

یہاں نین رونے لگی۔۔۔ اسکو سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

کاش ساد میں تم سے کبھی نا ملی ہوتی نا کبھی محبت کی ہوتی۔۔۔۔۔ کاش۔۔۔ اس دن تمہاری باتوں میں نہیں آئی ہوتی۔۔۔۔۔

((زندگی میں ایسے بہت سی باتیں ہوتی ہیں جو کاش پر اکردم توڑ دیتی ہیں۔۔۔۔۔ چاہے وہ کاش۔۔۔۔۔
احسرت بھرا ہو یا۔۔۔۔۔ وہ کاش۔۔۔۔۔ پچھتاوے کا ہو۔۔۔۔۔))

اتنے میں ہی کبیر کھانا لیتا اندر آیا۔۔۔۔۔ نین کو دیکھا جو ہاتھوں میں اپنا چہرے لئے رو رہی تھی۔۔۔۔۔
کبیر جلدی سے کھانا رکھتا اسکی طرف آیا۔۔۔۔۔

نین کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔ بولو کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔ کوئی آیا تھا۔۔۔۔۔ کبیر پریشانی سے دوچار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نن نہیں وہ میں اکیلی ڈر گی تھی۔۔۔۔۔ باہر اجیب سی اواز آرہی تھی اور آپ بھی نہیں تھے نا۔۔۔۔۔
اوو میرا بچا۔۔۔۔۔ اچھا اب کبھی اکیلا نہیں چھوڑو نگا۔۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں نا۔۔۔۔۔ نین نے ایک ڈر لئے بولی۔۔۔۔۔

نا۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔ چلو اب کھانا کھاتے ہیں پھر ریٹ کرتے ہیں پھر رات باہر ڈینر کرنگے۔۔۔۔۔ نین خود جو نارمل کرتی کھانے لگی۔۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر۔۔۔ یہ میں پیسنوگی۔۔۔؟؟؟؟ نین لال ساڑی کو دیکھ کر بولی جو شیفون کی ہلکی سی تھی۔۔۔۔
ارے نہیں کبیر کی جان۔۔۔ یہ تم اس ہی کمرے کے اندر پہنوگی۔۔۔ جب ہم کھانا کھا کر آئینگے۔۔۔
ابھی تو یہ فراک پہنو۔۔۔۔ کبیر ایک وائٹ اور ریڈ کی کمبہ منیشن کی فراک دیتا بولا۔۔۔
نین فراک لیتی چلی گئی۔۔۔

پہن کر ای جو بہت لونگ تھی۔۔۔ اور بہت ہی سادی خوب صورت تھی۔۔۔۔ نین بالکل پری لگ رہی تھی۔۔۔۔

کبیر نے دیکھا تھا وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔ کبیر بھی ریڈ کوٹ اور وائٹ شرٹ پہنے اتنا ہنڈ سم لگ رہا تھا کہ نین نے دل میں ماشاء اللہ کہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔ کبیر نے نین کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسکو اپنے قریب کیا کبیر اپنی سرمای آنکھوں سے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی تمہارے اگے ڈھر ہے نین کبیر شاہ کاظمی۔۔۔

کبیر تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔ تم میری زندگی ہو نین۔۔۔۔ تم نے مجھے انسان بنایا ہے۔۔۔

میری پہچان بدلی ہے۔۔۔ جب سے میری زندگی میں ای ہو میں نے کسی حرام چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایا

ہے۔۔۔۔ میری بے رنگ سی زندگی کو اپنے پیار سے رنگین کرنے کا اور خوب صورت بنانے کا بہت

شکر یہ۔۔۔۔ کبیر کہتا اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے میں اتنا کھوے ہوئے تھے انکو یہ

تک نہیں پتا تھا کہ کسی کی نظر ہے آن پر۔۔۔۔ کسی کی بری نظر ان کے رشتے پر پڑ چکی ہے۔۔۔



دونوں ہوٹل سے نکل کر ایک بڑے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے گئے تھے۔۔۔ اندر جاتے ہی نین

پر گلاب کے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں تھی۔۔۔۔ اتنی کے نین کے ادھے پیر تو ان پھولوں میں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نظر ہی نہیں رہے تھے۔۔۔ وہ خوشی سے گول گول گھومنے لگی تھی۔۔۔ اور کبیر اسکو محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کبیر اگے آیا اسکو ہگ کیا۔۔۔ کیسا لگا۔۔۔؟؟؟؟

بہت خوب صورت کبیر۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ نین خوش ہوتی کبیر کے گلے لگے تھی۔۔۔

اواب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ کبیر اور نین اپنے ٹیبل پر گے تھے۔۔۔ ادھا پٹریشن کبیر نے بوک کروایا تھا۔۔۔ تاکہ دونوں آرام سے کھانا کھائے۔۔۔

کبیر یہ تو سب پاکستانی فوڈ ہے کیا یہاں ملتا ہے۔۔۔ اتنی اسانی سے؟؟؟؟

نہیں کبیر کی جان ان کو بنوانے کے لئے میں نے پاکستان سے شیف بولا ہے تھے۔۔۔ اب جب تک ہم یہاں ہیں وہ بھی یہاں ہی رہیں گے۔۔۔۔۔

اتنے میں کبیر کے موبائل پر کسی انون نمبر سے میسج آیا۔۔۔

کبیر نے دیکھا۔۔۔ پھر اپن کر کے اس نے میسج ریڈ کیا۔۔۔ جیسے جیسے ریڈ کرتا جا رہا تھا۔۔۔ چہرے کی وہ رونق غائب ہوتی جا رہی تھی اور ایک سنجیدگی آتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا اگر تمہیں پتا چلے کہ تمہاری بیوی اپنے پہلے عاشق سے ابھی بھی تعلق رکھتی ہو۔۔۔ کیا ہوا اگر

تمہاری بیوی تمہیں دھوکا دے رہی ہو۔۔۔ کیا پتا تم سے بے وفائی کر رہی ہو۔۔۔۔۔ آخر ہے تو بازار و

عورت نا۔۔۔۔۔ کب تک شریف والی زندگی جئے گی۔۔۔۔۔

کبیر کھانا چھوڑتا اس نمبر پر کال کرنے لگا اسکو غصہ آیا تھا کوئی اسکی بیوی پر اتنا گھٹیا الزام لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

نین نے کبیر کو دیکھا تھا نجانے کیوں اسکو ایسا لگا جیسے کبیر کو سب کچھ پتا چل گیا ہے۔۔۔۔۔

کبیر کال کر رہا تھا مگر کوئی جواب نہیں آیا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟ نین نے ڈرتے سوال کیا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہاں سب ٹھیک ہے کبیر کی جان بس ایک ضروری کال کر کے ابھی ایسا جان آپ کھانا کھاؤ۔۔۔۔

کبیر کہتا باہر آیا۔۔۔۔ نین کھانا چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔ جب نین کے پاس ایک ویٹریا اور ایک لیٹر رکھ کر چلا گیا نین سمجھی بل ہو گا اسنے کھولا تو۔۔۔۔ ایک پیغام تھا۔۔۔۔

رات کو کبیر کے سو جانے کے بعد۔۔۔۔ مجھ سے ملنا میں ہوٹل کے پیچھے والا ریزورٹ میں ویٹ کرونگا اگر نا آئی تو اس انجام کی تم خود زمدار ہو گی۔۔۔۔

نین نے اپنا سر تھام لیا مطلب اس شخص کی نظر انکی ایک ایک ہرکت پر تھی۔۔۔۔ کبیر باہر آیا کسی کو فون کیا۔۔۔۔

ہیلو!!!! میں ایک نمبر بج رہا ہوں۔۔۔۔ اسکی مجھے اج رات تک ساری انفارمیشن چاہئے۔۔۔۔ جتنا جلدی ہو سکے کرو۔۔۔۔ کبیر فون بند کرتا اندر آیا پھر نین کی طرف جوتا لگا جب نین کی نظر کبیر پر پڑی تو وہ لیٹر چسپا چکی تھی۔۔۔۔ مگر کبیر محسوس کر چکا تھا مگر وہم سمجھ کر جھک دیا۔۔۔۔

چلو جی اب کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔ کبیر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔ نین۔۔۔۔ کبیر نے پکارا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ نین نے سیلٹ کا ٹکڑا کھاتے بولی۔۔۔۔

نین مجھ سے کچھ مت چھپانا۔۔۔۔ جو وہ سب بتانا اگر کوئی بات پریشان کر رہی ہے تب بھی۔۔۔۔ میں ٹھیک کرونگا۔۔۔۔ بس کبھی جھوٹ مت بولنا اور نا۔۔۔۔۔۔

اور نا۔۔۔۔؟؟؟؟ نین نے سوال کیا۔۔۔۔

اور نا کبھی میری محبت کا بھرم توڑنا نا کبھی بیوفائی کرنا۔۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین نے کبیر کو دیکھا تھا وہ بالکل سپاٹ چہرے سے بول رہا تھا۔۔۔ انداز نارمل تھا مگر کچھ تو تھا جو نین کو اجیب لگا تھا۔۔۔

دونوں کھانا کھا کر روم میں آگے تھے۔۔۔ کبیر بھی فریش ہو کر اب موبائل لیکر بیٹھا تھا نین فریش ہو رہی تھی۔۔۔ کبیر میسج کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ جب اسکے ادمی کا کال آیا۔۔۔

سر یہ نمبر تو کب کا بند ہو چکا ہے اور اس نمبر کا یوزر تو آج سے 10 سال پہلے مر چکا ہے۔۔۔
واٹ!!!!!!؟؟؟ ایسے کیسے ہو سکتا ہے اس نمبر سے مجھے میسج آیا ہے۔۔۔ کبیر کی حیرت سے ہالت اجیب تھی۔۔۔

سر شاید کسی نے مزاک کیا ہو۔۔۔
گوڈ ڈیمٹ کوئی اتنا گھٹیا مزاک کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ تم رہنے دو میں کسی اور سے کروانگا پتا نہیں کس بات کی تمکو میں پیسے دیتا ہوں۔۔۔
کبیر فون بند کرتا بالکنی میں آیا۔۔۔

مزاک کیسے مان لو جب کے اس میسی لیکھا سچ ہی تو ہے نین کا کیا تعلق ہوگا۔۔۔
اس بندے کو کیسے پتا کے نین وہاں کی تھی اور اسکا کوی تھا۔۔۔ وہ میری بیوی ہے اب۔۔۔۔۔ اتنی معلومات کیسے ہو سکتی ہے نین کے بارے میں تو کسی کو کچھ نہیں پتا۔۔۔ کبیر کو سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ اتنے میں نین کا فون بجا۔۔۔۔۔ اتنے میں نین بھی فریش ہو کر باہر ای۔۔۔ کبیر فون کو اٹھانے انے لگا تھا اس پہلے نین اٹھا چکی تھی اور بند کر چکی تھی۔۔۔۔۔
کبیر نے نین کے چہرے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پر صاف ڈر نظر آیا تھا۔۔۔۔۔
یہ اتنی رات کو کون کال کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟؟ کبیر نے پوچھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ۔۔ وہ وہاں میں نے گھر کے سرونٹس کو کہا تھا کہ مجھے بابا کی خبر دیتے رہنا تو انکا ہی کال تھا۔۔۔۔۔
اچھا تو اٹھالیتی۔۔ میں بھی سن لیتا دوا جان کی خیریت کا۔۔۔۔۔ کبیر کہتا نارمل انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا
مگر اسکو نین پر ناچاہتے ہوئے بھی شک ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

جی اب پھر سے آئیگا تو بتاؤنگی۔۔ ابھی سو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ نین فون کو بند کرتی سونے لیٹی تھی۔۔۔۔۔
کبیر بھی ایک بار پھر اپنے سارے وہم کو ایک طرف کرتا نین کو باہوں میں لیتا نیند کی وادی میں چلا گیا
تھا۔۔۔۔۔

رات کے 2 بجے نین اٹھی۔۔۔۔۔ کبیر کا ہاتھ نین کے پیٹ پر تھا۔۔۔۔۔ نین کبیر کا ہاتھ آہستہ آہستہ ہٹایا
تھا۔۔۔۔۔ پھر آرام سے بناواڑ کئے اٹھی اور اپنی شال اور فون لیتی کمرے سے باہر ای۔۔۔۔۔
موبائل ان کیا تو ساد شیرازی کے 5 میسج اور 10 کالز تھی۔۔۔۔۔ نین کو پرشانی میں کچھ سمجھ نا آیا وہ کمرابنا
لوک کئے نیچے آئی۔۔۔۔۔ پھر نیچے اکر پیچھے والے ریزورٹ میں گی۔۔۔۔۔ جہاں ساد اسکا ویٹ کر رہا
تھا۔۔۔۔۔

اوووووو۔۔۔۔۔ My ex girl friend۔۔۔۔۔ welcome welcome
ساد مکر رہنا تھا۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔۔ نین غصہ میں بولی تھی۔۔۔۔۔ ریزورٹ میں اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔ اتنے
لوگ نہیں تھے۔۔۔۔۔ سردی تھی ویسی بھی۔۔۔۔۔
ہاے۔۔۔۔۔ چاہتے تو بہت کچھ ہیں کیا دے پاؤگی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ساد میرے پاس تماری ان فضول بکواس سنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔ اگر پیسے چاہیے تو بولو جتنے کہو گے اتنے دوں گی۔۔۔ مگر بس میری اور میرے کبیر کی زندگی سے چلے جاؤ۔۔۔۔۔ نین نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔۔

چلا جاؤ ننگا چلا جاؤ ننگا۔۔۔۔۔ پہلے کبیر برباد کرو ننگا پھر۔۔۔۔۔ اور رہی پیسو کی بات تو وہ اگر مجھے چاہے ہوتے تو کبیر سے بھی لیتا۔۔۔۔۔ مگر مجھے کچھ اور چاہیے۔۔۔۔۔ کیا تم ایک رات میرے ساتھ گزارو گی۔۔۔۔۔ جتنا کہو گی اتنا پیسا۔۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔ نین نے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔

تھو ہے تم پر تم جیسے کو زندہ زمین میں بھی دفنادو نا وہ بھی کم ہو گا۔۔۔۔۔ تم جیسے حرامی کو تو سارے عام منہ کالا کروا کر گھومانا چاہئے۔۔۔۔۔ یہ آخری بار ہے۔۔۔۔۔ اب اگر تم نے مجھے بلیک میل کیا تو۔۔۔۔۔ میں سب کچھ کبیر کو خود بتا دوں گی۔۔۔۔۔ پھر چاہے انجام کچھ بھی ہو اور مجھے یقین ہے کہ کبیر مجھے غلط نہیں سمجھے گا۔۔۔۔۔ نین کہتی وہاں سے چلی گی تھی۔۔۔۔۔

کبیر کی آنکھ کھولی تو نین کو ناپا کر وہ آٹھ بیٹھا تھا اس نے نین کا ویٹ کیا شاید واش روم میں ہو پھر اسکے فون پر پیپ ہوئی اسکے موبائل دیکھا تو کوئی اور نمبر تھا اس نے اپن کیا تو۔۔۔۔۔ کبیر کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔ اس میں کچھ تصویریں تھیں نین کی اور ساد شیرازی کی۔۔۔۔۔ ایک تصویر ایسی تھی جو جس میں ساد نین کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ (مگر نین وہ ہاتھ جھٹک چکی تھی مگر کسی نے موقع پر ہی کلک کر دی تھی)

کبیر کو نین پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں یہ سچ نہیں ہے۔۔۔۔۔ میری نین ایسی نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ کبیر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکو یقین نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔ اتنے میں نین اندر ای۔۔۔۔۔ نین اور کبیر کا نظروں کا ٹکراؤ ہوا۔۔۔۔۔ نین کو کبیر کے آنکھوں میں ہزار سوال نظر آئے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کہاں سے ارہی ہو؟؟؟؟ کبیر نے سیدھا پوچھا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ نی ہاں وہ یہاں مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ اس لئے باہر گئی تھی۔۔۔

باہر کہاں؟؟؟؟

یہ ہی بس اپنے رام کے ساتھ والی جو وال پر بس۔۔۔ نین کہتی شال اتاری اور پانی پی کر لیٹ گئی۔۔۔

کبیر کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ نین سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا۔۔۔

نین میں نے کہا تھا جھوٹ مت بولنا۔۔۔ بے وفائی مت کرنا۔۔۔ کبیر لال آنکھوں سے نین کی پوشت کو دیکھتا لٹ گیا۔۔۔ دونوں ہی سو نہیں سکے تھے دونوں کی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔۔۔ شک کا بیج بو دیا گیا تھا۔۔۔ بدگمانی کی مہک ارہی تھی۔۔۔



صبح ہوئی تھی۔۔۔ اور یہ صبح اج اپنے ساتھ جدای کا سویرا لای تھی۔۔۔ اج دو محبت کرنے والوں کی محبت کا امتحان کا آغاز ہو گیا تھا۔۔۔

کبیر اٹھافون پر اج واپسی کی ٹکٹ بوک کی وہ اب یہاں روک نہیں سکتا تھا۔۔۔ وہ تو ساری رات ہی نہیں سویا تھا۔۔۔

قونین۔۔۔ کبیر نے اسکو جگایا۔۔۔ اج کبیر نے اسکا پورا نام لیا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ وہ بھی کہاں سوی تھی وہ بھی اٹھ بیٹھی۔۔۔

تیار ہو جائے ہم نکل رہے ہیں پاکستان کے لیے۔۔۔ کبیر بنا سے نظریں ملائے بنا ہی اپنا کوٹ پہن رہا تھا اور اب کپڑے رکھ رہا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا!!!! مگر ہم کل ہی پہنچیں ہیں۔۔۔۔۔ نین کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

جب میں نے کہا ناواپس جانا ہے تو جانا ہے۔۔۔۔۔ بس اٹھو اور تیار ہو۔۔۔۔۔ کبیر سردپن میں کہتا باہر چلا گیا تھا۔۔۔ صبح کے 8 بجے اور 9 بجے انکی فلائٹ تھی۔۔۔

نین کبیر کا یہ اجنبی والا روپ دیکھ کر اللہ سے خیر کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔۔

دونوں تیار ہو کر اب اپنی فلائٹ پر تھے۔۔۔ سارے صفر میں کبیر چپ تھا اسکے چہرے پر اتنی سنجیدگی تھی کہ نین کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ وجہ پوچھ سکے۔۔۔

دونوں اب گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔ جب گھر پہنچے تو پتا چلا کہ دادا جان اپنے کسی دوست کے ساتھ انکے گھر گئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کبیر روم میں اتنا چیخ کر کے دوبارہ آفس جانے کے لئے ریڈی ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ ابھی افس جا رہے ہیں۔۔۔ اتنا لمبا سفر کر کے اے ہیں تھک گئے ہونگے۔۔۔

قونین شاید تم میرے ساتھ ہو کر بھی اس سفر سے تھک سکتی ہو پر میں نہیں۔۔۔۔۔ کبیر اپنا کوٹ پہنکر بولا۔۔۔ اسکے لفظ نین کو چبے تھے۔۔۔

کبیر کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔۔ نین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ کبیر نے کرب سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ وہ چاہ کر بھی نین کا ہاتھ جھٹک نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔ بس پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

قونین مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ رات کو دیر ہو جائے گی تم سو جانا۔۔۔ کبیر کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

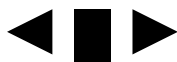
نین نے نوٹ کی تھی اسکا پورا نام لینا۔۔ جب سے وہ اسے ٹھیک ہوا تھا تب نین ہی کہتا تھا اور دو دن سے وہ پورا نام لی رہا تھا اور اسکو دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔



کبیر گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ اور نین کا ایک ایک جھوٹ وہ یاد کر رہا تھا۔۔۔۔۔
مجھ سے جو نظریں چرانے لگو ہو۔۔۔۔۔ لگتا ہے کوئی اور گلی جانے لگے ہو۔۔۔۔۔
کبیر کی گاری کا ریڈیو ان تھا اس پر گانا چلنے لگا تھا۔۔ اور یہ گانا کبیر کی درد کی اکاٹی کر رہا تھا۔۔۔۔۔
خواب جو دیکھ ہم دونوں نے مل کے۔۔۔۔۔
وہ دھیرے دھیرے کیوں دفنانے لگے ہو۔۔۔۔۔
کبیر کی آنکھیں پھر لال ہوئی تھی دل میں درد سا اٹھتا تھا۔۔۔۔۔ نین کی بے وفائی کا۔۔۔۔۔
کرنا تو ہو رہا تھا بڑا چھڑ دے۔۔۔۔۔
روند یاد لینا سواد چھڑ دے۔۔۔۔۔
سنو پیار لای۔۔۔۔۔ اینا ترساو گے۔۔۔۔۔
بڑا بچھتاو گے۔۔۔۔۔ بڑا بچھتاو گے۔۔۔۔۔
کبیر نے گانا بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

نین میری نین ایسی نہیں ہے وہ ضرور جھوٹ ہو گا۔۔۔۔۔

مگر وہ تصویر اور سیم وہی نین۔۔۔۔۔ اسکی اڑتی رنگت۔۔۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی بے وقوف تو نہیں تھا وہ ایک کامیاب بزنس مین تھا لوگوں کے چہرے باخوبی ہانپ لیتا تھا۔۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

رات ہوئی۔۔۔ رات کے 10 بج رہے تھے۔۔۔ جب نین کو لگا کبیرا گیا ہے وہ نیچے آئی تو دیکھا ساد شیرازی آیا ہوا تھا۔۔۔

تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ نین اپنا ڈوپٹا ٹھیک کرتی بولی۔۔۔
میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔۔

کس کس بات کی معافی۔۔ میری رسوائی کی میری عزت کو نیلام کرنے کی یا میری زندگی برباد کرنے کی۔
سب چیز کی نین۔۔۔۔

قونین نام ہے میرا۔۔۔ نین مجھے میرا شوہر کہتا ہے میں کسی غیر کو یہ حق نہیں دیتی۔۔۔۔
مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔ مجھے کینسر ہے۔۔۔۔ میں آخری سیٹج پر
ہوں۔۔۔۔ میں ہر چیز کی معافی مانگنا آیا ہوں۔۔۔۔

شیرازی نین کے قدموں میں گر گیا تھا۔۔۔ نین کا دل پھگل گیا تھا وہ ایسی ہی تھی اور پھر۔۔۔
وہ اپنی طبیعت جو بتا رہا تھا۔۔۔ وہ اسے امو شغل ہوگی تھی۔۔۔۔

نین نے اسکو اٹھایا۔۔۔ تو ساد جلدی سے اسکو گلے لگایا تھا۔۔۔ نین کو سمجھ نا آیا کہ ہوا کیا ہے۔۔۔
I love you نین۔۔۔۔

اچھا کیا جو مجھے بلا الیا میں خود ملنا چاہتا تھا تم سے۔۔۔۔

شیرازی کی بدلتی ٹون پر نین ساکت ہوئی تھی۔۔۔ وہ کب سے اپنا آپ چھڑوا رہی تھی مگر جب یہ الفاظ
سنے تو جم گئی۔۔۔۔

نین جلدی سے پیچھے ہٹی تو۔۔۔ دیکھا کبیرا تھا۔۔۔۔۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین نے کبیر کو دیکھا تھا جو۔۔ ہاتھ میں ہتھول اور چاکلیٹ لیکر کھڑا تھا۔۔۔ جو کبیر نین اور ساد شیرازی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔ فریب کا دھوکا، جھوٹ کی تکلیف، بے وفائی کا غم، اور اپنے محبت میں شرک کی ازیت۔۔۔ کبیر کی آنکھیں لال ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں گرم آنسو کا ریلہ بھرنے لگا تھا کبیر کے اندر کچھ چہن سے ٹوٹا تھا۔۔۔

کبیر۔۔۔ یہ یہ خود ایا تھا میں نے نہیں بولا یا۔۔۔ نین کبیر کے پاس ای تھی۔۔۔۔ کبیر چپ تھا۔۔۔ وہ تو بس کسی بوت کی طرح کھڑا تھا۔۔۔۔

ارے نین۔۔۔ کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔ کبیر سے مت ڈرو۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔ شیرازی نین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔ ساد خبردار جو میرے شوہر اور میرے بچے تو۔۔۔ نین چیخی تھی۔۔۔۔ کبیر۔۔ کبیر پلزمیری بات کا یقین کرے اپنی نین ایسی نہیں ہے۔۔ کبیر یہ انسان جھوٹا ہے۔۔۔ نین نے کبیر کے کندے پر ہاتھ رکھا تھا جو کبیر بری طرح جھٹک چکا تھا۔۔۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔۔ کبیر ایک دم دھڑاٹا تھا۔۔۔۔

دور کھڑا شیرازی بھی ایک قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

کبیر چلتا شیرازی کی جانب آیا۔۔۔۔

میں تمہیں کیا کہوں۔۔۔ جب میرا اپنا سیکھا کھوٹا ہے۔۔۔ کب میرے ہی عشق نے مجھ سے بے وفائی کر لی تو تمہیں کس بات کا الزام دوں۔۔۔ کبیر درد بھری مسکراہٹ سے بولا اور پھول اور چاکلیٹ وہ وہی پہنک چکا تھا۔۔۔ وہ چپ چاپ پر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نہیں روتی ہوئی اپر گی۔۔۔ کمرے داخل ہوئی۔۔۔ جہاں کبیر پورا کمر ا پہلاے بیٹھا تھا۔۔۔
قونین چلی جاؤ۔۔۔۔۔ کبیر دیکھے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

کبیر ایک بار میری بات تو سنو۔۔۔۔۔ نین اسکے قدموں میں اکر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

کیا سنو۔۔۔۔ ہاں کیا سنو۔۔۔ میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی۔۔۔ میں سب کچھ پیچھے کر کے
تمہارے طرف آیا تھا۔ اور تم۔۔۔ تم نے کیا کیا۔۔۔ مجھ سے بے وفائی کی۔۔۔ یہ وہی انسان تھا ناجو
تم ہیں وہاں لایا تھا۔ آس ہی انسان سے تم۔۔۔۔۔ کبیر اپنے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے بولا۔۔
کبیر۔۔۔ میری۔۔۔ قوانین چلی جاؤ ورنہ تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دو مگ۔۔۔ میری غلطی میں ہی
بھول گیا تھا۔۔ آخر تم ہو ہی اس گندی نالی کا کیڑا۔۔۔۔ زاہر ہے شریفوں والی زندگی کیسے گزار سکتی
هو۔۔ ایک سے تھوڑی نا تمہارا دل بھرے۔۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔ نین کا یہ دوسرا تھپڑ تھا جو
کبیر کو پڑا تھا۔۔ پہلے بھی اپنی عزت پر بات اٹھی تھی اور اب بھی۔۔ اپنی عزت پر بات ای تو وہ۔۔۔۔

اب بھی ہاتھ اٹھا بیٹھی تھی،،،

بس کبیر شاہ کاظمی۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔ میں اپنی زات کی اور بے عزتی اور نہیں سہ سکتی جو میں نے کیا ہی نہیں اس جرم کا مجرم بنادیا۔۔۔ کبیر۔۔۔ آپ تو میرے شوہر ہیں۔۔۔ ہم ایک دوسرے کا لباس ہیں۔۔۔ اور آج اپنے ہی مجھ ایک بدگمانی میں آکر مجھے بے لباس کر دیا ہے۔۔۔ مجھے لگا تھا۔۔۔ کے میرا شوہر میرا اعتبار کرے گا۔۔۔ میرے ماضی کو لیکر کوئی بات دل میں نہیں رکھے گا۔۔۔ مگر اپنے تو ایک بات پر مجھے اور میری عزت کو تار تار کر دیا۔۔۔ اگر آپ کو نہیں یقین تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں آج اس ہی وقت۔۔۔ آپ کو اور یہ اس گھر کو۔۔۔ چھوڑ کر جا رہی ہوں،،، اور میں دعا مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اس ایک لمحے کبیر کو لگا۔۔۔۔۔ جیسے وہ اپنا سب کچھ کھو رہا ہے۔۔۔۔۔ دل کے قریب ایک پچھتاوے کا زمر
ایا تھا۔۔۔۔۔ مگر پھر وہی شک ہا وہی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ کبیر اتنی زور سے چیخا تھا کہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

نین باہر آئی۔۔ ایک نظر اس گھر کو دیکھا پھر روتی ہوئی گھر سے نکلتی چلی گئی۔،،

کبیر۔۔۔ میں آپکے بنا نہیں رہ سکتی مگر۔۔۔ بس بہت ہوا۔۔۔ مانا میں وہاں چلی گئی تھی۔۔۔ مگر وہاں
کے رنگ میں رنگی نہیں تھی۔۔۔ میری دعا ہے میں آپکو کبھی ناملوں۔۔۔۔۔

اب نجانے اگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔ کتنا عرصہ لگنا تھا۔۔۔ کون کہاں ہونے والا تھا۔۔۔



کبیر کی آنکھ کھولی تو دیکھا وہ بیڈ پر لیٹا ہوا ہے اور۔۔۔ اتیشام اسکے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

کبیر اپنا سر تھام تا بیٹھا۔۔۔

تو یہاں؟؟؟ کبیر نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ جو تو نے کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کے حساب سے مجھے یہی ہونا تھا۔۔۔ اتشام کا لہجہ سرد تھا۔۔۔

کبیر کو ایک لحا لگا تھا۔۔۔ سب سمجھنے میں۔۔۔ کبیر کے چہرے پر سختی آئی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر نین بھا بھی کہاں گئی ہے۔۔۔۔۔ اتشام نے پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا گئی ہوگی وہی جہاں سے آئی تھی۔۔۔۔۔ کبیر کہتا فون ان کیا تو فون پر نین کا وال پیپر لگا تھا۔۔۔۔۔
ایک نئے سرے سے تکلیف ہوئی۔۔۔۔۔

کیا تم نے پوری بات جاننے کی کوشش کی؟؟؟؟؟ اتشام نے کبیر کے ہاتھ سے فون لیا۔۔۔۔۔

کیا جاننا تھا ہاں۔۔۔۔۔ کیا جاننا تھا؟؟؟ سب کچھ تو میرے سامنے تھا اسکا جھوٹ بھی اسکا فریب بھی سب کچھ۔۔۔۔۔

اسکے باوجود بھی میں سب نظر انداز کر کے اگے آیا تھا۔۔۔۔۔ پر وہ تو۔۔۔۔۔ شیرازی کے ساتھ۔۔۔۔۔ کبیر ایک ہی سانس میں بول کر رکا تھا۔۔۔۔۔

کبیر اکثر آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا سچ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ تم ایک بار اسے بات تو کر کر دیکھتے۔۔۔۔۔ چلو وہ نابتا سکی پر تم تو جب جان گئے تھے تب خود پوچھ لیتے۔۔۔۔۔ تو بات اتنا آگے نابڑھتی۔۔۔۔۔ تم نے سوچا۔۔۔۔۔
کے اب کیا ہوگا آگے۔۔۔۔۔ وہ کہاں جائے گی۔۔۔۔۔ کہاں رہے گی۔۔۔۔۔ تم شوہر ہو اسکے۔۔۔۔۔

کبیر خاموش رہا تھا۔۔۔۔۔

میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تم مجھے مت بتاؤ۔۔۔۔۔ اگر اسکی وقت کرنی ہے تو۔۔۔۔۔ چلے جاؤ۔۔۔۔۔ کبیر کہتا اپنا فون لیتا بالکنی میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اتشام نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کبیر اگر نین نے مجھے منا نہیں کیا ہوتا تو میں تجھے سب بتا دیتا۔۔۔۔۔ مگر میں اپنی بہن کی دی گئی قسم میں جکڑا ہوا ہوں۔۔۔۔۔ اگر وہ تجھے سزا دینا چاہتی ہے تو۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔ اتشام دل میں کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سب ایسے ہی چلتا رہا۔۔۔ کبیر کی حالت پھر وہی ہو گئی تھی۔۔۔ وہی شراب پینا، کلب جانا۔۔۔ رات رات کو باہر رہنا۔۔۔

مگر اسنے کسی لڑکی کو ہاتھ کیا دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔ وہ جب بھی نین کی بے وفائی جب یاد آتی تو وہ لڑکی کی سوچتا مگر۔۔۔ کچھ تھا جو اسکو بار بار رکتا تھا۔۔۔ اسکا دل نہیں مانتا تھا۔۔۔ اسکو نین بہت یاد آتی تھی۔۔۔ کبیر کو اتنے عرصے عادت بھی ہو گئی تھی۔۔۔ اور اتنے وقت میں۔۔۔ دادا کا انتقال بھی ہو گیا تھا،، کبیر اب بالکل اکیلا ہو گیا تھا۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں بس کبیر اور نوکر۔۔۔ کبیر کبھی گھر آتا تو کبھی 4,4 دن نہیں آتا تھا۔۔۔

معزرت قسط بہت چھوٹی ہے ،،

کیوں کی مجھے سہی سے وقت نہیں ملتا۔۔۔ سوری۔۔۔ انشاء اللہ میں۔۔۔ کل اور دو گئی۔۔۔



وقت گزرتا چلا گیا۔۔۔ پھر کبیر کی حالت بھی ایسی ہی تھی،، اسکا دل نہیں لگ رہا تھا کسی بھی چیز میں۔۔۔ وہ افس بھی جاتا تو نین کے خیال میں گم رہتا۔۔۔ شیرازی بھی اب غائب تھا۔۔۔ کبیر اپنے افس میں تھا جب انوشے اندرای۔۔۔

ہیلو کبیر۔۔۔ کیسے ہو میری جان۔۔۔ انوشے لندن سے اپنا کام ختم کر کے سیدھا اسکے پاس آئی تھی اسکو شیرازی نے بتا دیا تھا کہ سب ٹھیک ہو گیا ہے نین جا چکی ہے کبیر کو چھوڑ کر۔۔۔ کبیر پر اسکا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔!!! کوئی کام تھا انوشے؟؟؟؟ کبیر نے انوشے بس ایک نظر دیکھا تھا جب اسنے ہیلو کہا تھا پھر تو اسے دیکھا نہیں۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ارے کیا تم سے ملنے کے لئے مجھے کسی کام کا بہانا کرنا ہو گا۔۔۔ انوشے کہتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔
کبیر یہ کیا ہالت کر کے رکھی ہے۔۔۔ جو ہوا اسکو بھولنے کی کوشش کرو۔۔۔ وہ لڑکی تمہارے قابل تھی
ہی نہیں۔۔۔

انوشے اگر تم جانا چاہتی ہو چلی جاؤ ورنہ بیٹھی رہو۔۔۔ میں ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ کبیر
اسکی بات کو سرے سے ہی انکور کرتا بولا اور چلا گیا تھا۔۔۔۔
انوشے اپنا سامنہ لیکر رہ گئی تھی۔۔۔



نین تم کب تک ایسے گزارو کرو گی۔۔۔ دیکھو میری بہن ہو تم۔۔۔ کم از کم مجھے تو تمہاری مدد کرنے
دو۔۔۔ ایک سال ہو گیا ہے تمہیں اس طرح جاب کرتے ہوئے اور اب تو۔۔۔۔ تمہاری وہ ہالت
نہیں ہے۔۔۔ اتیشام نین کے ایک کمرے کے مکان پر آیا تھا۔۔۔ نین نے ایک چھوٹے سے اسکول
میں ٹیچر کی جاب شروع کی تھی۔۔۔۔ اور کچھ دنوں سے اسکی طبیعت خراب تھی۔۔۔ چکرانا، الٹی ہو
رہی تھی۔۔۔، گھبراہٹ ہونا،،، ہمت نہیں ہوتی تھی اسکی۔۔۔ اتیشام نے کہا کہ میرے ساتھ
میرے گھر چلو۔۔۔ میرے ماں باپ ہیں وہ خیال کرے گے تمہیں جاب کرنے کی بھی ضرورت
نہیں ہے۔۔۔۔ پر نین بہت خدار تھی۔۔۔ اس لئے اس نے اتیشام کی جاب نہی لی پھر ڈاکٹر کو دکھایا تو پتا
چلا کہ نین امید سے ہے۔۔۔

بھائی میں اپنی اولاد کو اپنے بل بوتے پر پالونگی۔۔۔

میں کبیر کو سب بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ تاکہ وہ اور مزید نابرا کرے نا اپنے ساتھ نا تمہارے ساتھ۔۔۔
نئی بھائی پلینز اپکو میری قسم ہے۔۔۔ نین اپنا بھاری نفری وجود کو سنبھالی بولی۔۔۔ نین کے ڈیوری میں
بہت کم دن تھے۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اتیشان چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وقت کا کام تھا گزرنا وہ گزر گیا 4 سال گزر گئے تھے۔۔۔۔۔ ان 4 سالوں میں کبیر نے نین کا بہت انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔ کبیر کو اب تک یقین نہیں آیا تھا اس بات کا۔۔۔۔۔

کبیر کی آنکھ کھولی۔۔۔۔۔ وہ اٹھا فریش ہوا پھر تیار ہو کر۔۔۔۔۔ آفس کے لئے نکلا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ آج کس سے ملنے والا تھا۔۔۔۔۔



سونو۔۔۔۔۔ بیٹا ضد نہیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔ میں اگلے مہینے اپکو دیلا دوں گی۔۔۔۔۔ ابھی آپ یہاں ماما کا ویٹ کرو۔۔۔۔۔ نین کا 5 سال کا بیٹا تھا،،،،، سوہان۔۔۔۔۔ (سونو)

سونو منہ بناتا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

نین اب دونو کری کرتی تھی۔۔۔۔۔

ایک صبح سکول میں اور شام کسی لیڈس شاپ پر۔۔۔۔۔ اور اس ہی اسکول میں سونو بھی پڑھتا تھا۔۔۔۔۔ اور اس وقت نین کسی دوکان سے اسکی چیز لے رہی تھی سونو نے سیکل دیکھی کسی دوکان پر تو ضد کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

سریہ سکول ہے جس کا اپ نے پیسے دینے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں خود جا کرویزٹ کرونگا۔۔۔۔۔ کبیر اپنا کوٹ کا بٹن بند کرتا آنکھوں پر کالا چشمہ لگاتا گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

سونو بھی تبھی ہی سکول میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور نین بھی۔۔۔۔۔ نین نے ابایا پہن رکھا تھا اور۔۔۔۔۔ نقاب لگا رکھا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین جلدی سے افس کی طرف گی تھی کیوں کی وہ اج لیٹ تھی۔۔۔۔ اور سونو کی کلاس میں ابھی ادھا گھنٹا تھا۔۔ تو وہ باہر گارڈن میں بیٹھ کر کر اپنا ماں کا بنایا گیا لینچ کھانے لگا تھا۔۔ سونو کھانے کا شوقین تھا اور تھا بھی گولو مولو۔۔۔۔ بلکل کبیر جیسا تھا۔۔ آنکھیں سرمای، گورارنگ۔۔۔۔ اور بال بھی وہی۔۔۔۔ سلکی کالے۔۔۔۔ ہو بہو کبیر تھا وہ۔۔۔۔

کبیر کا فون آنے لگا تھا۔۔ تو وہ فون نکلا تو اسکا والیٹ بھی نیچے گر گیا جسکا اسکو پتا نہیں مگر سونو دیکھ چکا تھا۔ وہ اپنا کیچپ لگا ہاتھ صاف کرتا اسکا والیٹ اٹھاتا تھا۔۔۔۔ اسکی طرف بھاگا۔۔۔۔

اتل اتل۔۔۔۔ کبیر کا بولنے کا مسلا تھا وہ سہی سے صاف نہیں بول پاتا تھا۔۔۔۔ کبیر ایک معصوم سی آواز پر رکا تھا۔۔۔۔ وہ پیچھے مڑا سامنے اسکو کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔۔ اتل نیٹی تو دیتو وو۔۔۔۔ سونو اپنے گولو سے ہاتھ میں اسکا والٹ دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔ کبیر نے نیچے دیکھا تھا۔۔۔۔ اتنا کیوٹ اور گولو سا بچا اچھا لگا تھا۔۔۔۔ جی؟؟؟ کبیر اسکے پاس اکڑو بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ اپنا تہ واتت گر گیا تھا۔۔۔۔

اووہ۔۔۔۔ تھنکیون۔۔۔۔ کیٹو۔۔۔۔

کبیر اپنا والٹ لیتا اسکے پھولے پھولے گالو کو پکڑ کر بولا۔۔۔۔

اتل اپنی تیتون تاتھیاں تکھا تر۔۔۔۔ (انکل اپنی چیزوں کا خیال رکھا کرو)

جی کیٹو۔۔۔۔ کبیر کو یہ بچا بہت اچھا اور اسے ایک۔۔۔۔ اشنا سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اتل میلانا م تیتونی۔۔۔ تو نو ہے۔۔ (انکل میرا نام کیٹو نہیں سونو ہے)

او کے او کے۔۔ تو سونو بیٹا ا پکو کلاس سے دیر نہیں ہو رہی ہے۔۔۔

نی میلی تلاش دیر تے ہے۔۔۔

تو آپ ابھی سے لچ کر رہے ہو پھر لچ کیسے کرو گے۔۔۔ کیر اسکے گال پر کیچپ مایو وو۔۔۔ کو دیکھتا ہوا
بولا۔۔۔۔۔

متے بھوت لدی تھی نا۔۔۔۔۔ اول لنت میں تو ماما تو ت تھا لدی گی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔ اور شکریہ ا پکا۔۔۔ کیر اسکے بالوں کو پیار کرتا ہوا آٹھ کھرا ہوا تھا۔

کیر ایک قدم چلا تھا پھر پیچھے مڑ کر اس بچے کو دیکھا۔۔۔ جواب اپنا لچ بو کس بند کرتا کلاس میں جانے
کی تیاری میں تھا۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں۔۔۔ مگر اس بچے سے مجھے۔۔۔ کیر سوچتے رکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نین کی خوشبو اتی ہے۔۔۔

کیر اپنا وہم جھٹک کر افس میں گیا تھا۔۔۔۔۔

کیر نے جہاں قدم رکھا تھا ایسے ہی نین باہر ای تھی۔۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے برابر سے گزرے

تھے۔۔۔ ایک دم سے دونوں کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔۔۔۔ دونوں نے بروقت دل پر ہاتھ رکھا

تھا۔۔۔ مگر پیچھے نہیں مڑے تھے۔۔۔۔۔ نین اپنی کلاس میں پاس جا چکی تھی۔۔۔ جب کسی احساس

کے تحت کیر نے پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

مگر وہاں کسی کو نا پا کر وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔۔۔

آئے۔۔۔۔۔ کیر صاحب۔۔۔۔۔ پر نسیل دیکھتی بولی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کبیر صاحب اچکا بہت بہت شکریہ اگر آپ ناڈو نیشن نہیں دیتے تو آج یہ سکول کبھی اتنا اچھا با بن پاتا۔۔۔۔۔
دیکھے میں نے تو بس ان بچوں کا خیال کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ جو اگے تعلیم کے لئے ترس جاتے ہیں جو اپنے ماں
باپ سے محروم ہو کر تعلیم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔ بس میری ایک چھوٹی سی کوشش کر رہا
ہوں۔۔۔۔۔

میں تو بس اس سکول کا وزیٹ کرنے آیا ہوں۔۔۔۔۔ تاکہ ڈیکھ سکوں کہ کسی چیز کی کمی تو نہیں یا کچھ
تبدیل تو نہیں کرنا۔۔۔۔۔ کیا میں ہر کلاس کا وزیٹ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

جی جی بلکل۔۔۔۔۔ آپ جب چاہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

چلئے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں بچوں کے لچ کے وقت جاؤنگا تکے بچے ڈسٹرب ناہوں۔۔۔۔۔

میں اسٹاف روم میں ویٹ کرونگا پھر آفس چلا جاؤنگا۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔



لچ ہوا۔۔۔۔۔ سب بچے باہر آئے کوئی کلاس میں ہی لچ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ٹیچرز بھی۔۔۔۔۔ اب اسٹاف روم میں
ای۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ کبیر بھی اٹھ کر باہر آیا۔۔۔۔۔ نین ابھی سونو کے پاس تھی اسے لچ کر وار ہی تھی
کلاس میں۔۔۔۔۔

سونو۔۔۔۔۔ بیٹا کھا لونا۔۔۔۔۔ ماما کو تنگ نا کرو۔۔۔۔۔ بس دو مہینے ویٹ کرو جیسے ہی پیسے جماہو نگے ماما اپنے سونو
کو یہ سائل دیلائی گی پکا۔۔۔۔۔

سونو نے پھر اپنے ماما کے آنکھوں میں انسود دیکھے تو جلدی سے منہ کھولا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین مت لو یا ترو۔۔۔ سونو تو بولا لدا ہے۔۔۔ سونو نین کے انصاف کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ وہ نین کو
نین ہی کہتا تھا۔۔۔

کبیر جو کلاس میں انٹر ہو رہا تھا۔۔۔ سونو اور نین کی باتیں سن کر۔۔۔ وہی جم گیا تھا۔۔۔ اسکو اپنی
آنکھوں اور کانوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

نین۔۔۔۔۔ سس سونو۔۔۔۔۔ وہ زیرے لب بولا تھا مگر آواز اتنی دیہمی تھی کہ اسے خود بھی سنائی
نہیں دی۔۔۔۔۔

کبیر کا دل پھر سے ویسے ہی دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ جیسے نین کے قریب آنے پر اسے دیکھ کر ہوتا تھا۔۔۔

اتنے سالوں بعد اسے نین کو محسوس کیا تھا اسکی خوشبو کو۔۔۔ اور سب سے بڑی بات۔۔۔ اپنی
اولاد۔۔۔ اپنا میٹا۔۔۔ اسکی آنکھیں بھرنے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ مجبور تھا وہ ایسے سامنے نہیں جاسکتا
تھا۔۔۔ ایسے نہیں مل سکتا تھا۔۔۔ اسے اب اور بھی انتظار کرنا تھا۔۔۔۔۔



کبیر وہاں سے نکالا تھا۔۔۔ وہ اپنے دل کی بدلتی کیفیت کا جہل نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر سیدھا اتیشام کے افس پہنچا تھا۔۔۔ اتیشام اسکی لال ہالت، آنکھوں میں انسو،۔۔۔ اور اسکی بے
ترتیب ہالت کو دیکھ کر سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔

اتیشام تجھے اللہ کا واسطہ۔۔۔ مجھے پتا ہے تجھے سب پتا ہے۔۔۔

مجھے سب جاننا ہے پلیز۔۔۔ ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مطلب وقت آگیا ہے۔۔۔ چلو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تمہارا گھر برباد کرنے میں ساد شیرازی اور تمہاری وہ کزن۔۔۔ انوشے کا دونوں کا ہاتھ ہے۔۔۔۔۔ دونوں کی ملی جلی بھگت ہے۔۔۔

ساد شیرازی۔۔۔ کو تجھ سے بدلا لینا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا تجھے وہ بزنس میں ہارا نہیں پائے گا اور انوشے کو تو چاہیے تھا۔۔۔ بقول اسکے وہ تجھ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ اس لئے دونوں نے ٹیم بنائی اپنی آور مل کر یہ سب کھیل رہا تھا۔۔۔ ساد شیرازی نے تجھے تیری کمزوری سے ہارایا ہے۔۔۔ جب تو نند دماغ کے ساتھ کام کرے گا تو۔۔۔ نہیں کر پائے گا اور اس میں بھی ساد شیرازی کا فائدہ ہوگا۔۔۔ تجھے وہ پیک بھجنا۔۔۔ وہ میسج انا۔۔۔ سب انوشے نے کیا تھا۔۔۔ اتیشام نے سب کچھ کبیر کو بتایا تھا۔۔۔۔۔ کبیر کو سہی معنی پچھتاوا ہوا تھا۔۔۔ ایک خلیش تو اس پہلے روز سے تھی مگر بدگمانی کا پردہ ایسا گرا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا،،،،

یہ سب مجھے نین نے تمہیں بتانے سے منا کیا تھا۔۔۔ وہ تمہیں سزا دینا چاہتی تھی،،، تو نے دوبار اسکی عزت پر بات کی تھی پہلی باری وہ معاف کر گئی تھی۔۔۔ مگر اب وہ تیری بیوی تھی۔۔۔ وہ تیری عزت تھی۔۔۔ تو نے خود اپنی عزت پر اعتبار نہیں کیا۔۔۔ مینے کہا تھا،،، کے اکثر آنکھوں دیکھا اور کانوسنا بھی۔۔۔ غلط ہوتا ہے۔۔۔ پر جب تو تیری آنکھوں پر بدگمانی کی پڑی بندی تھی۔۔۔

کبیر سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ اسکی آنکھ سے پچھتاوے کا آنسو گرا۔۔۔ وہ بنا کچھ بولے وہاں سے چلا گیا تھا۔



کبیر گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا سب کچھ اسکی زہن میں کسی فلم کی طرح گھوم رہا تھا۔۔۔ اسنے گاڑی مسجد کی جانب لی اور پھر گاڑی روک کر مسجد میں داخل ہوا تھا،،، اسکا دل اتنا بھاری ہو رہا تھا جیسے بہت بھاری پتھر رکھا ہوا ہو۔۔۔

کبیر نے وضو بنایا تھا،،، اور جا کر ظہر کی نماز ادا کی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اسے نہیں پتا تھا اسے ساری ایت، سورتیں کیسے اسکی زبان پر اگای تھی۔۔۔ وہ روتا جا رہا تھا اور نماز ادا کرتا جا رہا تھا،، جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا تو کچھ نہیں بول پایا۔۔۔۔۔ بس روتا گیا روتا گیا۔۔۔۔۔

پلیز اللہ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مم میں بہت برا ہوں،، میں حج جانتا ہوں میں معافی کے قابل نہیں ہوں،، پلیز مجھے۔۔ میری نین واپس لوٹا دیں۔۔۔۔۔ میں کبھی اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا،، ہمیشہ اسکا اعتبار کروں گا،، اللہ جی پلیز اپ میری نین کو مجھے واپس لوٹا دیں۔۔۔۔۔ میری بیوی جو مجھے واپس دیدیں۔۔۔۔۔ وہ معافی مانگتا،، نین کی واپسی کی فریاد کرتا ہوا روتا گیا۔۔۔۔۔ کافی نمازی اس جوان بے حد خوب صورت شخص کو دیکھ رہے تھے جو اپنی بیوی اور اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا تھا،، پھر وہ اٹھا جب دل ہلکا ہوا تھا،، وہ واپس۔۔۔۔۔ اگر گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ اور کسی کا نمبر ملا یا تھا۔۔۔۔۔ پھر ایک میسج آیا جس میں نین کے گھر کا ڈریس تھا۔۔۔۔۔

کبیر پھر نین کے گھر کے آگے روکا تھا۔۔۔۔۔ پھر اسے ایشام کی بات یاد ای اس گھر کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ (کبیر اگر نین کو ساد شیرازی۔۔۔ یا اس ہی جگا واپس جانا ہوتا تا تو۔۔۔ وہ ایک کمرے کے کرائے کے مکان میں نارہتی۔۔۔۔۔ اور نا اسکول میں ٹیچر کی نوکری کرتی نا اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت دیتی۔) کبیر کے اندر پھر ایک بار پچھتاوے کا زمر اٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ دروازے کی دیکھ ہی رہا تھا جب دروازہ کھولا تھا اور وہی گولو مولو سا بچا باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ میں قائدہ اور رہل تھی اور وایٹ کرتا پچامے میں اور سر پر ٹوپی لاگائے بہت پیار الگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر جو اتنا اداس تھا اپنے شہزادے کو دیکھ پھر سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ اتنے میں ہی نین بھی نقاپ اور ابایا پہن کر باہر ای تھی۔۔۔۔۔

سونو۔۔۔ میں نے کتنی بار کہا ہے اچکوجب بھی گھر سے نکلو تو سلام کر کے نکلا کرو۔۔۔۔۔ نین سونو کا کان پکڑتی بولی۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اوو چھولی نین میں بول داتا ہوں۔۔۔۔۔ کبیر اپنی ماں سے کہتا ہے۔۔۔۔۔

کبیر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس ایک فٹ کے بھالو کا دیکھا تھا۔ جو اسکی نین کو اپنی نین بول رہا تھا۔
اسکو دیکھوا بھی زمین سے اگا نہیں ہے اور چلا ہے میری نین کو اپنی نین بنانے۔۔۔ بیٹا جب او تو سہی پھر
اپنی نین کے پاس انے بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ کبیر کہتا ہنسا تھا۔۔۔۔۔

نین سونو کو لیکر جا چکی تھی۔۔۔۔۔ کبیر نے اسکو دور تک جاتا دیکھا تھا۔۔۔۔۔

میں بہت جلد لینے اونگا۔۔۔ نین مگر اسے پہلے مجھے کچھ لوگ سے حساب لینے ہیں۔۔۔۔۔ انکو ٹھیکانے
لاگا کروں گا۔۔۔ مگر میں تم سے نظریں نہیں ہاٹوں گا۔۔۔۔۔ اور اپنے اس ایک فٹ کی بلا کی ہر خواہش
پوری کروں گا۔۔۔۔۔ کبیر کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

کبیر نے سونو کی اور نین کی ساری انفرمیشن نکل والی تھی۔۔۔۔۔ پھر اسکو پتا چلا تھا کہ۔۔۔۔۔ سونو روز اپنے
گھر کے قریب پارک میں اتا ہے۔۔۔ نین لینے آتی اور چھوڑنے بھی۔۔۔۔۔ سوہان کافی سمجھدار
تھا۔۔۔۔۔ اپنی ماں ویٹ کر لے گا مگر اکیلے کبھی نہیں جائے گا۔۔۔۔۔

سر سونو سراج شام 5 بجے اس پارک میں آئینگے۔۔۔۔۔ وہ آج انکی۔۔۔۔۔ وہ آدمی رکا تھا۔۔۔۔۔

کیا انکی۔۔۔۔۔ وہ ٹھیک تو ہے نا کبیر پریشان ہوا تھا کیوں کی سونو 4 بجے اتا تھا۔۔۔۔۔

وہ سراج ڈیٹ ہے آج انکی جی اف سے۔۔۔۔۔ وہ آدمی آہنی ہنسی کور وکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

واٹ!!!!!! ڈیٹ۔۔۔۔۔ اور سوہان؟؟؟؟؟؟ کبیر نے فائل بند کی۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔ آج پہلی ڈیٹ ہے۔۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔۔ کبیر نے سر پکارا تھا۔۔۔۔۔

موٹو اگر تیری ماں کو پتا چلا نا تو وہ مجھے سوگالیاں دے گی۔۔۔۔۔ کبیر منہ میں ہی میں بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ کبیر نے ٹائم دیکھا تھا۔۔۔ ابھی 4 بجے نے میں وقت ہے۔۔۔ ایک کام کرو میرا سوٹ نکل ہوا اسکو پریس کروادو۔۔۔ جب تک میں اپنے ٹھہر کی بیڈ کی پہلی ڈیٹ کا سامان لینے جا رہا ہوں۔۔۔ 5 بجے سے پہلے اجاؤنگا۔۔۔ کبیر کہتا مسکراتا ہوا گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا باہر نکلتا تھا۔۔۔۔



دنیا چھ کو دکھادے لک لوں گا تنکو ہگ تر کے۔۔۔

(دنیا سے خود کو الگ کر کے۔۔۔ رکھ لوں گا تجھ کو میں ہگ کر کے))

سونو شیشے میں بال باناتا ہوا گانے گارہا تھا۔۔۔۔

پایال ویال ولی باتیں تھب تر تے۔۔۔ مرواتا میں تپے لو تر تے۔۔۔۔

(پیارو بیار والی باتیں سب کر کے۔۔۔ مریٹھا میں تجھ پر لو کر کے)۔۔۔۔

نین کپڑے لیکر اندر ای تو اپنے بیڈ کو گانا گاتی روکی تھی۔۔۔ اور اسکی تیاری دیکھ رہی تھی۔۔۔ جواج بار بار اپنے بال سٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

تیوتے۔۔۔۔ میں تیرا بوے تریند۔۔۔۔ تو میلی دل تریند۔۔۔۔

(کیوں کی۔۔۔۔ میں تیرا بوے فرینڈ۔۔۔۔ تو میری گرل فرینڈ۔۔۔۔)

سونو نے اپنی ماں کا پرفیوم بھی لا گیا تھا۔۔۔۔

اہممم اہممم۔۔۔۔ یہ کہاں کی تیاری ہے۔۔۔۔ اور یہ کیسا گانا گایا جا رہا تھا۔۔۔۔ نین ایک ابرو اچکا کر بولی۔۔۔۔

سونو کی بولتی بند ہوئی۔۔۔۔

وہ نین۔۔۔۔ میں تو ایتی ہی بت۔۔۔۔ سونو اپنے پورے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سونو۔۔۔۔۔ سدھر جاؤ ورنہ بہت مار کھاؤ گے۔۔۔۔۔

نین آپ تو بوقت ہو میں ڈید جیتا ہوں۔۔۔۔۔ تو تیا وہ بھی اتی تھے تیا۔۔۔۔۔

نین چپ ہوئی تھی۔۔۔ اسکی باتوں کا اکثر جواب نہیں دے پاتی تھی۔۔۔۔۔ اسنے یہ ہی کہا تھا کہ اچکے
ڈید باہر گئے ہوئے ہیں ملک سے کام ختم کر کے آئینگے۔۔۔۔۔



الے یہ ابی تت کوئی ای۔۔۔۔۔ سونو اپنی جی اف کا ویٹ کر رہا تھا جو انے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔
بہت جلدی نہیں تم نے جی اف بنالی۔۔۔۔۔ کبیر ویٹ شرٹ اور بلیک ٹروزر پہنے اور ہاتھ میں پھول اور
چاکلیٹ لئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اپ؟؟؟؟ آپ بی اپنی بندی شے ملنے او ہو؟؟؟؟

میری بندی ملنے ای نا جائے مجھے دیکھ کر وہ ڈنڈا لیکر بھاگے گی۔۔۔۔۔ کبیر کہتا اس ہی بیچ پر بیٹھا تھا۔۔

موٹو کچھ لاؤ ہو اپنی بندی کے لیے؟؟؟؟

کا۔۔۔۔۔ میں کالاتا؟؟؟؟ سونو ایک دم اٹھا تھا۔۔۔۔۔

ارے جب ڈیٹ پراتے ہیں تو اپنی بندی کے لیے کچھ لیکراتے ہیں۔۔۔۔۔

ہاے اللہ میں تو توت لایانی۔۔۔۔۔ اب کا وہ بجات جائے دی۔۔۔۔۔ سونو نے جس انداز میں سر پکڑا

تھا۔۔۔۔۔ اس کے انداز پر کبیر منہ پھر کر دہمے سے ہنسا تھا،،،،،

ارے موٹو فکر کیوں کرتے ہو۔۔۔۔۔ میں لایا ہوں یہ تم لیلا نا۔۔۔۔۔ کبیر پھول اور چاکلیٹ دیتا بولا تھا۔۔

یہ میں نی لے ستاا۔۔۔۔۔ سونو نے زور شور سے گردن ہلای تھی۔۔۔۔۔

پر کیوں؟؟؟؟

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

وہ نین تیتی ہے کشتی شے کوت مت لینا۔۔۔۔

پر میں تو اپکا دوست ہوں نا۔۔۔ کبیر نے بہت پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ تو اتنے۔۔۔۔۔ بالے ہو۔۔۔۔۔ سونو دونو ہاتھوں کو بڑا کرتا بولا۔۔۔۔۔

تو کیا ہوا۔۔۔۔۔ اپ اپنی ماما کو مت بتانا۔۔۔۔۔

وہ میلی مامانی ہے۔۔۔۔۔ وہ میلی نین ہے۔۔۔۔۔

کبیر نے اس چھوٹے 5 سال کے بھالو کو دیکھا تھا جو اپنی ماں کو آپنی نین بول رہا تھا۔۔۔۔۔

تلو تلو آپ داؤ۔۔۔۔۔ میلی بندی الی ہے۔۔۔۔۔ سونو کہتا اسکے بازو سے پکڑ کر اٹھاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

کبیر اٹھا تھا۔۔۔۔۔ اچھا یہ تو لیلو۔۔۔۔۔ کبیر چیزوں کی طرف کہتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

نا۔۔۔۔۔ میلے پاش ابی اپ تو دینے تے لئے تو ت نی ہے۔۔۔۔۔ تب میلے پات ہو گا تب لے لوند ااا۔۔۔۔۔
سونو بولا۔۔۔۔۔

اپنی ماں کی طرح خودار ہے۔۔۔۔۔ کبیر دل میں بولا۔۔۔۔۔

وہ بچی سونو کی طرف آئی۔۔۔۔۔ ہیلو شونو۔۔۔۔۔

ہیلو شونو تی دان۔۔۔۔۔ (سونو کی جان)

کبیر کی آنکھ اور منہ دونوں کھول گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ شولی میں لت ہو دی۔۔۔۔۔ یہ میں تمالے لئے چاکلیٹ لائی ہوں۔۔۔۔۔

سونو کو اب سچی میں افسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

ا مہمات منت میں آیا۔۔۔۔۔ سونو کہتا بجاگ کر سامنے سے گلاب کا پھول توڑ لایا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

یہ تمائے لئے۔۔۔۔۔ سونو گٹھنے پر بیٹھا اور اسکو دینے لگا تھا۔۔۔۔۔

کبیر وہی بچہ پر بیٹھا،،،،، ہاتھ کی مٹھی بنا کر منہ پر رکھے ہنسی روک کر اپنے بھالو کی عشق ماستھی دیکھ رہا تھا۔
اووکنے پالے ہو تم شونو۔۔۔۔۔ اس بچی نے سونو کے گال پر کس کیا۔۔۔ اور اب سونو شرمائے کے اپنا چہرہ ہاتھ
میں چھپا گیا تھا۔۔۔

کبیر اس بار قہقہہ لگا تھا۔۔۔۔۔

اگر نین کو پتا چل گیا کہ اسکا میٹا ڈیٹ مارنے آیا ہے تو اسکی بھی گالیاں مجھے پڑے گی۔۔۔۔۔



سونو ابھی باتیں ہی کر رہا تھا جب اس بچی کی ماما لینی آگئی تھی۔۔۔۔۔

روشنی اٹھی تھی۔۔۔۔۔ تلو شونو میں جارہی ہوں۔۔۔۔۔ ہم کل ملے گے۔۔۔۔۔

اوتے شونی ہم تل ملے گے۔۔۔۔۔

وہ بچی چلی گئی۔۔۔۔۔ پھر سونو بھی نین کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کبیر وہی تھا۔۔۔۔۔ پھر اٹھ کر اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔

تو موٹو کیسی رہی ڈیٹ۔۔۔۔۔ کبیر نے پوچھا۔۔۔۔۔

اتی تھی۔۔۔۔۔ بت۔۔۔۔۔ سونو اس ہوا۔۔۔۔۔

کیا پر؟؟؟ کبیر بولا۔۔۔۔۔

امش حل۔۔۔ (I miss her)

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہاہا تو تم نے اسکا نمبر نہیں لیا کبیر چاکلیٹ کھول کر اسکو دینے لگا۔۔۔ پھر سونو نے کھالی۔۔۔ پر اس کے بدلے کبیر کو ایک ٹافی دی۔۔۔۔ کبیر ہنسا تھا۔۔۔۔ مطلب وہ اتنا خودار تھا کسی سے چیز بھی۔۔۔ اسکو کچھ دیکر لیتا تھا۔۔۔۔

بیٹا باپ ہوں تمہارا۔۔۔ تمہارا پورا حق ہے مجھ پر۔۔۔ کبیر سوہان کو دیکھتا ہوا دل میں سوچا تھا۔۔۔۔ اتنے میں ہی نین کو اتے دیکھا تو جلدی سے جانے لگا۔۔۔

اچھا دوست پھر ملے گے اوکے اپنا خیال کرنا اور نین جا بھی۔۔۔ وہ اسکو ماتھے پر پیار کرتا چلا گیا تھا۔۔۔



نین اور سونو جب گھراے تو۔۔۔ ساد شیرازی کو اپنے گھر کے باہر کھڑا پایا تھا۔۔۔۔ نین کے زخم ہرے ہو گئے تھے۔۔۔۔

نین مجھے بات کرنی ہے تم سے پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔

نیب اندر جانے لگی جب نین کا راستہ روک کر بولا تھا۔۔۔۔

اے گندے اتل۔۔۔۔ ہٹو میلی نین شے دور۔۔۔۔ سوہان میں بھی کبیر جیسا غصہ تھا۔۔۔۔

نین پلیز تمہیں تمہاری بچے کا واسطہ میری بات سنلو۔۔۔ ورنہ میری بیٹی مر جائے گی۔۔۔۔ ساد نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔۔

اندر جاؤ سونو نین ابھی اتی ہے۔۔۔ نین نے سونو کو کہا۔۔۔ اور نین اسکو سائیڈ پر اشارہ کی تھا۔۔۔

بولو جلدی۔۔۔۔ نین سرد لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

نین میری بیٹی hospital میں ہے۔۔۔۔ میری کئے گناہ کی سزا میری بیٹی کو مل رہی ہے۔۔۔۔ پلیز

مجھے معاف کرو۔۔۔۔ ساد روتا ہوا ہاتھ جوڑ رہا تھا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا ہوا ہے تمہاری بیٹی کو؟؟؟ نین نے پوچھا تھا۔۔۔

میری بیٹی کے ساتھ۔ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔ میرے مالی کے بیٹے نے۔۔۔ ساد رو یا تھا۔۔۔۔۔

نین کے آنکھوں میں آنسو آگے تھے۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ ایک بچی کی زندگی خراب کر دی تھی۔۔

میری بچی صرف 10 کی تھی۔۔۔ نین پلیز میری بیٹی کیلئے دعا کرو۔۔۔ مجھے معاف کر دو میں نے بہت

غلط کیا ہے نین تمہارے ساتھ۔۔۔ ساد اسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

نین نقاب کی ہوئے تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو آگے تھے۔۔۔

مم میں نے معاف کیا۔۔۔ اللہ تمہاری بیٹی کو زندگی دے میں نے سب کچھ معاف کیا جاؤ۔۔۔ نین کبیر

شاہ کاظمی تمہیں معاف کرتی ہے۔۔۔ نین کہتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

اتنے میں ہی۔۔۔۔۔ گولی چلنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

نین پیچھے مڑی جب دیکھا تو ساد نیچے گرا ہوا تھا۔۔۔ اور خون سے لت پت تھا۔۔۔ اور کبیر کے ہاتھ

میں گن تھی۔۔۔۔۔ نین کی آنکھوں آنکھیں حیرت سے کھول گئی تھی۔۔۔۔۔ کبیر اور نین کا امناسمانا ہوا

۔۔۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں سالو کی ٹرپ تھی۔۔۔۔۔

کچھ گلے، شکوے، ناراضگی، مان ٹوٹنے کی تکلیف۔۔۔۔۔

تو دوسری طرف۔۔۔۔۔ پچھتاوا، افسوس۔۔۔۔۔ سب کچھ تھا۔۔۔۔۔



کبیر مضبوط قدم اٹھاتا ہوا آیا۔۔۔۔۔

نین قدم پیچھے لیتی گھر کی طرف آئی تھی۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔ کبیر نے آواز دی۔۔۔۔۔ اتے جاتے لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین میری بات تو سنو۔۔۔۔۔ کبیر بگگتا اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر۔۔۔ میری یہاں بہت عزت ہے۔۔۔ آپ اسکو یہاں بھی نیلام نا کریں۔۔۔۔۔ نین روتی لال آنکھوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

نین۔۔۔ ایک بار تو میری بات سن لو۔۔۔۔۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔۔۔

کبیر اسکے ساتھ چلتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

بیت جلدی نہیں یاد اگیا آپکو۔۔۔ کبیر شاہ کاظمی۔۔۔ نین گھر کا دروازہ کھولتی اندر آئی۔۔۔ تقریباً سارے محلے والے۔۔۔۔۔ ہی اس جوڑے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ نین سب کو پہلے ہی کبیر کا بتا چکی تھی۔۔۔۔۔ اس لئے کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔۔۔ ہاں بس سب ڈر ضرور گئے تھے۔۔۔۔۔

الے آپ۔۔۔۔۔ آپ تو میلے پیشے ہی پل گے ہو۔۔۔۔۔ میلے گل تک آگے۔۔۔۔۔ اول میلی نین کو شیل لے ہو۔۔۔۔۔ سونو نے دیکھا تو بول پڑا۔۔۔۔۔

ارے موٹے تو چپ کر۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔۔۔ تو میری اولاد ہے سمجھا اور یہ تیری نین نہیں میری نین ہے۔۔۔۔۔ کبیر نے سونو کے کان پکڑے۔۔۔۔۔

کبیر میرے بیٹے کو کچھ نا بولیں۔۔۔۔۔ نین بولی۔۔۔۔۔

اور آپکو اندازہ ہے آپ نے باہر کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ ایک انسان کی جان لی اپنے۔۔۔۔۔ کبیر یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

نین کیا ہم سکون سے بیٹھ کر بات کرے۔۔۔۔۔

دونوں اندر آئے۔۔۔۔۔ سونو باہر ہی تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نین مجھے سب کچھ پتا چل گیا ہے۔۔۔ کیا کچھ نہیں کیا کس نے۔۔۔ میں دونوں کو انکے انجام تک پہنچا چکا ہوں۔۔۔

اب انکا کیا فائدہ۔۔۔ جو انہوں نے کرنا تھا وہ تو وہ کر چکے تھے۔۔۔ اور آپ نے۔۔۔۔۔ کبیر اپنے موقع دیا۔۔۔ چلیں میں کچھ نہیں بتا سکی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ مگر آپ تو مجھ سے پوچھ سکتے تھے نا۔۔۔ میں نے پوچھا۔۔۔ پر تم اس رات جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔ اور اگے میں کیا پوچھتا اور۔۔۔۔۔ کبیر وہ وقت ہی ایسا تھا۔۔۔ آپ بعد میں تو پوچھ سکتے تھے نا۔۔۔ مگر آپ تو جانے کی تیاری کرنے لگے۔۔۔ مجھے اتنا پریشان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

دونوں کے لمحے بھر کو خاموشی ہوئی۔۔۔۔۔

دیکھا جائے تو۔۔۔ غلطی ہم دونوں کی ہے۔۔۔ نا تم کچھ بتا سکی نا کچھ میں پوچھ سکا۔۔۔۔۔

نین۔۔۔ کبیر نے پکارا۔۔۔۔۔

نین نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔

محبت عشق ہے، اور ہو جائے تو عشق ہے۔۔۔۔۔



مل جائے تو مست ہے، اور نالے تو رقص ہے۔۔۔۔۔

اور میرا عشق، "جنونِ رقص" ہے۔۔۔۔۔ کبیر اٹھ کر اسکے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

نین نے اپنی گھسنی پلکوں کو اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے میرے کردار پر بات کی تھی کبیر۔۔۔ میری عزت افسے ہے۔۔۔ اور اپنے اپنی ہی عزت کو

سرعام رسوا کیا ہے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میں مانتا ہوں نین۔۔۔ تبھی جو تم کہو گی میں وہ کرونگا۔۔۔ تم جو سزا دو مجھے قبول ہے۔۔۔ کبیر نین کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

نین پھر جلدی سے نیچے بیٹھی تھی۔۔۔

دونوں سر جوڑے رو رہے تھے۔۔۔ کبیر کے ہاتھ میں نین کے دونوں ہاتھ تھے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ سونو کی آواز پر دونوں نے چہرا اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔

کبیر اپنی آنکھوں کو صاف کرتا ہوا اسکو اپنی طرف انے کا اشارہ کیا ہوا اپنی ہاتھ کو پہلا کر باہوں میں انے کا کہا۔۔۔۔۔

سونو مسکراتا ہوا جاگ کرایا۔۔۔ اور اسکی گردن پر دونوں ہاتھ گھرے ہوئے اسکے سینے سے لگا تھا۔۔

ارے۔۔۔ کیا نین کیا کھالایا ہے تم نے اسکو۔۔۔ پورا بھالو لگتا ہے۔۔۔ کبیر نے اسکے اچھی صحت کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

میں نے سب کھالایا ہے۔۔۔ اپکا بیٹا کھانے کا شو کین ہے۔۔۔۔

نین۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ ای لب یو۔۔۔۔۔ سونو دونوں کے درمیان اتا۔۔۔ ایک گال کبیر کو کس دی اور ایک گال پر نین کے۔۔۔۔

وی لو یو سوماج۔۔۔۔۔ کبیر کہتا اسکے گال پر کس کی۔۔۔۔۔

نین یہ تمہیں ماما کیوں نہیں کہتا۔۔۔ کبیر نے پوچھا۔۔۔۔۔

میں نے اسکو بتایا تھا کہ اچھے ڈیڈ مجھے نین کہتے ہیں تو بس تب سے یہ نین کہتا آیا ہے۔۔۔ اور مجھے بھی اچھا لگتا تھا۔۔۔ اپکی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔ ایک ویسے بھی ہو بہو۔۔۔ آپ جیسا ہے۔۔۔۔۔

نین۔۔۔ چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔ کبیر بولا۔۔۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ ایسا اب کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سونو جاؤ تیار ہو۔۔۔۔ ہم گھر چل رہے ہیں۔۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔۔

ہو ورے۔۔۔۔۔ سونو دونوں ہاتھ کو ہوا میں اٹھاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

ویسے نین۔۔ یہاں سے جانے میں تمہارے بیٹے کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔ کبیر شرارت سے بولا۔

سونو کوروشنی کا خیال آیا۔۔۔۔۔ اج ہی تو اسکی پہلی ڈیٹ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟؟ نین بولی۔۔۔۔۔

ڈیڈ ای لو یو سوماچ۔۔۔۔۔ بت سارا والا شیچ میں۔۔۔۔۔ سونو اسکا چہرہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے لیتا ہوا بولا۔

اشارے سے منع کیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر نے آنکھ ماری تھی پھر کان کے پاس آیا۔۔۔۔۔ اور سرگوشی کی۔۔۔۔۔

اگر میری نین کو اپنی نین بولنا بند کر دے تو میں نہیں بتاؤنگا۔۔۔۔۔

سونو نے اپنی آنکھوں کو چھوٹی کرتے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

توی بات نی ڈید واجا کل۔۔۔۔۔ نیو بندی بنالو نو داااا۔۔۔۔۔

کبیر نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور کانو کو ہاتھ لگیا تھا۔۔۔۔۔

یہ دونوں باپ بیٹا کیا بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔ نین نے پوچھا۔۔۔۔۔

توت نی نین۔۔۔۔۔ اشی ہی۔۔۔۔۔ سونو نین کا نام نین لیتا کبیر کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

کبیر کو ہنسی تو بہت ای پرد با گیا تھا۔۔۔۔۔



کبیر دونوں کو لیکر اپنے گھر لیکر آیا تھا۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نیں اتنے سالوں بعد گھر دیکھ کر تھوڑی افسردہ ہوئی تھی۔۔۔ کیوں کی یہ ہی وہ جگہ تھی جہاں سے وہ بے عزت کر کے نکالی گئی تھی۔۔۔

سونو تو پورا گھر گھوم رہا تھا۔۔۔

نیں کو ایک ہی جگہ کھڑا دیکھ کر کبیر نے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

یہ پہلے بھی تمہارا گھر تھا اور اج بھی ہے۔۔۔ اور ہمیشہ رہیگا۔۔۔۔۔

پتا ہے۔۔۔ نین تمہارے جانے کے بعد میں بالکل ختم ہو گیا تھا۔۔۔ پھر جب واپس ملی تو۔۔۔

میں جو نجانے کتنے نماز تک نہیں پڑھی تھی۔۔۔ تمہاری جدای اور ملنے پر میں اللہ کے سامنے سجدہ ریز

ہوا ہوں۔۔۔ رورو کے معافی اور تمہیں مانگا ہے۔۔۔

نین مسکراتی ہوئی۔۔۔ کبیر کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

ارے یہ سوہان کہاں گیا۔۔۔ نین بولی۔۔۔

تم یہ ہی رکو میں دیکھتا ہوں جا کر۔۔۔ باہر ہی ہو گا۔۔۔

کبیر باہر آیا تو۔۔۔ سونو کسی بچی کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اور اسکی پونی کو ٹھیک کر رہا تھا تو کبھی اسکے گال پر

کس کر رہا تھا۔۔۔ اور خود شرمابھی رہا تھا۔۔۔

یا اللہ اگر اسکی یہ ہی ہر کاتین رہی تو اسکی ماں اس بار مجھے ہی گھر سے نکال دیگی۔۔۔

سونو۔۔۔ اتنے میں نین نے دیکھا اور آواز دی۔۔۔

لو بھئی۔۔۔ کبیر تیار ہو جا گا لیاں سنے کے لئے۔۔۔ کبیر بولا۔۔۔

یہ کیا کر ہو تم۔۔۔ نین غصے سے بولی۔۔۔

نین یہ کنی پالی ہے۔ یہ میکو چہل لی تھی۔۔۔ بولی تے سونو تم بتاتے ہو،،، تیا میلے بندے بنو دے۔۔

سوہان کی باتیں سن کر کبیر نے کان ق ہاتھ لگیا اور توبہ کی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سونو تم سدھر جاؤ۔۔۔ اپنے باپ کے نقشے قدم مت چلو۔۔۔ جیسا باپ ویسا بیٹا۔۔۔ بیت مارو نگی میں تم دونوں کو چلو اندر۔۔۔ نین کہتی اندر لے گی تھی۔۔۔

کبیر اندر اتا اپنی بیوی اور بچے کو اپنی باہوں میں لیتا پیار کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

سب پیشانی، بدگمانی، شک، شکوہ، گلے سب ختم ہو چکے تھے۔۔۔ اب بس پیار ہی پیار تھا۔۔۔

ساد مرچکا تھا۔۔۔ اور انوشے پاگل ہو چکی تھی۔۔۔ کہتے ہیں ناجیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔ وہی

انجام ہوا انکا۔۔۔

نین نے سونو کو بچپن سے ہی نماز اور قرآن کا پابند بنا دیا تھا۔ سونو دماغ کا بھی تیز بچا تھا۔۔۔ جلدی سب سیکھ گیا تھا۔۔۔

🌸 میں امید کرتی ہوں آپ سب کو میرا یہ ناول بھی پسند آیا ہو گا۔۔۔ اس ناول سے آپ کو کیا سبق ملتا ہے کیا اچھا لگا۔۔۔ اپنا feedback ضرور دیجئے گا۔ پھر ملتے ہیں ایک نئی کہانی کے ساتھ۔

ختم شد

ناول کیسا لگا اپنی رائے ضرور دیجئے گا شکریہ 🌟❤️👍

Help Us Improving Our Presentation Style. Tanqeed Krna Aur Kisi Cheez K Ache Ya Bure Hone Ke Mutaliq Apni Rae Dena Apna Review Dena Apka Haq Hai. Apna Haq Zaya Nak Rein. Hame Apna Review Dein Ta K Ham Bhi Behtar Pdfs Bna Skein Aur Apko Mazeed Acha Content Provide Kr Skein. Hame Apke Review Ka Intazar Rahe Ga.

Whatsapp Group – Join Now

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔